تکمیل الاذہان

مع

رسالہ مقدمۃ العلم

للشیخ العالم المحقق المتقن المحدث الفقیہ الصوفی الحکیم الشاہ رفیع الدین الدہلوی

(۱۱۶۳ ——— ۱۲۳۳)

ومع

رسالہ دانشمندی

للامام ولی اللہ الدہلوی

صححہ وحققہ وقابلہ علی نسخٍ عدیدۃٍ وقدمہ

عبدالحمید السواتی

الخادم للمدرسۃ العربیۃ نصرۃ العلوم فی بلدۃ غوجرانوالہ (الباکستان الغربی)

النّاشر

ادارۂ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

Marfat.com

مطبوعات ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

و

دیگر مؤلفات حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب مدظلہ

صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

۱- منہاج الواضح (راہ سنت)	۳/۵۰	۹- ازالۃ الریب (ختم)	۸/۰۰
۲- تبرید النواظر (آنکھوں کی ٹھنڈک)	۲/۷۵	۱۰- البیان الازہر ترجمہ فقہ اکبر	۵۰/-
۳- دل کا سرور	۲/۰۰	۱۱- عیسائیت کا پس منظر	۱/۲۵
۴- گلدستہ توحید	۱/۷۵	۱۲- تبلیغ اسلام حصہ اول	۱/۲۵
۵- چراغ کی روشنی	۱/۰۰	۱۳- مقام حضرت امام ابوحنیفہؒ	۳/۵۰
۶- آئینہ محمدی	۳۷/-	۱۴- طائفہ منصورہ	۲/۵۰
۷- بانی دارالعلوم دیوبند	۱/۰۰	۱۵- انکار حدیث کے نتائج	۱/۰۰
۸- چالیس دعائیں	۵۰/-	۱۶- باغ جنت (عجیب کتاب ہے) زیر طبع	

ملنے کا پتہ

۱- ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲- ناظم شعبہ نشر و اشاعت انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

Marfat.com

بخدمت گرامی جناب پروفیسر محمد اقبال صاحب محمودی

عبدالحمید

فاضل دارالعلوم الشرقیہ (اصول)
گوجرانوالہ
۱۳۹۸
۲۷

تسہیل الأذهان

مع رسالہ مُقدّمۃ العلم

للشیخ العالم المحقق المتقن المحدث الفقیہ الصوفی الحکیم الشاہ رفیع الدین الدہلوی

(۱۱۶۳ ——— ۱۲۳۳)

ومع رسالہ دانشمندی

للامام ولی اللہ الدہلوی

صححہ وحققہ وقابلہ علی نسخ عدیدۃ وقدمہ

عبدالحمید السواتی

الخادم للمدرسۃ العربیۃ نصرۃ العلوم فی بلدۃ گوجرانوالہ
(الباکستان الغربی)

الناشر

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ مغربی پاکستان

Marfat.com

اشرف پریس لاہور

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب کا اجمالی تعارف : ——— تکمیل الاذہان میں چار باب ہیں اور باب اوّل منطق کے بیان پر مشتمل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ منطق بھی علوم مقیدہ میں سے ہے۔ چنانچہ شیخ ابو علی ابن سینا کا قول ہے "المنطق نعم العون علیٰ ادراک العلوم کلھا"۔ یعنی علم منطق تمام علوم کے سمجھنے میں بہترین معاون ہے۔ اور اسی طرح امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو منطق کا علم حاصل نہ ہو اس کا علوم میں اعتماد نہیں۔ (من لم یعرف المنطق فلا ثقۃ لہ فی العلوم اصلاً۔ کذا فی کشف الظنون)

چونکہ مختلف عقلی علوم میں منطق سے امداد حاصل کی جاتی ہے اس لیے شاہ رفیع الدینؒ نے منطق کو بھی تکمیل میں جگہ دی ہے۔ اس باب میں ایک مقدمہ، دو مقصد اور ایک خاتمہ رکھا ہے۔

مقدمہ میں علم کی تعریف اور "علم کاسب" کی دو قسمیں تصور و تصدیق ذکر کی ہیں اور پھر نظر و فکر کی تعریف کی ہے۔ نظر و فکر کی جو تعریف شاہ رفیع الدینؒ نے کی ہے وہ اپنے مخصوص انداز میں دیگر منطقیوں سے جدا ہے اور ایک جامع مانع تعریف ہے۔ کیونکہ دیگر مناطقہ کی تعریف پر بہت سے اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ ان اشکالات سے بچنے کے لیے شاہ رفیع الدینؒ نے ان الفاظ سے تعریف کی ہے "وھو عمل بمعلومٍ لتحصیل مجھولٍ"۔ اس تعریف کی خوبی مقدمہ ملاحظہ کرنے کے بعد واضح ہوگی۔

اس کے بعد شاہ رفیع الدینؒ نے علم منطق کی ضرورت اور اس کا فائدہ اور موضوع وغیرہ بیان کیا ہے۔ اور اسی ضمن میں شاہ صاحب نے بعض مقامات پر بڑے مفید حواشی

Marfat.com

منہیات کی شکل میں تحریر فرمائے ہیں۔ کیونکہ انتہائی اختصار کی وجہ سے بعض مواقع میں مطالب کے سمجھنے میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اس لیے خود اپنے قلم سے بعض باتوں کی حاشیہ میں وضاحت کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے۔

شاہ رفیع الدین رحؒ نے مقدمہ میں بہت سی مفید اور گراں قدر علمی باتیں درج فرمائی ہیں۔ بعض باتیں تو ایسی ہیں کہ بالکل بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ شاہ صاحب نے اس فن میں اضافات فرمائے ہیں۔ اہل علم کو غالباً اس بات سے اختلاف نہیں ہوگا کہ مختلف علوم و فنون ایک سیال مادہ کی طرح ہوتے ہیں، ان میں جمود نہیں ہوتا۔ خود شاہ رفیع الدین رحؒ اسی کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "علوم و فنون تلاحق افکار سے کامل ہوتے ہیں"۔ متاخرین پہلے لوگوں کی تحقیقات پر کچھ نہ کچھ اضافہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ منطق اور طب میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں اور اسی طرح دیگر فنون میں بھی نئے نئے انکشافات اور نئی نئی ایجادات کے سلسلہ نے تو اس دعوے کو پوری طرح ثابت کر دیا ہے۔

چنانچہ ارسطو کی مرتب کردہ منطق جس کی تجدید و تہذیب حکیم ابو نصر فارابی نے کی تھی اور اس کے بعد ابو علی ابن سینا نے جس کو نہایت ہی عمدہ شکل میں پیش کیا تھا اس میں دلالت کی بحث بھی مبادی منطق کے سلسلہ میں لازمی طور پر کی جاتی ہے۔ اور دلالت کی تقسیم و توضیح بھی بڑے وسیع طور پر طلباء کو پڑھائی جاتی ہے اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ دلالت لفظی وضعی کی تین قسمیں ہیں۔ اور غالباً انہوں نے اس کو حصر عقلی کے درجہ میں تسلیم کیا تھا۔ لیکن شاہ رفیع الدین رحؒ نے دلالت کی ایک چوتھی قسم بھی بتائی ہے اور اس کے ثبوت کے لیے انہوں نے جو دلائل پیش کیے ہیں اور جو قرائن اور مواد اس سلسلہ میں انہوں نے رکھا ہے اسے ملاحظہ کرنے کے بعد شاہ صاحب کی رائے قرین عقل معلوم ہوتی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اہل علم اسے پڑھ کر محظوظ نہ ہوں۔ دلالت لفظی وضعی کو دلالت مطابقی، دلالت تضمنی، دلالت التزامی اور دلالت تفطنی میں تقسیم کر کے منطق کے باب میں ایک حیرت انگیز اضافہ

Marfat.com

کیا ہے۔ اور اس سے علمی اصطلاحات کی تعریفات میں بڑی بڑی تبدیلیاں واقع ہونے کا امکان ہے اور شاہ رفیع الدین کی ذہانت و فطانت کی بھی داد دینی پڑتی ہے۔

مقدمہ کے بعد شاہ صاحب نے مقصد اول میں تصورات کا بیان کیا ہے۔ اس میں کلیات خمسہ اور تعریفات حدود رسم، قول شارح وغیرہ کی تحقیق و تقسیم انتہائی اختصار کے ساتھ فرمائی ہے۔

دوسرے مقصد میں تصدیقات کا بیان ہے۔ سب سے پہلے قضیہ کی تعریف شاہ صاحبؒ نے اپنے طریق کے مطابق کی ہے۔ گو اس تعریف کا اصل ماخذ میر سید سندؒ کی کتابیں ہیں، لیکن الفاظ کا انتخاب، شاہ رفیع الدینؒ کی ذہانت کا کارنامہ ہے۔ قضیہ کی ایسی جامع مانع تعریف جس پر کوئی اعتراض وارد نہ ہو سکے۔ "قول محالٌ عن الواقع ایجابًا او سلبًا"۔ واقعی شاہ صاحب کا اس فن میں مجتہدانہ کمال ہے۔

اس کے بعد قضیہ کی تقسیم اوّل و ثانوی اور رابطہ وغیرہ کی بحثیں اور حملیات، موجہات، شرطیات کی تقسیم اور پھر حملیات و شرطیات کے احکام مثلاً تناقض، عکس مستوی، عکس نقیض وغیرہ کا بیان۔ پھر حجت کا بیان اور اس میں قیاس کی تعریف۔ اشکال اور قیاس حملی و اقترانی، شرطی، اطراف وغیرہ۔ پھر حجت کی دو خاص قسمیں۔ استقرا اور تمثیل کا اختصار سے بیان۔ مواد حجت، صناعات خمسہ، برہان، جدل، خطابت، شعر، مغالطہ وغیرہ۔ اور پھر اغلاط کی کثرت کے وجوہات کا ذکر تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔

خاتمہ میں مسائل اور نظریات کی تدوین اور ان کے موضوعات کا بیان اور موضوع کی تعریف اور حیثیات کا بیان وغیرہ۔

تکمیل الاذہان کا باب ثانی فن تحصیل کے بیان پر مشتمل ہے۔ اس فن کی اصل تدوین تو حضرت امام ولی اللہ دہلویؒ نے کی ہے، اور آپ کے فرزند گرامی شاہ رفیع الدینؒ نے

Marfat.com

اس پر اضافات فرما کر بڑے عمدہ طریق سے اس فن کو پیش کیا ہے چنانچہ شاہ رفیع الدینؒ فرماتے ہیں کہ :

"مجہولات کے حاصل کرنے کے لیے عام طور پر تعلّم کا طریقہ تفکّر پر غالب رہا ہے۔ اس کے لیے کوئی خاص قانون مدوّن نہ تھا۔ میرے والد عارف، واصل، تحریر کامل شیخ ولی اللہ بن المحقق شیخ عبدالرحیم دہلویؒ نے کتابوں کی مزاولت کے لیے تعلیم کی شکل میں ضوابط مقرر کیے ہیں، اور یہ ہے فن تحصیل کی ابتداء"۔

اس فن کو امام ولی اللہؒ نے "فن دانشمندی" سے تعبیر فرمایا ہے چنانچہ "ہم تکمیل الاذہان" کے ساتھ امام ولی اللہ کا اصل "رسالہ دانش مندی" جو فارسی زبان میں ہے شائع کرا رہے ہیں تاکہ فن تحصیل کی اساس بھی ناظرین کرام کے سامنے رہے۔ اس کے بعد شاہ رفیع الدینؒ فرماتے ہیں کہ "فن تحصیل کا موضوع علوم مدوّنہ ہیں۔ اس حیثیت سے کہ ان سے افادہ یا استفادہ حاصل کیا جاتا ہے"۔

"اور اس کی غایت یہ ہے کہ علوم میں بصیرت کے ساتھ خوض کیا جائے۔ اور جو شخص ان علوم کا قصد کرتا ہے وہ سوء فہم سے نجات پالے اور علوم میں سے جو اصل لب لباب اور مغز ہیں وہ اور جو محض چھلکے کی طرح نکمے ہیں ان میں تمیز کر سکے، اور علوم کے کسب پر قادر ہو جائے، اور ان میں مہارت حاصل کرلے، اور کتاب اور معلم میں سے کامل اور ناقص میں امتیاز کر سکے"۔

شاہ رفیع الدینؒ فرماتے ہیں کہ اس فن میں پانچ چیزوں پر نگاہ ہوتی ہے :

مناظرہ۔ تدریس۔ تلمذ، تصنیف۔ مطالعہ۔ کیونکہ منکر کے ساتھ مناظرہ کی ضرورت پڑتی ہے، اور ماننے والے اور یقین رکھنے والے کے حق میں تلمذ اور تدریس کا سلسلہ ہوتا ہے، اور یہ تینوں باتیں تقریر کے ذریعہ ہوتی ہیں۔

اور تحریر کی شکل میں تصنیف اور مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے"۔

Marfat.com

اس کے بعد شاہ رفیع الدینؒ مناظرہ کی غرض وغایت اور اس سلسلہ میں پیش آنے والی باتیں مثلاً مدعی کا دعویٰ اور اشکالات اور مجیب کی طرف سے جوابات اور اشکالات کا رد اور اس سلسلہ میں جن باتوں کے لحوظ رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے ان کا خوب بیان کیا ہے۔ پھر تدریس کی تعریف اس طرح کی ہے" تفہیم الکتاب باللسان"۔ اور پھر تدریس کے مختلف درجات بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ قاصر کے لیے تدریس میں فقط ترجمہ پر اکتفا کرنا پڑیگا۔ اور عالی کے لیے اتنی باتیں ذکر کی جائیں گی جتنی وہ حفظ کر سکے اور پھر بوقت ضرورت ان کی طرف مراجعت کر سکے۔ اور مستعجل کے لیے ابتدائی حصوں کو تدقیق سے پیش کرنے کی ضرورت ہوگی، اور حاذق کے لیے ہر علم میں مبسوط سلسلہ مفید ہوگا۔

ابتدا میں متون کی تعلیم مفید ہوگی تاکہ اصطلاحات اور اصول وقواعد سے واقفیت بہم پہنچ سکے۔

اس کے بعد شاہ رفیع الدینؒ نے تدریس کے ضوابط نہایت ہی دقیق طریقے سے بیان فرمائے ہیں۔ اور پھر تلمذ کا ذکر کیا ہے۔ تلمذ کی تعریف فہم الکتاب بالاستماع" کے الفاظ سے کی ہے اور اس سلسلہ میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، بڑے اچھے طریق پر انھیں بیان کیا ہے۔ اور پھر تصنیف کی تعریف اس طرح کی ہے" تالیف الکلام لتحریرہ نثرًا ونظمًا"۔ اور اس کے اغراض ومقاصد بیان کیے ہیں جن کو ۱۷ نمبروں میں پیش کیا ہے۔

سولہویں نمبر میں فرماتے ہیں کہ تصنیف کے سلسلہ میں ایک چیز یہ ہے کہ ایک لغت کا دوسری لغت میں ترجمہ کیا جائے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ میرے والدؒ نے قوانین ترجمہ بھی مدون فرمائے ہیں۔ (چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض قوانین ترجمہ شاہ ولی اللہؒ نے" فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن" بزبان فارسی کے مقدمہ میں ذکر کیے ہیں۔ جو لوگ اس سلسلہ میں استفادہ کرنا چاہتے ہیں وہ فتح الرحمٰن کے مقدمہ کی طرف مراجعت فرمائیں)۔

اس کے بعد شاہ رفیع الدینؒ نے مطالعہ کا ذکر کیا ہے۔ پہلے تو مطالعہ کی تعریف

Marfat.com

(النظر فی الکتاب بفهم المراد) سے کی ہے۔ یعنی مطالعہ کا مطلب یہ ہے کہ کتاب میں اس طرح نظر کی جائے کہ اس سے مراد و مقصد سمجھ لیا جائے، اور جہاں خرابی واقع ہو اس سے آگاہی حاصل ہو جائے۔ اس بارہ میں آپ نے فرمایا کہ تین قسم کے انظار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور پھر معنی سمجھنے کے لیے ۲۱ نکات بیان فرمائے ہیں، جو نہایت ہی مفید ہیں۔

باب ثالث میں شاہ رفیع الدین نے امور عامہ کے خاص مباحث کا ذکر کیا ہے جو کثیر الاستعمال ہیں، اور اگر ان میں غلطی واقع ہو جائے تو انسان اشتباہ میں پڑ جاتا ہے۔ اور یہ خاص مباحث عقلیات کے مختلف علوم و فنون کے اہم مبادیات میں شمار ہوتے ہیں۔ مثلاً مفہوم کی بحث اور وجود اور اس کے مختلف اقسام اور وجود کا تحقق ذہنی اور خارجی اور وجود کی حقیقت۔ اس ذیل میں شاہ رفیع الدین نے بعض نہایت ہی لطیف اور اہم نکات بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً زمان، مکان، جوہر فرد، خط، سطح، جسم، صورت جسمیہ، صورت نوعیہ، ہیولیٰ۔ نفس اور عقل کے بارہ میں نہایت نفیس تحقیق پیش کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ مؤخر الذکر پانچوں چیزیں (صورت نوعیہ، صورت جسمیہ، عقل، نفس، ہیولیٰ) وہ ہیں جو نہ تو تقسیم کو قبول کرتی ہیں، اور نہ اشارہ ہی ان کی طرف کیا جا سکتا ہے۔"

پھر ان کی تعریف میں فرماتے ہیں:

"اگر ان کا فعل جسم میں آلات کے ذریعہ ہو اور جسم ان سے استکمال بھی حاصل کرے تو اس کو نفس کہتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہو یعنی ان کا فعل ایسا ہو کہ نہ تو اس کو آلات کی ضرورت ہو اور نہ وہ اس سے استکمال حاصل کرتا ہو تو اس کو عقل کہتے ہیں۔

اور اگر دونوں کو قبول کرنے والا ہو تو باعتبار محل کے وہ ہیولیٰ ہوگا جس کی

Marfat.com

فعلیت استعداد کے لیے ہوتی ہے۔ اور باعتبار حال کے ہو تو اگر تمام میں متماثل ہو اور ساتھ ہی ممتد لذاتہ ہو تو اس کو صورت جسمیہ کہتے ہیں۔

اور اگر متماثل نہ ہو بلکہ مختلف ہو تو اس کو صورت نوعیہ کہتے ہیں۔

اور جو حال اور محل دونوں سے مرکب ہو تو وہ جسم ہوگا۔ اور اگر وہ جسم ایسا ہو کہ جہات میں مزاحم ہو تو اس کو جسم شہادی کہتے ہیں۔ (عالم مادی کا جسم)۔

اور اگر وہ مزاحم نہ ہو تو وہ جسم مثالی ہوگا۔

اور جسم مثالی اپنی صورت نوعیہ کے اعتبار سے اگر بسیط ہو تو وہ افلاک، کواکب اور عناصر کہلاتے ہیں، اور اگر مرکب ہو تو عنصری کہلائے گا۔ پس یہ عنصری جسم اگر بلا مزاج ہو تو ناقص ہوگا، اور اگر مزاج کے ساتھ ہو تو تام ہوگا۔

اب اگر یہ فقط محض جسم کی حفاظت کرنے والا ہو جسم معدنی کہلائے گا، اور جس میں فقط نشوونما اور تولید و تناسل ہو تو نبات کہلائے گا۔ اور جو حس و حرکت بالارادہ رکھتا ہو وہ حیوان کہلائے گا۔ اور جو غور و فکر کرتا ہو اور آلات کو کام میں لاتا ہو تو وہ اگر ارضی (خاکی) ہے تو انسان کہلائے گا۔ اور اگر ناری ہے تو جن کہلائے گا۔"

"اور فرشتہ (ملک) ہمارے نزدیک ایک جوہر ذی شعور ہے جو نمو، شہوت، اور غضب نہیں رکھتا اگرچہ انعام اور انتقام کا ارادہ کرتا ہے۔"

اس کے بعد شاہ رفیع الدین نے اس باب میں ماہیت کی تعریف اور اقسام وغیرہ ذکر فرمائے ہیں، نیز کثرت اور اس کے احکام و اقسام بھی ذکر کیے ہیں۔ اور پھر موقوف علیہ اور اس کے مختلف درجات و اقسام اور علت کے اقسام اربعہ کی تحقیق اور پھر تقدم و تاخر کا بیان کیا ہے۔

Marfat.com

باب رابع میں شاہ رفیع الدین رحؒ نے تطبیق الآراء کا بیان کیا ہے اور اس کو بطور فن کے پیش کیا ہے۔ اگرچہ شاہ رفیع الدین رحؒ سے قبل بھی اہل علم نے مختلف و متضاد نظریات و اقوال و آراء میں کچھ نہ کچھ تطبیق دی ہے۔ خصوصاً محدثین کرام اور فقہاء امت اس سلسلہ میں بہت مشہور ہیں کہ وہ متخالف و متعارض احادیث کے جمع و تطبیق میں کوشاں رہتے ہیں، لیکن یہ شرف و سعادت صرف شاہ رفیع الدین رحؒ کو حاصل ہوا ہے کہ انہوں نے تطبیق الآراء کو ایک مستقل علمی فن بنا دیا ہے اور اس کے اصول و ضوابط، اور قواعد و مبانی متعین کیے ہیں۔ اور پھر دنیا میں جو مختلف و متحارب نظریات پائے جاتے ہیں اور بعض اہم متقابل و متضارب باتوں کو عملی شکل میں تطبیق دی ہے۔

شاہ رفیع الدین رحؒ نے اس باب میں جو چیز پیش کی ہے انسانی عقل کو اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ اس لیے کہ انسانی عقل کو انتشار و تضارب سے بچا کر ایک وحدت کی طرف متوجہ کر دینا میرے خیال میں انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ اہل علم اس سے فائدہ اٹھائیں اور شاہ رفیع الدین رحؒ کی مساعی جمیلہ کی داد دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس باب سے اہل علم حضرات فلسفہ ولی اللہی کی فہم و تفہیم کے سلسلہ میں کیا کچھ امداد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بارہ میں اتنا عرض ہے کہ وہ خود جب اس باب کا مطالعہ فرمائیں گے تو ان پر فلسفہ ولی اللہی کی بہت سی پیچیدہ باتیں اچھی طرح واضح ہو جائیں گی۔

تطبیق الآراء کے دیباچہ میں شاہ رفیع الدین رحؒ نے اس فن کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے کہ "مختلف مذاہب کی تدوین نے اپنے اپنے دلائل اور اعتراضات کے باعث قدیم ذخیرہ میں حیرت اور شک کی لاعلاج بیماری پیدا کر دی ہے اور جدید سے بھی امن اٹھا دیا ہے"۔

پس عوام کچھ تو تعصب کی وجہ سے لکیر کے فقیر بن جاتے ہیں اور قریب و بعید میں کچھ فرق نہیں کرتے، اور کچھ لوگ حق (بات) کے بارہ میں تذبذب اور شک میں پڑ کر حیران و

Marfat.com

سرگردان ہوتے ہیں۔ اس لیے میں نے اپنی کتاب "الدرالدراری" میں اس اختلاف کو رفع کرنے کے لیے تحقیق کے ترازو مقرر کیے ہیں اور کچھ اصول مدوّن کیے ہیں۔ اور اس اختلاف کے اسباب بھی بیان کیے ہیں۔ اور پھر تطبیق کے ضوابط پیش کیے ہیں۔ اور اسی کتاب سے میں نے کچھ مباحث یہاں "تکمیل الاذہان" میں پیش کر دیے ہیں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس سے فائدہ پہنچا دے"۔

اس باب میں کل چھ فصل ہیں۔ پہلی فصل میں تطبیق کی ماہیت اور حقیقت بیان کی ہے چنانچہ تطبیق کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ "تطبیق سے مراد یہ نہیں کہ دو آدمی جو ایک دوسرے کے خلاف بات کرتے ہیں (یا رائے رکھتے ہیں) ان میں سے ایک کے دعوے کی سرے سے نفی کر دی جائے'۔ اور نہ تطبیق سے یہ مراد ہے کہ ایک شخص کے کلام کو بالکل دوسرے کے کلام کی مراد پہ محمول کر دیا جائے' اور اسی طرح تطبیق سے یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ایک مذہب کے اصول و فروع کا واقعہ کے مطابق ہونے کا دعویٰ کر دیا جائے۔

بلکہ تطبیق سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک مذہب (یا نظریہ وغیرہ) میں جو حصہ واقع کے مطابق ہو اور جتنا حصہ واقعہ سے منحرف ہو اسے معلوم کر لیا جائے' اور نیز اس انحراف کے اسباب کا کھوج لگایا جائے جیسا کہ اس مذہب والے شخص کے کلام اور اصول و فروع سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دل مطمئن ہو جائے اور شک زائل ہو جائے"۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں:

بل هو عبارة عن معرفة قدر انطباق كل مذهب مع الواقع و قدر انحرافه عنه۔ ومعرفة سبب الانحراف بحيث يتفطن له من كلامه واصوله وفروعه' حتى يطمئن القلب ويزول الريب"۔

دوسری فصل میں تحقیق کے وہ موازین (ترازو۔ اصول، مبانی) بیان کیے ہیں جن پر مختلف چیزوں کو پرکھا جاتا ہے۔ اور یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ حصول علم کے طرق تین ہیں۔ عقل۔ نقل۔ کشف۔ پھر یہ بیان کیا ہے کہ حواس کا حصہ اس میں کس قدر ہے اور عقل کا حصّہ

Marfat.com

کتنا ہے۔ اور عقل کا مرتبہ کیا ہے۔ اور اس میں اختلاف سے کیا کیا تفاوت پیدا ہوتا ہے اور کون سے عقلیات معتبر ہیں اور کون سے غیر معتبر۔ اور اسی طرح کشف کے معتبر ہونے کے کیا شرائط ہیں۔ شاہ رفیع الدین رح فرماتے ہیں "مشائین نے علم کا دار و مدار صرف عقل کو قرار دیا ہے اور محدثین صرف نقل کی تلاش میں رہتے ہیں، اور متاخرین صوفیہ کا انحصار صرف کشف پر ہے متکلمین عقل اور نقل کو آپس میں ملا (خلط ملط کر) دیتے ہیں۔ اشراقیہ (رواقیہ) عقل اور کشف کو آپس میں خلط کر دیتے ہیں۔ اور اعتدال سے ان سب کو جمع کرنے والے لوگ تو بہت ہی نادر ہیں۔

اس کے بعد تیسری فصل میں شاہ صاحب نے اسباب اختلاف بیان کیے ہیں۔

اور چوتھی فصل میں کلی طور تطبیق کے ضوابط پیش کیے ہیں۔ اس فصل میں شاہ صاحب نے عالم مثال کے اثبات پر اور تجلی پر خاص طور سے زیادہ توجہ فرمائی ہے۔ شاہ رفیع الدین رح فرماتے ہیں کہ اصول تطبیق میں ان دونوں کا ماننا نہایت ضروری ہے۔ اور تجلی کے متعلق فرماتے ہیں کہ عقل۔ نقل۔ کشف۔ تینوں سے تجلی کا ثبوت ملتا ہے۔

پانچویں فصل میں جرح اور ترجیح کے اصول بیان فرمائے ہیں۔

اور چھٹی فصل میں توضیح کی خاطر اور اہل علم کی مشق و تمرین کے لیے جزئیات تطبیق کی چند مثالیں پیش کی ہیں اور اس ضمن میں اس فن کے اصول و ضوابط، نکات و معارف سمجھائے ہیں۔ اختصار کی بنا پر گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

مکان کے متعلق اختلافی نظریات کہ آیا یہ سطح ہے یا بعد۔ پھر ان میں تطبیق۔

اسی طرح زمان کی حقیقت میں جو اختلاف ہے اس کا ذکر۔

اسی طرح بعض احادیث کا تضاد اور تخالف مثلاً رفع الیدین اور عدم رفع الیدین کی احادیث کی تطبیق اور اسی طرح "لاعدوی ولاطیرۃ" اور "فر من المجذوم" وغیرہ احادیث میں تطبیق۔

Marfat.com

اوراسی طرح وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کے نظریات میں تطبیق۔

اور حکماء اور ارباب شرع کا اختلاف افلاک کے خرق والتیام کے بارہ میں، اور پھر اس کی تطبیق۔ اسی طرح غروب وسجود شمس جس کا ذکر قرآن واحادیث میں ہے اور حکما فلکیین کا یہ قول ومشاہدہ کہ شمس تو حرکت نہیں کرتا، اس میں تطبیق۔ پھر زمین کے طبقات میں اختلاف اور اس کی تطبیق۔ الغرض کہ بہت عجیب وغریب معلومات اور حیرت انگیز افکار شاہ رفیع الدینؒ نے اس کتاب میں پیش کیے ہیں۔ ان سے انسانی فکر کو جلا ملتی ہے۔ اور انسانی عقل کو بصیرت سے ہمکنار کرنے والی باتیں اور فکر کو بلند کرنے کے لیے خاص مباحث ہیں جن کو بنیادی طور پر جان لینے کے بعد ایک سلیم الفطرۃ صاحب علم ولی اللّٰہی فلسفہ اور ربانی حکمت کو سمجھنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ واللہ الموفق۔

تکمیل الاذہان کا مرتبہ ——— شاہ رفیع الدینؒ کی غالباً یہ آخری تصنیف ہے۔ کیونکہ اس کی تاریخ تصنیف خود شاہ صاحب نے کتاب کے آخر میں ۱۲۳۰ھ درج کی ہے۔ جبکہ شاہ صاحب رفیع الدینؒ کی وفات ۱۲۳۳ھ میں ہوئی ہے۔

خود اس کتاب میں شاہ صاحب نے اپنی متعدد دیگر تصانیف کا حوالہ دیا ہے۔ مثلاً "دمغ الباطل"۔ "اسرار المحبۃ"۔ "الدرر الدراری" وغیرہ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "تکمیل" شاہ صاحب کی مؤخر تصنیف ہے۔ مجموعہ رسائل میں بھی متعدد رسائل ایسے ہیں جو اس سے قبل تصنیف کیے گئے ہیں۔ مثلاً "رسالہ اذان"۔ "رسالہ شرح رباعیات"۔ "رسالہ شرح چہل کاف"۔ "رسالہ برہان العاشقین" وغیرہ ۱۲۲۰ھ میں لکھے گئے ہیں۔ "ترجمہ قرآن کریم" بھی غالباً ۱۲۰۵ھ کے قریب ہی شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ "اسرار المحبۃ" کی تصنیف کے بارہ میں خود دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب ۱۲۱۴ھ میں لکھی ہے۔

شاہ رفیع الدینؒ کی عادت اپنی تمام تصانیف میں اختصار پسند واقع ہوئی ہے،

Marfat.com

جیسا کہ اس کا ذکر صاحب "الیانع الجنی" نے بھی کیا ہے کہ شاہ رفیع الدینؒ الفاظ قلیلہ میں مطالب کثیرہ بیان کر دیتے ہیں" یعنی کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معانی و مطالب کو سمونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض باتیں رمز و اشارہ کے طریق پہ بھی لکھ دیتے ہیں جن کے مطلب تک رسائی بعض اوقات بہت مشکل ہو جاتی ہے۔

شاہ رفیع الدینؒ نے اپنی اکثر تصانیف میں اختصار پسندی کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ لیکن "تکمیل الاذہان" میں تو آپ نے بہت ہی زیادہ اختصار کو ملحوظ رکھا ہے۔ بلکہ علمی تصانیف کے سلسلہ میں جس قدر متون لکھے گئے ہیں۔ مثلاً علامہ تفتازانیؒ کی تہذیب، علامہ ابن حاجبؒ کا کافیہ، عبداللہ نسفیؒ کی کنز الدقائق۔ محب اللہ بہاریؒ کا سلم العلوم اور مسلم الثبوت وغیرہ۔ ان تمام متون سے کہیں بہت زیادہ اختصار شاہ رفیع الدینؒ نے تکمیل الاذہان میں اختیار کیا ہے بلکہ اختصار کی حد کر دی ہے۔ بعض مقامات پر تو چیستان، یا الغاز و معمی قسم کی عبارت نظر آئے گی۔ بایں ہمہ یقینی بات ہے کہ علمی نکات سے لبریز کتاب ہے۔

تشریح ——— اس قدر پیچیدہ اور مختصر کتاب کی توضیح و تشریح از حد ضروری امر ہے۔ لیکن اس وقت اس کتاب کو بغیر کسی شرح و تفسیر کے ہی شائع کر رہے ہیں۔ ہم نے اس کی کوشش تو بہت کی کہ یہ تشریحات کے ساتھ شائع ہو۔ اور بعض حضرات کو اس طرف متوجہ بھی کیا کہ اس اہم کتاب پر کچھ تشریحی حواشی اور توضیحی نوٹ لکھ دیں۔ لیکن انہوں نے اس پر آمادگی کا اظہار نہ کیا۔ اپنے اندر نہ تو اتنی صلاحیت ہے اور نہ استعداد، کہ کما حقہٗ اس کی وضاحت پیش کر سکیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اتنا وقت بھی میسر نہیں ہو سکتا تاکہ یکسوئی سے پوری طرح اس کی طرف توجہ کی جا سکے۔ اور مستزاد براں یہ کہ بعض کتابیں جن کی اس سلسلہ میں ضرورت پڑتی ہے وہ بھی دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس لیے آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی صورت پیدا کر دی تو اس کی توضیح و تشریح کی کوشش کی جائے گی، واللہ المیسر۔ باقی اس وقت اس کتاب کی طباعت و اشاعت کو زیادہ تاخیر و تعویق میں ڈالنا مناسب نہیں خیال کیا۔

Marfat.com

تکمیل ——— ظاہر ہے کہ یہ کتاب شاہ رفیع الدین رح نے مبتدی حضرات کے لیے نہیں تصنیف کی بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات کی ذہنی بالیدگی اور تکمیل کے لیے اسے تصنیف کیا ہے۔ اور اصلی غرض اس سے امام ولی اللہ رح کے فلسفہ کو ہمہ گیر کرنے اور اس کی مشکلات کو آسان کرنے کے لیے تقریب اذہان کی خاطر یہ اہم کتاب تصنیف فرمائی ہے۔

نواب صدیق حسن خاں رح کے والد سید حسن بن علی بن لطف اللہ الحسینی البخاری القنوجی الحنفی جنہوں نے شاہ رفیع الدین رح کی زندگی کے آخری ایام میں (۱۲۳۳ھ) دہلی میں حاضر ہو کر شرف تلمذ حاصل کیا۔ نیز شاہ عبدالعزیز رح سے بھی استفادہ کیا اور سید احمد شہید رح کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے۔ ان کی وفات ۱۲۵۳ھ میں ہوئی ہے۔ انہوں نے تکمیل الاذہان کا نسخہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور غالباً اسی نسخہ سے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے نسخہ کی نقل حاصل کی گئی ہے۔ اس کے آخر میں تصریح ہے کہ "یہ رسالہ تمام علوم میں فائدہ پہنچانے والا ہے"۔

علوم وفنون کی ہمہ گیری کا یہ عالم ہے کہ عقلی، نقلی اور کشفی، تین طرح کے ہی علوم ہو سکتے ہیں۔ تکمیل الاذہان میں جو ضوابط اور قواعد پیش کیے گئے ہیں انھیں ملحوظ رکھ کر ان تمام علوم میں دستگاہ پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور علوم ولی اللہی میں یہ تینوں قسم کے علوم موجود ہیں۔

تکمیل الاذہان کی نقل ——— تکمیل الاذہان مکمل طور پر پہلی دفعہ زیور طباعت سے آراستہ ہو رہی ہے۔ اگرچہ اس کے تین باب "ابجد العلوم" میں شائع ہو چکے ہیں لیکن مکمل کتاب آج تک طبع نہیں ہوئی۔ تکمیل الاذہان کی نقل ہم نے اس طرح حاصل کی ہے کہ اولاً ابجد العلوم (جس کا موضوع مختلف علوم وفنون کا تعارف ہے) سے تکمیل کے تین باب (تحصیل، امور عامہ، تطبیق الآراء) نقل کیے ہیں۔ تعجب ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے منطق کے حصہ کو کیوں ترک کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اس کے بعد اس کتاب کے قلمی نسخہ سے جو مولوی عبدالتواب ملتانی رح کے قلم سے ۱۳۰۷ھ میں لکھا گیا تھا اس سے تکمیل کا پہلا باب (منطق) نقل کیا ہے۔

Marfat.com

اور پھر تمام ابواب کا اس قلمی نسخہ سے تقابل کیا ہے۔ اور جہاں تفاوت معلوم ہوا اسے جا بجا حواشی میں درج کر دیا ہے۔

تکمیل الاذہان کا یہ قلمی نسخہ ہمیں شارع فلسفہ ولی اللہی مولانا عبید اللہ سندھی دیوبندی کے ایک تلمیذ یعنی مولانا محمد عبداللہ صاحب عمر پوری فاضل دارالعلوم دیوبند سابق مدرس جامعہ عباسیہ و حال خطیب جامع مسجد بیکانیری گیٹ بہاول پور سے دستیاب ہوا۔ "تفسیر آیۃ النور" کا قلمی نسخہ بھی ہمیں موصوف سے ملا تھا۔ مولانا نے ہمیں اس نسخہ سے نقل لینے کی اجازت مرحمت فرمائی، فجزاہ اللہ خیرًا۔

مولوی عبدالتوابؒ کے ہاتھ سے لکھا ہوا یہ قلمی نسخہ خطِ نسخ میں نہایت خوش خط اور نفیس ہے لیکن اغلاط سے پاک نہیں۔ اور اس کے علاوہ ابتدائی حصہ میں بعض حواشی بھی اس کے ضائع ہو چکے ہیں، کیونکہ انھیں دیمک چاٹ گئی ہے۔ لیکن جہاں تک متن کتاب کا تعلق ہے وہ بالکل سالم ہے۔

اس کے بعد تکمیل الاذہان کا نسبتًا ایک بہتر اور جامع قلمی نسخہ ہمیں مجلس علمی کراچی کے ناظم حضرت مولانا محمد طاسین صاحب مدظلہ سے حاصل ہوا۔ یہ بڑا صحیح اور مکمل نسخہ ہے۔ دراصل یہ نسخہ فخر المحدثین، سید الفقہاء و تاج العلماء حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی دامت برکاتہم کے توسط سے حاصل کیا گیا ہے۔ اور آپ نے اس کی تصحیح بھی کی ہے۔ اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ یہ نسخہ متعدد قلمی نسخوں سے تقابل کے بعد تیار کیا گیا ہے جن میں سے ایک نسخہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے کتب خانہ کا ہے۔ اس کی نقل غالبًا نواب صدیق حسن خاں کے والد کے نسخہ سے لی گئی ہے۔ تاریخ نقل سنہ ۱۲۴۹ھ ہے۔ اور ایک نسخہ کی سنہ ۱۲۵۱ھ ہے۔

اور دوسرا نسخہ رامپور کی رضا لائبریری کا ہے۔

مجلس علمی کے اس جامع نسخہ سے ہم نے اچھی طرح تقابل کیا ہے اور اکثر جگہوں پر

Marfat.com

اصلاح بھی کردی ہے۔ اصلاح اور تقابل کے وقت ان تمام نسخوں کی طرف اشارہ بھی کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ:

ل ——— لکھنؤ کے ندوۃ العلماء کے کتب خانہ کے نسخہ کی طرف اشارہ ہے۔

ر ——— رامپور کی لائبریری کے نسخہ کی طرف اشارہ ہے۔

خطیہ ——— سے مراد مولوی عبدالتوابؒ ملتانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ ہے جو مولانا محمد عبداللہ عمر بوری مدظلہ کے پاس ہے۔

م ——— سے مراد وہ قلمی نسخہ ہے جو مجلس علمی کراچی کی تحویل میں ہے۔ اور مولانا اعظمی کا تصحیح کردہ ہے۔

ن ——— سے مراد مطلق نسخہ ہے جو کسی خاص قلمی نسخہ کی طرف اشارہ نہیں، بلکہ جہاں ایک لفظ کے بجائے دوسرا لفظ استعمال ہو سکتا ہے وہ مراد ہے

شاہ رفیع الدینؒ کی تصانیف ——— شاہ صاحبؒ کی کتابوں کا کچھ اجمالی تعارف ہم نے مجموعہ رسائل اور اسرار المجنہ کے مقدمات میں کرا دیا ہے لیکن صرف بعض تصانیف جو ہمیں معلوم ہو سکی ہیں، شاہ رفیع الدینؒ کی کتب کا ذکر یہاں تکمیل الاذہان کے مقدمہ میں بھی نامناسب نہ ہوگا۔

(۱) ترجمہ قرآن کریم ——— یہ اردو زبان میں سب سے پہلا اور لفظی ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کے بارہ میں "حیات ولی" کے مصنف نے لکھا ہے "قرآن مجید کا لفظی ترجمہ آپ ہی نے کیا ہے۔ جو دریائے جمنا سے لے کر فرات تک نہایت مقبولیت کے ساتھ پھیلا ہوا ہے اور جس سے عامہ خلائق مستفیض ہو رہی ہے"۔

(۲) مجموعہ رسائل (فارسی) ——— اس مجموعہ میں پورے دس رسائل یکجا طبع کرائے گئے

Marfat.com

ہیں جن میں بعض رسائل بہت اہم اور اعلیٰ فکر دینے والے ہیں۔ رسالہ اذان
رسالہ نماز۔ رسالہ حملۃ العرش (یہ رسالہ حکمت ولی اللہی کے سلسلہ کی
اہم کڑی ہے)۔ رسالہ بیعت۔ شرح برہان العاشقین۔ رسالہ نذور بزرگاں
رسالہ شرح چہل کاف (ترجمہ فارسی زبان میں ہے اور تشریح عربی میں)
رسالہ شرح رباعیات۔ رسالہ جوابات سوالات اثنا عشر۔ رسالہ مجموعہ
فتاوٰی۔

(۳) قیامت نامہ (آثار القیامۃ) فارسی ——— اس کا اردو ترجمہ بھی بارہا طبع ہو چکا ہے، نہایت
مفید رسالہ ہے۔

(۴) اسرار المحبۃ (عربی) مع قصائد شاہ رفیع الدینؒ ——— یہ اپنے موضوع پر نہایت عجیب و
غریب اور بہترین نادر کتاب ہے۔ پہلی دفعہ طبع ہوئی ہے۔

(۵) تفسیر آیت النور عربی ——— آیت النور کی بہترین تفسیر ہے جس کی نظیر متقدمین
ومتاخرین کے ذخیرہ تفاسیر میں ملنی مشکل ہے۔ یہ بھی پہلی دفعہ طبع
ہوئی ہے۔

(۶) رسالہ فی علم العروض ——— یہ رسالہ پہلے طبع ہو چکا ہے لیکن ہمیں اس کا
کوئی نسخہ نہیں دستیاب ہو سکا۔

(۷) رسالہ مقدمۃ العلم عربی ——— یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ افادیت کے پیش نظر
ہم اسے تکمیل الاذہان کے ساتھ ہی طبع کرا رہے ہیں۔

(۸) رسالہ فی التاریخ ———

(۹) رسالہ فی اثبات شق القمر وابطال براہین الحکمیۃ ——— غالباً لکھنؤ سے پہلے طبع
ہو چکا ہے، اب نایاب ہے۔

(۱۰) رسالہ فی تحقیق الالوان ———

Marfat.com

(۱۱) رسالہ فی الحجاب ——————

(۱۲) رسالہ فی برہان التمانع ——————

(۱۳) رسالہ فی عقد الانامل ——————

(۱۴) حاشیہ علی میرزائد رسالہ فی بحث العلم ——

(۱۵) تکمیل الصناعۃ ——————— (ممکن ہے کہ اس سے مراد یہی تکمیل الاذہان ہو واللہ اعلم)

(۱۶) قصیدہ عینیہ فی رد قصیدۃ الشیخ ابن سینا ـــ یہ اسرار الحجۃ کے ساتھ طبع ہو چکا ہے۔

(۱۷) تخمیس علی بعض القصائد لوالدہ رح فی تحقیق مسئلہ وحدۃ الوجود ـــ یہ بھی اسرار الحجۃ کے ساتھ طبع ہو چکا ہے۔

(۱۸) قصیدۃ فی بیان معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی اسرار الحجۃ کے ساتھ طبع ہو چکا ہے۔

(۱۹) رباعیات اردو ——————— اس کا ذکر جہلمی رح نے اپنی کتاب حدائق الحنفیہ میں کیا ہے۔

(۲۰) تفسیر سورۃ البقرہ (تفسیر رفیعی) ——— اس کا بھی بعض تذکرہ نگاروں نے ذکر کیا ہے۔

(۲۱) تنبیہ الغافلین ——————

(۲۲) رسالہ سمت قبلہ ——————

(۲۳) رسالہ تعدیلات الخمسۃ المتحیرہ ——

(۲۴) دمغ الباطل عربی ——————— یہ سلوک و تصوف اور حقائق و معارف کے بیان میں شاہ رفیع الدین رح کی بہترین کتاب جس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اس کتاب کے قلمی نسخے متعدد جگہوں میں موجود ہیں۔ حیدرآباد دکن میں اس کا ایک قلمی نسخہ سالار جنگ میوزیم میں موجود ہے۔ اور اسی طرح رام پور رضا لائبریری میں بھی اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔ اور سنا ہے کہ بریلی میں بھی اس کا ایک قلمی نسخہ حکیم نثار احمد صاحب کے پاس بھی ہے۔ واللہ اعلم۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس اہم کتاب کی طباعت کا کچھ بندوبست

Marfat.com

ہو سکے واللہ الموفق۔

(۲۵) الدرر الدراری ——— یہ بھی شاہ رفیع الدینؒ کی اہم کتاب ہے۔ اس کا ذکر تطبیق الآراء کے دیباچہ میں اور رسالہ جوابات اثنا عشر میں بھی شاہ صاحب نے کیا ہے اور اس کا حوالہ بھی دیا ہے۔ اس کتاب کا ابھی تک ہمیں پتہ نہیں چل سکا کہ آیا کسی کتب خانہ میں اس کا کوئی قلمی نسخہ موجود ہے یا نہیں بعض جگہوں میں ہم نے خط و کتابت بھی کی مگر ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔

یہ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ شاہ رفیع الدینؒ کی تمام کتابیں آج تک طبع نہیں ہو سکیں۔ ایسے محقق اور جیّد عالم دین اور کامل فقیہ اور بے مثال محدّث اور خصوصاً فلسفہ ولی اللّٰہی کا ایک عظیم شارح ہونے کی وجہ سے تو ان کی کتابوں کی طباعت و اشاعت از حد ضروری تھی مگر ایسا نہیں ہوا۔ اور گمان غالب ہے کہ شاہ رفیع الدینؒ کی بعض مصنفات زمانہ کی دست برد سے ضائع ہو چکی ہیں۔ ع تعالی اللہ لا یبقی سواہ۔

منہیات تکمیل الاذہان ——— تکمیل الاذہان کے مختلف قلمی نسخوں میں جا بجا شاہ رفیع الدینؒ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے حواشی بھی پائے گئے ہیں جنھیں ہم نے تبرکاً نقل کر لیا ہے البتہ ابتدائی حصہ میں بعض منہیات چونکہ صرف خطیہ میں تھے اور دوسرے قلمی نسخوں میں وہ حواشی نہیں تھے، اس لیے جہاں دیمک کی وجہ سے خرابی آگئی ہے وہ حصہ منہیات کا ناقص رہ گیا ہے۔ اس پر ہمیں افسوس ہے۔ باقی حتی الامکان تمام منہیات ہم نے نقل کر لیے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

رسالہ مقدمۃ العلم ——— یہ بھی شاہ رفیع الدینؒ کا رسالہ ہے جس کا ذکر

Marfat.com

مختلف تذکروں میں کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ الگ کتابی شکل میں ہمیں نہیں مل سکا۔ اور نہ اس کا کوئی قلمی نسخہ دستیاب ہوسکا۔ چونکہ یہ رسالہ مکمل طور پر نواب صدیق حسن خان ؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ابجد العلوم میں نقل کر لیا ہے۔ ہم نے یہ رسالہ ابجد العلوم مطبوعہ مطبع صدیقیہ بھوپال ۱۲۹۵ھ سے نقل کیا ہے۔

موضوع اور افادیت کے پیش نظر اس رسالہ کا تکمیل الاذہان کے ساتھ ہی شائع کرا دینا مناسب خیال کیا گیا۔ ناظرین کرام کے استفادہ کے لیے اسے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس رسالہ میں شاہ رفیع الدین ؒ پہلے مطلق مقدمہ کی تعریف کی ہے اور پھر اس کی قسمیں بیان کی ہیں۔ اور مقدمۃ العلم اور مقدمۃ الکتاب کا فرق واضح کیا ہے اور ان کے علمی و تحقیقی فوائد و ثمرات ذکر کیے ہیں۔ اس سلسلہ میں مبادی و مقاصد کی بحث اور مقاصد کا ربط مقدمات کے ساتھ۔ چونکہ ان مباحث کی ضرورت معقولات کے طلباء کو پڑتی ہے۔ اگر وہ ان مبادی اور مقدمات کو از بر لیں تو انھیں علوم و فنون میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

رسالہ دانشمندی ——— یہ رسالہ امام ولی اللہ کی مصنفات میں سے ہے۔ اس رسالہ میں امام ولی اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے فنون دانشمندی اپنے والد ؒ سے حاصل کیے ہیں اور انہوں نے اپنے اساتذہ سے۔ اور پھر سلسلۂ اسناد کو امام شیخ ابوالحسن اشعری ؒ تک پہنچایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی سند کے ساتھ فن دانش مندی، علم کلام اور اصول باہم ملے جلے ہوئے حاصل کیے ہیں۔ فرماتے ہیں:

تعریف ——— اگر تم کہو کہ فن دانش مندی سے تمہاری کیا مراد ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد "کتاب دانی" ہے۔

اور یہ کتاب دانی تین درجوں پر ہوتی ہے۔

پہلا، یہ کہ خود کتاب کا مطالعہ کرے اور اس کی حقیقت کو ٹھیک طور پر پالے۔

Marfat.com

دوسرا یہ کہ تدریس کے ذریعہ اس کی حقیقت اپنے شاگردوں کو سمجھا دے۔
تیسرا یہ کہ کوئی شرح یا حاشیہ اس پر تحریر کرے، اور اس کی حقیقت کو واضح کرنے میں خوب مبالغہ سے کام لے۔

اس فن کے قواعد وضوابط کو ملحوظ رکھنے کے بعد اس کا فائدہ ظاہر ہے کہ کتاب کے مطالعہ کا طریق اچھی طرح معلوم ہو جائے گا۔ اور پھر یہ کہ مطالعہ اس کا اکثر صحیح اور درست ہوگا۔

امام ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ "جب کوئی عالم اپنے شاگردوں کو کسی علم وفن کی کتاب کا درس پوری سمجھ (درایت) اور تحقیق سے دینا چاہتا ہو تو اسے ان ضوابط کا یاد کر لینا ضروری ہے۔

پھر اس کے بعد پندرہ قواعد کا ذکر کیا ہے۔

ان قواعد کو ملحوظ رکھ کر استاذ اپنے شاگردوں کی پانچ طریقوں سے رہنمائی کر سکتا ہے۔

آخر میں فرماتے ہیں کہ یہ فن دانشمندی معقولات اور منقولات اور علوم برہانیہ اور خطابیہ میں یکساں جاری ہوتا ہے۔ منقولات میں تو عبارت اور الفاظ ولغات کی درستگی کے لیے اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور معقولات میں مسائل کی تحقیق اور مقدمات درست بٹھانے کے لیے اس کی احتیاج پڑتی ہے۔

تشکر ——— ہم ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں تعاون فرمایا ہے۔ خصوصاً مولانا محمد عبداللہ صاحب عمر پوری مدظلہ جنھوں نے کتاب کی نقل حاصل کرنے کے لیے قلمی کتاب ہمیں عنایت فرمائی۔ اور مولانا محمد طاسین صاحب مدظلہ کے بھی ہم شکر گزار ہیں جنھوں نے ہماری خواہش اور طلب پر مجلس علمی کے قلمی نسخہ سے استفادہ کرنے کا موقع دیا۔ اور مولوی عزیز الرحمٰن صاحب (فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم) کے بھی ہم شکر گزار ہیں جنھوں نے مسودہ نقل کر کے ہمارے کام میں سہولت پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والحمد للہ اولاً واخراً

احقر عبدالحمید سواتی
خادم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر شہر گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

۲۹ شعبان ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

تقریب الاذهان الی التکمیل

تکمیل الاذهان کتاب بدیع و سفر نادر، والحق انه لم یصنف فی الباب کتاب ولا صحیفة مثل هذه الصحیفة الشریفة والکتاب المبارك، لإکمال الرجال وتجدید العلوم والفنون. والاغلب انه اٰخر کتاب من مصنفات الشاه رفیع الدین رح کما یظهر من تاریخ تصنیفه، صنف هٰذا الکتاب قبل وفاته بثلاث سنین، والشاه رفیع الدین رح مثل والده الکریم الامام ولی الله رح ماهر فی العلوم العقلیة والنقلیة والکشفیة، حکیم حاذق یعرف الامراض الروحانیة والادواء الباطنة، نشأ فی بیت علم واسرة مبارکة، لم یعهد بیت مثل بیتهم فی البر الصغیر (الباکستان والهند) ولا فی ملك اٰخر من دیار المسلمین، فی القرون الاخیرة لبیت هٰذا الشیخ واسرته المیمونة منن علیٰ اعناق المسلمین الیٰ یوم الدین۔

کان الامام ولی الله رح حکیمًا عارفا محدثا فقیها سیاسیا وابناؤه الاربعة هم کانوا کالجوارح له فی خدمة الدین، ونشر نظریاته وعلومه وافکاره الصائبة

فالامام عبد العزیز رح کان مدرسا عالما عارفا مرشدا کاملا یربی العلماء والفضلاء، ویرشدهم الی المقاصد الحقة والیٰ اقامة الشریعة الغراء والجهاد فی سبیل الله، وکانت تربیته علیٰ طریقة والده رح یدرس ویفتی ویصنف ویعظ بین حین واٰخر، وکان یلقی محاضرات عامة وخطابات جلیة للعوام فکان فی اوانه مرجعا یلجاء الیه الخواص والعوام من اقطار الهند والسند، والخراسان والروم، والختن وماوراء النهر، حتیٰ لم یبق عالم محدث وفقیه جید لم یدخل فی سلسلة

Marfat.com

تلامذتہ الا ما شاء اللہ۔

والان ینتہی مسند العلم والحدیث الیہ من اقطار الدنیا۔ ومع ھذا کان یربی ویرشد اصحاب الاستعداد التام والفہم المستقیم الی علوم والدہ وکتبہ، ویفسر لہم مغلقاتہا ومشکلاتہا۔

والشاہ رفیع الدین کان مکبًا علی التدریس والارشاد والفتوی، وکان بالطبع میالًا الی العلوم الحکمیۃ الغائرۃ۔ وکان صوفیا حکیما عارفا واصلًا تحریرا کاملا یحدث ویفتی فی بعض الاحیان وجل نظرہ الی الاخرۃ متوکلا عاملًا۔

وکذا کان الشاہ عبد القادر عارفا کاملًا محدثا صوفیًا وکان یترجم القرآن فی اللسان الاردو فی المحاورات الفصحی، لم یترجم القرآن الی الآن کما ترجمہ باللسان الفصیح، وترجمتہ آیۃ من آیات ربہ الکبری۔ وکان منقطعًا عکوفًا الی اللہ تعالی یعتکف فی المسجد ویدرس ویرشد ویزکی الطالبین لاینظر الی الدنیا الدنیۃ طرفۃ عین وکان صاحب کشف وکرامات متتابعۃ وآیات عالیۃ کما ذکرہ صاحب الیانع الجنی رح۔

وھو الذی ربی المجاھد الکبیر والامام الجلیل السید احمد الشہید رح بامر الامام عبد العزیز رح

وأما الشاہ عبد الغنی رح والد الشیخ محمد اسمٰعیل الشہید رح فانہ ایضا کان عالمًا عارفًا تقیًا صوفیًا یدرس ویعلم، وکان قضاء اللہ انہ توفی قبل اخوتہ کلہم

ونحن نذکر من بین ھذہ الاخوۃ الشاہ رفیع الدین رح الذی یتعلق غرضنا وکلامنا فی مقدمۃ تکمیل الاذھان بذکرہ وکان رح ثقۃ صاحب ذکاء وفطنۃ وذھن وقاد، وفطرۃ سلیمۃ وملکۃ کاملۃ، وصاحب ذوق تام۔ لہ خبرۃ بعلوم الاوائل وقلما اتفق ھذا لغیرہ کما قال صاحب الیانع الجنی رح وکان لہ مھارۃ تامۃ بالعلوم

Marfat.com

العقلیۃ والنقلیۃ والکشفیۃ ۔ وکتبہٗ ورسائلہ جامعۃ للعلوم الثلاثۃ۔ وکان نقادًا صائبًا متکلمًا فیلسوفا فقیھًا عاملًا، وکان یرد علی الفلاسفۃ الیونانین اکمل رد وکان یؤید علوم القرآن والسنۃ بدلائل قاطعۃ، وکان شاعرا مجیدًا وان لم یختر الشاعریۃ وبعض اشعارہ فی الحکمۃ فی غایۃ الرصافۃ والمتانۃ یلوح منھا حسن الذوق والشعور التام والفھم البالغ، وردّ علی ابن سینا فی القصیدۃ البدیعۃ (العینیۃ) یظھر لمن تاملھا۔ مھارۃ الشاہ الرفیع الدین ؒ فی اظھار العلوم الحکمیۃ فی الاشعار، والرد علی الفلاسفۃ الماددیین ردًّا بلیغًا۔ وعامۃ کتبہ ورسائلہ تشھد بنبوغہ وفضلہ علی الاقران والامثال، وبعض کتبہ لا نظیر لہ فی الباب کتکمیل الاذھان، واسرار المحبۃ، ورسالۃ حملۃ العرش، ودمغ الباطل، وتفسیر آیۃ النور وغیرھا۔

وکتابہ اسرار المحبۃ منفرد فی بابہ فذ، جامع لشتات المحب ودواعیہ واسبابہ واقسامہ متعلقاتہ وآثارہ ونتائجہ بما لا مزید علیہ۔ ولم یعھد مثلہ، وما صنف فی باب المحبۃ کتاب مثلہ۔

وکتابہ دمغ الباطل فی بیان الحقائق والمعارف لم یوجد مثلہ فی وجازۃ الالفاظ وجمع المعانی المتفرقۃ واثبات المسائل الکشفیۃ وابحاث الحقائق الغامضۃ وایضا رسالۃ فی تحقیق حملۃ العرش غالٍ عالٍ بعطی فکرا راقیًا۔

وکان ؒ حکیمًا عالیًا ومصنفا بارعًا لا یتصدی لشرح کتب والدہ مثل عادۃ الشراح والمحشین بانھم یاخذون المتن ویفسرون ویحررون علیہ الحواشی والشروح، بل کان یفسر ویوضح ویکشف مراد والدہ فی کتبہ العالیۃ، فی ضمن الرسائل والکتب والفتاوی والدروس، کما نری فی اسرار المحبۃ فسر بعض مغلقات سطعات، ولمحات و بدور البازغۃ، والخیر الکثیر، والھوامع، وکذا فی تفسیر آیت النور۔ کشف عن بعض

Marfat.com

معضلات السطعات واللمحات والهمعات، وبعض الكتب الأخر، على داب الحكماء الوا سخين، وكذا فى كتاب دمغ الباطل فسر بعض الحقائق الغامضة لاسيما التى تتعلق بالامكان والتخليق ومسئلة وحدة الوجود والشهود، والصفات التى جمعها الامام ولى الله ح فى التفهيمات والخير الكثير وغيرها، وهذا داب الحكماء الكاملين۔

وكذا كان الامام عبد العزيز يفسر حكمة الولى اللهية فى ضمن فتاواه وتفسيره ومواعظه الحسنة، ولم يكن طريق اسهل واشمل وافق لتقريب الاذهان الى الحكمة الولى اللهية منه۔

وقال امام السياسة والانقلاب مولانا عبيد الله السندهى الديوبندى ح "ان مولانا رفيع الدين ح صنف للخواص فى تشريح فلسفة الامام ولى الله ح۔ اسرار المحبة وتكميل الاذهان ورسائل متفرقة"، ورسالته فى تحقيق حملة العرش يعطى فكرا عاليا۔ ولذا نقل الامام عبد العزيز هذه الرسالة فى تفسيره المسماة بفتح العزيز۔ وقال اورد الاخ صاحب الفضائل ومرجع الكمالات الشيخ رفيع الدين سلمه الله وزاده فى الدنيا والدين فتوحا وبركاتا متواترا ومتواليا فى بعض مصنفاته، ان حملة العرش جماعة حاملة للكمالات الاربعة الالهية اعنى الابداع والخلق والتدبير والتذلى الخ وكذا رسالته فى تفسير اية النور لانظير له"۔

وقال الثقات من المؤرخين ان الشاه عبد العزيز ح واخواه الشاه رفيع الدين ح والشاه عبد القادر ح كانوا من عجائب قدرة الله تعالى۔ اخذ مهم الله لدينه الاسلام واهل ملته البيضاء، وجعلهم مرجعا للخلائق۔ يصيب برحمته من يشاء۔

وترجم الشاه رفيع الدين ح القرآن بترجمة لفظية سهلة عذبة فى الهندية (اى الاردو) وكان العامة يستمدون من ذلك الترجمة ويستفيدون بوساطة ذلك الترجمة من مواعظ الامام عبد العزيز ح (المقدمة فى التاريخ الاجمال لحزب الامام

Marfat.com

ولی اللہ الدھلویؒ)۔

ولاریب ان الشاہ رفیع الدینؒ کان من محققی الامۃ عبقریا ونری من القدم داب العبقریین انھم لم یقتصروا، ولم یکتفوا علی حراسۃ کنز المعارف والعلوم الذی عثروا علیہ، بل اضافوا الیہ ووسعوا وفتحوا طرقا جدیدۃ للبحث والتنقیب۔ وھذہ اسباب التکمیل وبید اللہ التوفیق۔

الباب الاوّل فی المنطق

اورد الشاہ رفیع الدین فی التکمیل المنطق، وقدمہ لان مرتبتہ ومکانہ فی المبادی، ولیس من العلوم المقصودۃ، ولا شک انہ من الفنون المفیدۃ لاسیما فی العلوم العقلیۃ فھو کالمبادی الآلیۃ مثل الصرف والنحو واللغۃ والادب وغیرھا من الفنون الآلیۃ۔

ووضع الشاہ رفیع الدینؒ فی المقدمۃ ابحاثا مفیدۃ واورد فیھا تعریف المنطق وتعریف علم المطلق والکاسب، والموضوع والفائدۃ من المنطق واضاف الیھا بعض الافکار العالیۃ وغیّر فی بعض المواضع تعریفات عامۃ المناطقۃ واصاب فیھا وبعض المباحث فیھا نادرۃ عجیبۃ حتی ان لاتوجد فی کتاب آخر فی المنطق کتعریف الکسب والنظر، وتعریف القضیۃ وکاضافۃ دلالۃ رابعۃ الی الدلالات الثلثۃ اعنی دلالۃ التغطن وغیرھا۔

وباب المنطق صعب مثل باب الامور العامۃ لانہ صنف للفضلاء والکملاء لا للمبتدیین۔ کیف لا وھو تکمیل لاذھان الکملاء۔ واختار المصنف فی ھذا الباب اختصارا بالغا ونحن نستیقن انہ لا یوجد مثل اختصارہ وتھذیبہ فی متن آخر من متون الفنون، وفی بعض المواضع بلغ الاختصار والایجاز الی حد تظن انہ

Marfat.com

الغاز ومعمة، اورمز واشارة، وهذا الاختصار البالغ كان ديدنا للمصنف، وهذا اختصار ان يشرح رسالة برهان العاشقين للسيد محمد الحسنی، وهو اخصر متن بلی معمة ورمز كما بينا فی مقدمة "مجموعة رسائل"۔ وكان يرجح الاختصار التام ويختار الايجاز الاتم فی مقابلة الاطناب والتطوال، فمن سبب وجازة الالفاظ قد يعسر الفهم فی كثير من المواضع على اكثر الاذهان فبنى على ذلك تسهيل الاغلاقات فی بعض المقامات وكتب الحواشی ای المنهيات، ومع هذا لايكفی هذا القدر لفهم هذا الكتاب۔ بل يستدعی التامل الغائر۔ والتفكر الصائب والتعمق البالغ بعد حفظ اصول الفن واستحضار المسائل والضبط التام فی الفن، والتبحر فی العلوم والفنون لايحصل بدونه، وهو بطلب جهدا كثيرا وهمة عالية وذهنا جيدا او عقلا مستفادا من كثرة مزاولة الفنون ومطالعتها الغائرة، وتبقى بعد هذا و ذاك ابحاث غامضة تحتاج الى المعلم والاستاذ يهدی لك سبيل المطالعة وحل الغوامض ويبعد الشبهات من قلبك والشكوك من فهمك لكی يثلج صدرك ويطمئن القلب ويزول الشك والحيرة۔

ولهذا لم يعنف اكابرنا ولم يستنكفوا من المنطق بل استفادوا من ابحاثه المفيدة، واختاروجيده وردوفاسده، ونحن لانقدس المنطق تقديسا بل نعتقد انه فن مفيد اخترعه عقلاء اليونان اولا ثم ترجمه العرب وحققوا ابحاثه واوضحوا شوارده، واضافوا اليه ما سنح لهم، شان كل علم وفن مخترع۔

ع كم ترك الاول للاخر

كما ترى فی تكميل الاذهان كيف اضاف الشاه رفيع الدين فيه اشياء نافعة وابحاثا مفيدة۔

وايضا نحتاج الى المنطق لان ذخيرة العلوم التی دونها اكابرنا فی التفسير

Marfat.com

والاصول والكلام وغيرها، كلها لها صلة تامة بالمنطق فمتى لم نعرف المنطق ولا نتعلم اصوله، كيف يَتَيَسَّر لنا الفائدة من تلك الذخائر العلمية الدقيقة و الحرمان دليل الشقاوة۔

ونرى ان ائمتنا الدهلويين والديوبنديين كلهم كانوا يتعلمون المنطق و لايتحاشونه، ويضيقون فيه ويفسرون المتون ويعلقون الحواشي۔

وكذا المتقدمون من العلماء الكاملين من اكابر الصوفية والاصوليين، والفقهاء المحدثين رح۔

وايضًا اننا نحتاج الى رد مسائل الفلسفة اليونانية والغربية ولا يحصل هذا بغير تعلم المنطق۔

ومن جهة تشحيذ الاذهان الى التعقل ايضا نحتاج الى علم المنطق۔

ونحن في اشد الاحتياج الى حصول المنطق من جهة اننا لا نقتدر على الاستفادة من علوم الامام ولي الله رح وغيره من القدماء، وهذا هو الوجه لتحصيل المنطق ولعل الشاه رفيع الدين رح اورده من هذا الوجه۔ والحق انه من لم يعرف المنطق والكلام والفلسفة لا يقتدر على الاستفادة من مثل كتب الخير الكثير والبدور البازغة والتفهيمات واللمحات وغيرها حق الاستفادة فافهم

وقال شيخنا شيخ المعقول مولانا محمد ابراهيم البلياوي صدر المدرسين اليوم بدار العلوم ديوبند، ان استاذنا ومولانا شيخ الهند رح كان يعتني كثيرا الاعتناء بالمنطق والمعقولات، فقل رغبته بعد زمن فسألناه لم قل رغبتك من المنطق فقال كنا نُعَلِّم المنطق ونستحضره لنستفيد من فهم كلام شيخنا قاسم العلوم الامام محمد قاسم النانوتوي رح (مؤسس معهد العلم والدين في الديوبند، ومجدد العلوم والفنون) فلما توفي رح فَقَلَّ رغبتنا من المنطق" فعلم من هذا ان باعتبار فهم كلام القدماء والاستفادة

Marfat.com

منه اشتد الحاجة الى المنطق، ولاغنى لنا عنه، فمن يخالف المنطق لايبلغ الى الكمال فى هذه الاونة، لان الاذهان قد ضعفت، ولاتبلغ الى كنه العلم الا بالاستفادة من العلوم المدونة لاسيما المنطق فهو سُلَّمٌ الى حصول الاستكمال ليس الا۔

وايضا البصيرة التامة لاتحصل الا باخذ علوم الاوائل والتكمل به، وقال الشيخ ابن سينا كما نقلنا عبارته فى التعارف "المنطق نعم العون على ادراك العلوم كلها" وكذا نقلنا كلام الامام الغزالى رح انه قال "من لم يعرف المنطق فلا ثقة له فى العلوم"۔

فهذا هو الوجه لايراد المنطق وتعلمه واخذ ضوابطه واجرائه فى طريق التعليم والتبليغ۔

ولعل ماقلنا لايخالفه العلماء الثقات، وهم يعلمون مرتبة المنطق من العلوم ومنزلته، وكما اننا نسمن الكلاب ونحفظها ونطعمها، والغرض قتل السبع والصيد، وحراسة المواشى والاراضى والبساتين وغيرها۔ وكذلك نحفظ السماد للحقول، ومثل المنطق مثل السماد، فمتى تلقى السماد فى الاراضى بكثرة ووفرة تعطى لك الارض حاصلها بكثرة ووفرة، الاترى كيف حافظ الصحابة والتابعون ومن بعدهم من ائمة المسلمين اشعار العرب الجاهلين واراجيزهم، وليس المقصود الا فهم كلام الله تعالىٰ وحل لغة القرآن۔

والمنطق وان لم يكن فى نفسه مطلوبا محبوبا فهو واسطة للتكميل فمن هذا الوجه ارتقى واستفاد الشرف اذ صار واسطة ووسيلة لمطلوب عال و مقصود هنيء۔

والدنيا دار تجربة ومشاهدة والفنون والعلوم مادة سيالة، وافكار الانسان ترتب وتدون، وكم من فن لم يكن يعرفه القدماء وهو الآن معروف بين الانام

Marfat.com

واذهانا لا تستبعد ولا تستنكف من اى علم وفن نحتاج اليه - بيد اننا نعتقد ونؤمن ونستيقن ان القرآن والسنة واثار السلف واجتهادات الفقهاء خصوصا الاربعة منهم، ولاسيما اجتهادات الامام الاعظم وصاحبيه تكفى لمصالحنا، وتشفى لغلتنا فى مصاعبنا ومشكلاتنا، ونرجوا الفوز والسعادة بالعمل بها - ونحن مع هذا نستفيد من كل علم وفن قديمًا كان اوجديدا او ليس القدم والحداثة مانع من العلم والفن، فنأخذ الاذهان والابصار من كل فن ما قدر لها وما من علم ولا فن سوى القرآن والسنة والاجماع الا وفيه سقطات واغلاط واشياء ردية ومرجوحة والعصمة بيد الله تعالى

الباب الثانى فى التحصيل

فى سلسلة تدوين العلوم والفنون لتحصيل المجهولات كان طريق التعلم غالبًا على التفكر، ولم يكن له قانونا، فدوّن الامام ولى الله رح لمزاولة الكتب فى التعليم والتعلم قواعد وضوابط واصولا مهمة، ثم اضاف اليها الشاه رفيع الدين رح اشياء مفيدة واصولًا نافعة، وهذا فتح لفن التحصيل، وموضوعه العلوم المدونة من حيث الاستفادة والافادة، وغايته الخوض فى العلوم على بصيرة تامة والصيانة عن سوء الفهم لقاصد العلوم، وتميز اللباب من الذباب، وتبيين اللب من القشر والاقتدار الكامل والمهارة التامة، وتفريق الكامل والناقص من الكتاب والمعلم -

وهذا الفن مشتمل على خمسة اشياء فان الافادة والتعليم يكون للمنكر بالمناظرة، وللمذعن بالتدريس والتلمذ، وهذا بالقول والمشافهة وبالتحرير تصنيفًا ومطالعة، ومقاصد المناظرة والتدريس والتلمذ والمطالعة كثيرة

Marfat.com

اوردها (شاہ رفیع الدین رح) بایجاز حسن واطراد تام۔ وبین الاصول الاساسیۃ و القواعد المہمۃ۔ وشید المبانی المفیدۃ والضوابط التامۃ ماقد سہّلت لطُلّاب المقاصد العالیۃ والاغراض الصحیحۃ الاستفادۃ من العلوم والفنون۔

الباب الثالث فی الامور العامۃ

وھذا الباب یشتمل علی مباحث امور العامۃ وھی التی یکثر استعمالھا فی العلوم لاسیما فی العلوم العقلیۃ، وربما یشتبہ الامر باھمالھا ویختل المراد بصرف النظر عنھا۔

وھی مثل المفھوم باعتبار تحققہ فی الذھن او خارج الذھن وکذا الوجود ومباحثہ الضروریۃ واقسامہ من الوجود الحقیقی والفرضی والوجود الرابطی وغیرہ وکذا مقابلہ العدم۔

والموجود، وفیہ مبحث الممکن والواجب والجواھر والاعراض، والماھیۃ ذاتیۃ او عرضیۃ ولوازم الماھیۃ بسیطۃ ومرکبۃ، ومبحث الجعل البسیط والمرکب والکثرۃ واحکامھا وبحث الوحدۃ کما فی الجزئی الحقیقی والکلی، ووحدۃ الاجناس والانواع ووحدۃ الشخصیۃ واحکامھا۔

ومبحث الموقوف علیہ لانہ قد یکون فی درجۃ لولاہ لامتنع۔ وقد یکون مصححًا لدخول الفاء۔ وبحث المؤثر والاقتضاءات، والعلۃ من الفاعلیۃ و الصوریۃ والمادیۃ والغائیۃ والعلۃ القریبۃ والبعیدۃ والمعدات والعلۃ التامۃ والناقصۃ والعلۃ المستقلۃ والشروط والاسباب والمعلول وتوارد العلل علی المعلول الواحد وتخلف المعلول عن العلۃ وغیرھا۔ ومبحث التقدم و التأخر من الذاتی والزمانی والمکانی والرتبی والتضایف والمعیۃ وغیرھا من

Marfat.com

الابحاث الصعبة المهمة۔

البابُ الرابع فی تطبیق الاٰراء

فی ھٰذا الباب بیان تدوین فن التطبیق وسبب تدوینه وتعریف التطبیق وذکر اصحاب التطبیق وملخص کلام الشاہ الرفیع الدین رح ان الادراکات والاعتقادات الحاصلة فی النفوس المختلفة موجودات حادثة فلا محالة لحدوثها اسباب فاعلة وشروط ومعدات وایضا لها غایات، وجمیع ھٰذہ امور واقعیة، فیامعان النظر یظهران مبادیها الموجبة لها اما مادیة اور وحیة بعضها علویة وبعضها سفلیة، ومنها اضطراریة واختیاریة داخلة فی المدارک وخارجة عنها، فیلوح مستقر کل قول وارتباطه بالواقع کمًّا وکیفًا، فبھذا القدر الاجمالی اذا فکر الانسان یرتفع الاختلاف وتتوافق المذاھب المتشتتة والاراء المتنوعة والافکار المتفرقة وان کان فی تفصیل ھٰذا المرام بعد المھامه تنقطع فیها اعناق المطایا وکل حکم انما یکون بمناسبة صورته الحاصلة۔ وان الاشیاء فی مناسبة بعضها من بعض لیست علی السواء وان الاحاطة بالشئ الواحد من جمیع جھاته ممتنع وانه اذا انکشف الامر من بین النظامات والمواطن والمراتب عند نفاذ البصیرة، یقل النزاع۔

وایضًا الکثرة ینتظمها جھات مختلفة من الوحدة الذاتیة والعرضیة والعموم والخصوص، ونسبة الغیب والشھادة۔ الا ترٰی ان الشجرة شئ واحد ومع ھٰذا ینظر الیها من جھة حصول الالات والجذوع والالواح وغیرھا وابن السبیل من جھة الظل والاستراحة، والفلاح من جھة سقی الماء والحضرة والصفرة۔ والصیدلانی من جھة فوائدھا الطبیة من اجزائها

Marfat.com

مثل اللیف والخشب والورق والزهر والنور والنواۃ، والطبیب ینظر کیف تاثیرھا فی جسم الانسان، والطبیعی من حیث قواھا من الجذب والھضم والامساك والدفع ومن حیث تشریحھا۔ وربما یتعرض لتلك الشجرۃ بانھا من ای صنف۔ ومن حیث بذورھا و فی حالۃ قیامھا وقطعھا ومن حیثیۃ مالکھا ومن حیث مائھا من الروائح والطعوم والالوان، والکیفیات الملموسۃ، فانظر الی الشجرۃ الواحدۃ کیف اختلفت جھاتھا فتفاوت الاعتبارات یتفاوت الاحکام، فاذا غفل صاحب قصد عن صفات اخر وانکرھا، انعقد النزاع وتشتت الاراء وتفرقت الافکار وتخالفت الانظار

واوّل من سبق الی تطبیق الآیات مفسر الامۃ عبد اللہ بن عباس ؓ و الی تطبیق الاحادیث الائمۃ المجتھدون ؒ، وفی اراء المسلمین علاؤ الدولۃ السمنانی ؒ وفی الشریعۃ والفلسفۃ اخوان الصفا۔ وفی اراء الحکماء ابو نصر فارابی والاسلام والھندیۃ دارا شکوہ، وفی الشھودیۃ والوجودیۃ الشیخ المجدد احمد السرھندی والامام ولی اللہ ؒ۔

واوضح الشاہ رفیع الدین ؒ فی ھذا الباب ان طرق حصول العلم ثلاثۃ العقل والنقل والکشف۔ وکل من ھذہ الثلاثۃ اذا یجتمع شروط صحتہ فیکون مطابقا للواقع، فلا تکون متناقضۃ، والعقل اصل طرق اقتناص العلم لا غنی عنہ للکشف والحس والنقل۔

وایضا الناس یتفاوتون فیما بینھم فی العقل والحدس والتجربۃ۔ فیتفاوتون باستحضار المبادی وانتقال اللوازم، والنقل ایضًا یتفاوت روایۃ ودرایۃ، فمن کان اقوی سندًا، واتقی اساتذۃ، واکمل حفظًا وازید شیوخًا وانقد فھمًا فلا محالۃ یتفاوت من غیرہ۔

Marfat.com

والكشف ايضا اذا تم بشروطه ولوازمه يزيل الشك ويفيد، ويتفاوت اصحابه فمنهم من يتمثل له اللطائف الجسمانية والملائكة السفلية والجن و الشياطين، وبعضهم ينكشف له عوالم التجرد۔

والعلوم مختلفة محسوسة ومعقولة، والباحثون عن الحقائق على درجات شتّى۔ المستخرجون للمسائل، والواضعون للعلوم والشارحون، والضاربون كلام بعضهم ببعض وغيرهم۔

كما ان الموت امر طبعى للانسان بانحلال القوى والعناصر والبسائط و المركبات، فكذلك الاختلاف طبعى لعقول البشر والطبائع مختلفة عامة و خاصة، والقوة الحاكمة موجودة فى الطبائع الخاصة، ومحال ان يحيط احد بمدارك الآخر وفوق هذا اختلاف الاستعداد واختلاف الوان خطيرة القدس۔

وخلق الناس على غرائز شتى وهمم مختلفة وعادات متخالفة ولهم مصاحبات واغراض واتفاقات فوضى ولها مدخل فى احداث الآراء والعقائد والافكار و الاختلافات المتفرقة، ومنها تنشعب اصول ترجيح المختلفات وجمع الشتات واختلاف الناس ايضًا امر طبعى، فمن الناس الحديد والبليد والمفرط والمتجرد والعجول والمتأنى والمسامح والفحّاص والمتيقظ والمغفّل والمغلوب والغالب والناظر والمتكاسل ونير العقل ومظلمه، والمعتقد بالشرائع والواهن والمالوف بالرسم ومخالفه واسع الفهم والمنفرد، والتابع والمتفطن، والمحب والمبغض، والمحقق والمقلد، والمنصف والمتعصب، والإمّعة والقادر، والقاصر مستقيم الفهم ومعوجه نقى الباطن وكدره والمنقح والخابط، والجازم والحائر۔

وايضًا من اسباب الاختلاف اختلاف احوال الشئ فى نفسه فقد يكون الشئ علة تامة لشئ ناقصة للآخر ويكون الشئ واجب الاجتماع مع الآخر على

Marfat.com

تقدیر، ومدتنع الاجتماع علی تقدیر اخر، وکذا اختلاف المواطن یکون باعثًا و مورثًا للاختلاف، یکون الشئ جوهرًا فی موطن وعرضًا فی اخر، حیوانًا فی المثال جمادًا فی الشهادة، شقیًا فی موطن وسعیدًا فی اخر، قدیمًا فی ظرف وحادثًا فی ظرف اخر، ولاشك ان احکام احد الوجهین تباین احکام الأخر فمتی اعتنی احد بوجه والأخر بوجه اخر انعقد الالتباس وسع حریم النزاع وقام الاختلاف، فافهم

وایضًا من اسباب الاختلاف اختلاف التعبیرات وهو من اهم الاسباب۔

وذکر حجة الاسلام فی "فیصل التفرقة" ان للشئ وجودًا فی نفسه ووجودا فی الحس کالشمس تری رغیفًا، ووجودًا فی الخیال کطیف النائم ووجودًا فی العقل ورجودًا تشبیهًا۔

وایضًا الجرح اما فی اطراف الحکم او فی نفسه او فی حیثیته او فی سورة او ما فی قوته۔

وکذا وجوه الترجیح متنوعة متفرقة لاسباب شتّٰی۔

ثم فی اخر الکتاب اورد الشاه رفیع الدین رح امثلة التطبیق توضیحًا للمرام للواهم وتمرینا للفاهم کاثبات الجزء ونفیه والمکان والزمان والوجود والشهود والنبوة والولایة، والخرق والالتیام وکائنات الجو واصحاب الشرائع وحرکة الارض وسکونها وغیر ذلك ــــ واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر العبید عبد الحمید السواتی

الخادم للمدرسة نصرة العلوم۔ غوجرانواله (الپاکستان الغربی)

یوم الاربعاء ۱۳ رمضان المبارك سنه ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

البَابُ الأَوَّل

فى

المنطق

Marfat.com

مباحث

مقدمة فی المبادی، ومقصد التصورات - التعریفات، ومقصد التصدیقات - مبحث الحملیات والموجهات، والشرطیات، احکام الحملیات والشرطیات، الحجة - القیاس الاقترانی والحملی والاستثنائی، ومواد الحجة - الصناعات الخمسة - البرهان والجدل والخطابة والشعر - والمغالطة، ومعرفة وجوه الغلط - والخاتمه فی تدوین المسائل والموضوعات والمبادی والمقاصد -

السوانی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ربّ يسّر، ووفّق لی باتمامها

الحمد لله الهادی القریب المجیب، والصّلوٰة (والسّلام)[1] علیٰ نبیّه محمّد الخاتم الحبیب وعلیٰ اله وصحبه حماة الحق من مرشد[2] و مصیب[3]،

فیقول محمد رفیع الدین المنیب، هٰذا تکمیل لضاعة الاذهان یعجب اللبیب، موجز مربع التبویب - رب هب له من القبول والنفع اوفر نصیب، (وثقتی بربّی[4] الحسیب)

الباب الاوّل فی المنطق

(أ)[5] مقدّمة[6] ——— العلم الکاسب[7] للخبر من عنا تصدیق

(۱) "والسلام" من "ر" ولهذا وضعناه بین القوسین ۱۲

(۲) ای مکمل ۱۲ منه

(۳) ای مصیب ۱۲ منه

(۴) من "ر" ۱۲

(۵) ای الاول من الابحاث ۱۲

(۶) فیه سبعة مباحث ۱۲ منه

(۷) وفی "ن" الصوری ای العلم الحصولی الذی یکون بواسطة الصورة ۱۲ منه

(۷) مامن شانه ان یکتسب شیءٌ استقلالاً اوجزءً اوجزءَ جزءٍ وبواسطة اوبلا واسطة، فیدخل فیه المعانی العرضیة والجزئیات الحادثة ۱۲ منه

Marfat.com

وبغيره تصور وكل ضرورة بديهي بلا نظرٍ جليًا ومشاهدًا ومتعلّمًا، ومكتسب به عن مثله، وهو عملٌ[2] بمعلومٍ لتحصيلِ مجهولٍ

---

(۱) ای التصور عن التصور والتصدیق عن التصدیق ۱۲ منه

(۲) قوله وهو عمل بمعلوم الخ تعریف النظر بالترتیب قاصر، فانه یدل علی الحرکة الثانیة فقط، والنظر یتحقق بالحرکة الاولیٰ ایضا، وایضًا یخرج عنه التعریف بالمفرد، فیحتاج الیٰ تکلفاتٍ، وتعریفه بحرکة النفس فی المعقولات لتحصیل المجهولات عودًا الیٰ بدء کما ذکره المحقق التفتازانی رح فی "تهذیب الکلام" ایضا قاصر فانه تعریف بمجموع الحرکتین، والنظری قد یکون بواحدة منها، وتعریفه بملاحظة المعقول لتحصیل المجهول کما ذکره فی "تهذیب المنطق" ایضًا قاصر لصدقه علی مجرد توجه الاستحضار وقبل المراتب الثلاثة، اعنی الاحضار والجمع والترتیب، ومجرده لیس بنظر، فاختار المصنف هذا التعریف "ای عمل بمعلوم"، فکل عمل یقع لتحصیل المجهول داخل فی النظر ولو کفیٰ واحد من الثلاثة حصلت حقیقة النظر، وعرف التدریج والحرکة التی هی معتبرة فی حقیقة النظر بالاتفاق، من لفظ العمل فان العمل یقال للحرکة وهی بالتدریج ۱۲ منه

(۲) قوله وهو عمل بمعلوم الخ اعلم ان لفظ النظر یطلق علیٰ شیئین، نفس الفعل وهو المعنی المصدری، والمرتب علیٰ ذلک وهو الحاصل بالمصدر، والمراد من النظر فی تعریف النظری اثباتًا وفی تعریف البدیهی نفیا المعنی المصدری، وفی موضوع المنطق المعنی الثانی، وهو الهیئة المترتبة بعد هذا العمل۔ فقیل المعانی المصدریة کلها بدیهیة فما الحاجة الی التعریف، والجواب ان المصدریة مفهوم وحقیقة، ومفهوم المصدر وان کان بدیهیًا ولکن

Marfat.com

بِاَحضَارِ[1] مخزونٍ وجمعٍ وترتيبٍ للمبادى، فَانتِقَالٍ[2] الى المطلوب۔

حقيقتہٗ لا يجب ان تكون بديهية على الاطلاق، والمراد ھٰھنا حقيقة النظر، وبيان ذٰلك ان الهيئة الحاصلة للفاعل فى الخارج ھو الحاصل بالمصدر، فاذا ضم اليها معنى الايقاع او الكون صار معنى مصدريًا۔ فمعنى الايقاع او الكون دائمًا يكون بديهيا، واما تلك الحقيقة فقد تكون بديهيةً وقد تكون نظريةً۔ فالقائل بكون جميع المصادر بديهية نظر الى معنى الايقاع والكون، والقائل بالتفصيل نظر الى تلك الحقيقة الخارجية نعم بعض المصادر لا يوجد فيها حقيقة خارجية فيوضع امر ذهنى سوى ھٰذين القيدين، الايقاع والكون، مقام ذٰلك الامر الخارجى، ويضم ھٰذان القيدان اليه فيحصل معنى مصدرى ذھنا۔ فافهم۔ وبھٰذا يظهر ان من قال المصدر ھيئة غير قارة، وھو فعل او انفعال۔ اراد تشبيه ھٰذا الفعل او الانفعال بالمقولتين، والا فكثير من المصادر يكون وضعيًا وكونًا على صفة من غير اعتبار تاثيرٍ تجددي۔ فھٰذا من قبيل المسامحة۔ ومما يفيد ان الحمل فى المصادر انما يكون باعتبار الامر الذى ھو الحاصل بالمصدر۔ فرب معنى يكون ذاتيًا لذالك الحاصل، ورب معنى يكون عرضيًا فيحصل فى المصادر الكليات الخمس كما تقول "القتل ظلم" و"الصلوٰة عبادة" فمن قال كل مصدر حمل على مصدر فھو ذاتى، ليس بشىء ولا يعتد به اصلًا ۱۲ منه

(۱) وفى "ر" بتوجه الى مخزون جمع فاحضار وترتيب ۱۲

(۲) بالجر عطف على احضار ۱۲ منه

Marfat.com

(ب[1]) ويخطئ مادة وصورة لتناقض الاسماء وعاصمة المنطق فموضوعه[2]

---

(۱) فی "س" ای الثانی ۱۲

(۲) قوله فموضوعه النظر. قال المتقدمون موضوع المنطق "المعقولات الثانية" ومن البين ان كل معقول ثانٍ ليس يبحث عنه فی المنطق بل ما له دخل فی الايصال ويترتب عليه ذلك الايصال - وقيل ان الموصل الى المجهولات كما تكون "المعقولات الثانية" تكون "المعقولات الاولى".

قال المتاخرون موضوعه "المعلومات التصورية والتصديقية" وهی ايضا علی اطلاقها سواء اريد مفهوم هذين اللفظين او افرادهما ليست بموضوع المنطق، فان كل احد يعلم ان موضوع المنطق ليس الانسان والفرس بل المعتبر "المعقولات" مطلقا اولية كانت او ثانوية تصورية كانت او تصديقية باعتبار الايصال، فكان هذا اللفظ مركبا، فاخذنا بازاءه لفظا واحدا مفردا، هو النظر، فان النظر انما هو المعقولات الموصلة فدخل الايصال فی موضوع المنطق فی لفظ واحد من غير تركيب وتقييد. ثم ان الموصل قسمان فزعم "المتاخرون" ان موضوعهما المعرف والحجة، فصار موضوع المنطق امرين فاخترنا لفظا واحدا جامعا لهما حتى صار موضوعه شيئا واحدا - والمعقولات الاولى اذا ترتب علی هيئة موصلة كانت هذه الهيئة عارضة لتلك المعقولات، فكانت معقولة ثانية فصح قول القدماء ان موضوعه "المعقولات الثانية" فبهذا اللفظ انطبق المذهبان ايضا.

ثم لابد للموضوع من حيثية يحسبها يرجع محمولات المسائل الى موضوع اللفظ، فقالوا هی الايصال بلا واسطة او بواسطة قريبة كالقضايا او بعيدة كاطراف القضايا، فتركناها اذ لا تتاقيده بما يعرف به الايصال

Marfat.com

النظر[1] بم يعرف[2] صحته وفساده، ويكفيه الفطرة قصداً الا ضمنا، فحسن تدوينه وتعلمه، ورعايته لتفاوت العقول[3]۔

(ج) دلالة[4] اللفظ على ما وضع له مطابقة، وعلى جزءه تضمن، وعلى

الذى هو اثر النظر الصحيح، وهذا الذى يعرف به قد يكون احوال الاجزاء واحكام الاجزاء وقد يكون انواع الهيئة الموصولة باعتبار الصور كالاشكال واحوال الهيئة الموصولة والاجزاء باعتبار كيفية ايصالها بالجزم او الظن او التخييل او التخبيط، فباعتبار هذا القيد دخل جميع مسائل المنطق فى هذه الحيثية، وما كان يدخل فى تلك الحيثية مباحث الصناعات الخمس والنقائض والعكوس، فانها ليست اجزاء الحجة، وانما هى احوال الاجزاء ۱۲ منه

(۱) النظر كالعلم والعقل يطلق على المصدر والمفعول، والموضوع هو الثانى، و المعرف سابقاً هو الاول ۲ منه

(۲) اى من حيث يعرف به صحته وفساده وذلك من وجهين، احدهما ان اى طريق موصل واى طريق غير موصل۔ والثانى ان يعرف ان ايصال الطريق الموصلة كيف يعرف وبماذا يعرف كمباحث العكوس والنقائض ۱۲ منه

(۳) اعترض بان الحاجة الى المنطق ۱۲ منه

(۴) قوله دلالة اللفظ،

اس تنبیہ کی عبارت ہم نے اگلے صفحہ پر بعینہ اور بجنسہ درج کر دی ہے۔ اس کا کچھ حصہ دیمک خوردہ تھا اور افسوس کہ کسی دوسرے نسخہ میں یہ تنبیہ موجود نہیں تھا۔ کرم خوردہ حروف کو نقطوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

سواتی

Marfat.com

الخارج للزوم فهمه التزام، وللمرجح اخر تقطن، ومنه المستنبط
ومقصد اللغز، والمعمّى،

وتلزم الثلاثة فقط، ولا يخلو شئ عن معنى تقطّنى[1]، وتكون
لا بلفظ، وبطبع، وعقل، ودلائل النجوم، والرمل عقلية خفية
بدأً، وضعية بقاءً[2]، والاسباب[3] العادية عقلية ظنية۔

---

(۴) قوله دلالة اللفظ،

اهل العربية شرعيه . . . . . .
الدلالة القصدية . . . . . .
المعنى فهم الجزء فى . . . . . .
الموضوع له خارج . . . . . .
اهل المنطق اشترط . . . . . .
خرج عندهم الخارج . . . . . .
من تصور المعنى تصوره . . . . . .
المفهوم بالتبع خارجاً عن المقسم . . . . . .
بقى التقسيمين حاصرين . . . . . .
هذا القسم من المقسم والتقسيم . . . . . .
ان اسقطوه من الاعتبار كان كما صحيحاً ولكن كذلك فانهم كثيراً ما يستعملونه
ويبنون عليه فاخراجه عن المقسم سقيم فاختار المصنف تقسيم الدلالة بكون
الشئ بحيث يفهم منه شئ آخر بلا اعتبار القصد ولا اعتبار اللزوم وجعل
الخارج اللازم سواء كان لزوماً ما وغير اللازم منه فان
التقطن انما هو فى فهم مثل هذا ۱۲ منه

(۱) مثلا التركيب للمركب، والبساطة للبسيط، والوحدة للواحد، والكثرة للكثير، وكل هذا بالقرينة ۱۲

(۲) اى استعمالاً ۱۲ منه

(۳) عطف على النجوم والرمل ۱۲ منه

Marfat.com

(د) ان دُلَّ بجزئه فمركب وقول آن تامًّا بالاسناد فذ وصدق وكذب بالذات، خبر وقضية، اجزاء[1]، وتعليقا[2]، وترديدا[3]، وغيره انشاءً طلبًا، ومنه الامر والنهى والاستفهام والنداء - وتنبيهًا ومنه القسم والعرض والمدح والذم والتعجب والقسم والعقود ونحوها -

وان ناقصًا بدونه فمن مستقلين، تقييدى اضافة و توصيفًا، وكذا التعلق والنسبة[4]، والثنيا، ومن غيرهما او مختلفين[5] غيره، والا فمفرد فالمستقل حدثا مع مضى او حضور او استقبال للنسبة كلمة لازمة ومتعدية[6]، اربعة اقساه، وناقصة[7] المصادر وتسند ابدًا، وغيره اسم موصّل لاينفرد، ومنه الضمير المتصل والموصول، ولازم الاضافة، وغيره ينفرد، ومنه حدث وجامد، ومشتق ويسند اليه، وبه، ولغيره فقط اداة ليست للاسناد زمانية كقد، ولم، وسوف، ولن، وغيرها، وتدخل مفردًا، اوخبرًا، اوانشاءً اوجميعًا، اوتنوب عن جملةٍ -

---

(١) فى الحمليات ١٢

(٢) فى الشرطيات المتصلة ١٢

(٣) فى "ل" و"ر" وتترديدًا ونحوه ١٢

(٤) نسبة الفعل الى الفاعل ١٢

(٥) من "ل" وليس فى "ر" ولا فى الخطية ١٢

(٦) اى متعدية الى مفعول واحد، والى مفعولين اولهما غير الثانى نحو اعطيت زيدًا درهما، اوعين الثانى كعلمت زيدًا قائمًا، او الى ثلاثة مفاعيل كعلمت زيدًا عمرًا فاضلًا ١٢ منه

(٧) فى "ل" ناقصة بمصادرها ١٢

Marfat.com

(ه) المفرد فيما وضع له حقيقة، فيوضع لشخص علم ولاشتخاص معنى
الى، ومنه الحرف، والفعل، والضمير، والمبهم، ونحوه، ولشائع كلى
ومشترك معنوى، ومنه الجنس، والجمع، واسمهما[1] والمستغرق ومستوى[2]
الافراد فيه متواط، ومختلفها بكمال، وعلية، واولوية، واضدادها
مشكك، وتباين[3] فى الالى اطلاقا، لاحملا، وبامر[4] مبتدء مشترك
لفظى، ومتفرعا[5] مناسب، منقول شرعى او اصطلاحى او عرفى ولاله[6]
مر تجل.

وفى غيره[7] بعلاقة وقرينة مجاز، استعارة، ومرسل، والكناية
دائرة بينهما[8]، والاحكمى الوضع اوغلط، وذا فى المركب باجزاءه
وهيئته، ولا اثنين من وضع وتجوز فى نطق[10] سيما الموحد المثبت،
نعم قد يستخدم، ويوهم، ويحتاط، ويردد، ويغلب، ويعمان الاخر،

---

(١) اى الجنس والجمع، وعلم الجنس ههنا داخل فى اسم الجنس ١٢ منه

(٢) فى "ر" فالمستوى فى افراده ١٢

(٣) اى التشكيك ١٢ منه

(٤) فى "ل" بالخر (اى باعتبار وضع اخر ١٢ منه) وفى "ر" وباوضاع مبتدأة ١٢

(٥) فى "ر" متفرعة وفى "ل" متفرع ١٢

(٦) فى "ر" ولاله ولغيره ١٢

(٧) اى غير ما وضع له ١٢ منه

(٨) اى بين الحقيقة والمجاز ١٢ منه

(٩) اى وان لم يكن بعلاقة وقرينة ١٢ منه

(١٠) وفى "ل" نطق بالوحد ١٢

Marfat.com

ومنه التاويل بالمسمّى، وصح نقل وتجوز عن اخر بوجهين - وما وضعت لواحدٍ مترادفة، وإذ ليس فى الحد والمحدود قليس فى مفرد ومركب -

(و) والمشتق الصفة يدل اجمالًا دفعيًا على مطلق ذات انتسب اليها ماخذه بوجه - ويعنون بها عن جنسٍ - فالبياض لون ابيض، والحلاوة طعم حلو، والخط مقدار طويل، والنسبة متعلقة بالطرفين -

او مبدءه[٢] الاقرب الذى لا يباين ذات الاثر كالحار الغريزى، والناطقة للنفس البشرية، والحساس المتحرك بالارادة للنفس الحيوانية، او القابل الاول بالذات محلية كالاسود والابيض او ذات متوهمة لاجزاء[٣] الصفات كمحمولات الايجاب والسلب، فظن اتحاده[٤] بالمبدء وخصوص الذات وابهامها والحدث، و النسبة فقط - ولا يجتمع فى واحدٍ - وفى احدها صح منكرًا ومعرفًا[٥] ومستغرقًا -

(ز) الوضع يعم بالموضوع كالصيغ والتراكيب وهو النوعى، او بالعنوان كانا، وذا، وهو الوضع العام للموضوع له الخاص، او الموضوع له كالانسان ويجب ذا فى الاول، كتكثره فى الثانى، ويخص بها ويكون

---

(١) فى "ر" و ١٢

(٢) فى "ل" مبدئية ١٢

(٣) تفرض للاجزاء كالصفات المحمولة ايجابًا وسلبًا ١٢

(٤) اى المشتق ١٢ منه

(٥) وفى "ل" ومعرفا ومعهودًا ١٢

Marfat.com

حکمیًا بالسکوت لتصرف مفهم بخلافه کالترخیم والاتباع ونقل
لغة الغیر وبعض حکایة الاصوات، وجُلّه[1] نوعی، واللغات توارثت
علیه، ولعل التجوّز[2] منه وقیل من الوضع النوعی، فالمعانی المجازیة
بحسبه مطابقیة۔

مقصد التصوّرات

المفردات

(۱) المفهوم ان ابی تصور لا تکثره بجزئی حقیقی، والا فکلی، عدم افرادہ
وامتنعت اولا، او وجد واحد فمجاز غیرہ، اولا، اوکثیر فتناهی اولا،
والفرد الحقیقی ذات تردها المعانی، والفرضی حصة ضم الیها
قید او هذیة، وانما تصادقها وعدمه بعنوانیتها، فاللاشئ واللا
ممکن العام، واجتماع النقیضین، وارتفاعهما متصادقة، و
الجوهر الفرد والخلاء، او شریك الباری، وجسم متعدد الاحیاز
معًا متبائنة، ومثل الخمسة الزوج بلا ضرب، والانسان الفرس
بلا مسخ، وان کان کلیا حقیقیًا بفرض هذیات فیه، فتصادق
عنوانیتها مقید بالاختراع[3] لا مطلقًا، لان کل قید غیر معنی

---

(۱) ای اکثرہ ۱۲ منہ

(۲) وفی "ل" التجوز وعلائقه ۱۲

(۳) فی "س" بالمخترع ۱۲

Marfat.com

المطلق، فصدق مقيده لا يستلزم صدق مطلقه[1]، والمندرج تحت غيره جزئي اضافي له، والحقيقي يحمل على نفسه، وعلى الكلي الذي رءيته بالامس منكشفًا بالمغرب، والذي لا اعظم واضوء منه في الفلك، هي هذه ـ

(ب) الكليان ان لم يفترقا فمتساويان كنقيضيهما، والا فاما واحدٌ فاعم واخص مطلقًا بعكس نقيضيهما، وفي نقائض المعاني الشاملة بالافراد الفرضية، والحمل الذاتي فقط ـ

او هما متبائنان جزئيًا كنقيضيهما، فان اجتمعا فاعم و اخص من وجهٍ، والا فمتبائنان كليًا، ويباين احد المتساويين والاخص مطلقًا نقيض الآخر، ويساويه مباينٌ لا واسطة بينهما[2]، ويخص عنه ذو الواسطة[3] مطلقًا، والاعمان[4] من وجهٍ وتعتبر صدقًا[5] على الفرد، او المفهوم، فتختلف، دخولًا وعروضًا، او تحققًا بقي او مع[6] او مفهومًا بالشركة في الذاتيات وعدمها، والاختلاف في الاعتباريات اظهر،

(ج) الكلي ان كان حقيقة الافراد، فنوع، او جزء غير مشترك فمفصل قريب،

---

(١) في "ر" فاحفظه ١٢

(٢) اي بين ذلك المباين الآخر ١٢ منه

(٣) اي مباين ذو الواسطة ١٢ منه

(٤) اي الاعم مطلقًا ومن وجه يخصهان من الآخر ١٢ منه

(٥) اي النسب الاربع ١٢ منه

(٦) في "ر" و ١٢

Marfat.com

او مشترکا غیر تام، فبعید، او تامًا فی کل مشارك فجنس قریب، او بعض فقط فبعید، وهی ذاتیات منع التشکیك فیها ولم یتم، او خارجًا عنها فمقولًا علی واحدة خاصة، وعلی شتی عرض عام، شملا اولا، وهما عرضیان۔

(د) تلك منطقیة ومعروضها بالفعل عقلی، وهو الصورة العقلیة المعبرة بالمجموع، ولا یوجد ان، وبالقوة طبیعی، یوخذ بشرط شئ شخصًا، او فردًا، او حصة، ولا شئ من بعض العوارض، او کلها، ولا بشرط وقد یوجد بفرد، فمع الاطلاق شئ مطلق، ینتفی بانتفاء جمیع الافراد، ولا معه مطلق شئ ینتفی بفرد۔

(ه) المقول فی جواب ما هو تمام الماهیة فمختصًا بها الحد التام، و مشترکا فی مختلفها الجنس، ومعًا فی متفقها النوع الحقیقی، وکل معنی لحصصه نوع، واخص المقولین نوع اضافی للاخر، وهو جنسه وهو اعم من الحقیقی من وجه کالانسان والحیوان، وابسائط فان ترتبًا، فعالٍ، وسافل، ومتوسط، وجنس الاجناس اعلاها ونوع الانواع اسفلها، والافمفرد۔

(و) والجنس ابهام عقلی یتحصل بالفعل فیلاحظ قوامًا، وقیدًا او علة لحصة ویقال علی النوع فی جواب ای شئ هو فی ذاته، ویقسم الاعم، ویقوم المساوی، والاخص، فمقوم العالی مقوم للسافل ولا عکس، والمقسم عکسه، ولا تتداخل مرتباته، ولا یتعدد فی مرتبة، وقیل لا یقوم ولا یقسم اثنین فیهما، ولا یتعاکس مع الجنس، وهما فی المرکب المتداخل

---

(۱) ای الفصل الجنس الاعم ۱۲ منه

Marfat.com

الاجزاء من مادته، وصورته، والفرق بشرط لا، ولا بشرط۔

(ز) العرضی ان ابی الانفکاک عن المعروض فعرض لازم للماهیة، او للوجود العینی مطلقًا او معینًا، او للذهنی، وبین اخص ان لزمها فهما، واعم ان لم یحتج لزومه الی وسط، اوغیر بین بخلافهما، واللازم اعم منه، کالجزء للکل، والمعلول للعلة، والملکة للعدم، والمتضایفین وموجبه اللازم او الملزوم، اوثالث، والافمفارق دام، اوزال بسرعة او بطوء، وهو اعم من العرض من وجهٍ، لتصادقهما فی مثل العناصر اربعة، والماء ذراع، وتفارقهما فی کل من الحیوان والناطق للاخر، وفی السواد للسوادات۔

التعریفات

(ا) کاسب التصور المعرف، وهو القول الشارح، وهو المقول تصویرًا اجلی، فتفسیرًا لفظی، وتحصیلًا حقیقی، فالمساوی جمعًا ومنعًا واف، وهو بالفصل القریب حد، وبالخاصة الشاملة رسم، ولو مرکبة، و نسبة الی علةٍ، وبالجنس القریب تام، وبدونه ناقص، وغیره قاصر کالاعم الذاتی، فالعرضی تناولًا، والاخص تمثیلًا، والمباین تنظیرًا۔

(ب) یقید اجزاءه توصیفًا ویقدم الاعم، ویحترز عن الاخفی، والمساوی معرفةً، والاعم والاخص مطابقةً، والمخل بالفهم لدورٍ، اوغرابةٍ، او اشتباهٍ بلا قرینةٍ،

(ج) النوع یدخل فی حد الصنف، والعرض العام فی الرسم جنسًا فی

---

(۱) اکتفی به عن نقیضه وهو الجهالة ۱۲ منه

Marfat.com

الصناعيات لشبهة، اوشبهه به، او بالفصل البعيد، اوجزء خاصة
مركبة فى غيرها، وتام الحد يتعدد اجمالًا وتفصيلًا، وهما[1] المندرج[2]
فى جواب ماهو، والواقع فى طريقه، ويكون بجملة الاجزاء الخارجية
المعدان عناصر ممتزجة، وصورة حافظة، والحيوان روح وجسم،
ويحد المركب لا البسيط، ويحد بهما، وتركيب اجزاء متداخلة و
متبائنة، متلازمان ذهنًا وخارجًا

(د) مفهوم الشئ عنوان امتيازه وبه الطرد والعكس، ويطلب بما الشارحة
للاسم المقدمة على الهلية البسيطة، وقد يكون له حقيقة لها الجعل
والمعروضية[3]، وبها قوام الاشخاص، وتطلب بما الحقيقية المتاخرة
عنها، قطعًا المتقدمة على المركبة غالبًا، وتميز ذاتياته سهل
بفحص ماوضع له الاسم اولًا، وذاتياتها عسير، ولها احكام لايدخل
العدمى فى الوجودى، والاضافى، والاعتبارى فى الحقيقى وفرد مقولة
فى غيرها، والمختلف عن شئ فى الموضوع، اوالظرف، اوالمرتبة فيه، و
منه لواحق الحكاية والغير البين والمعلل له وبه. وعند المشائية
العرض فى الجوهر، والمشكك فى المختلفات الان يراد مبداء
شئ منها۔

---

(١) اى اجزاء الحد المذكورة صريحًا وهو المراد بالتفصيل، اوضمنا وهو المراد
بالاجمال ١٢ منه

(٢) هذا الف ونشر مرتب، فالمذكور اجمالًا مندرج فى جواب ماهو والمذكور
تفصيلًا واقع فى طريق ماهو ١٢ ن

(٣) فى بعض النسخ المعروضة ١٢

Marfat.com

(هـ) المحسوسات بالذات والحاضرات فى النفس والمنتزعات بد يهية الكنه، وتطلب حدود مركباتها تعليلاً لاحكامها المرتبة، والغائيات[1] الصرفة جسمانية ومفارقة، انما تعرف بحدود اسمية او حقيقية حسبما يعطيه القسمة والضرورة العقليتان، ثم يجب انقلابها الى صور مجملة، والا امتنع الاكتساب بها فالاجناس والانواع منهما تعرف باسامى مفردة او مركبة بازاء ذوات الافراد متفاوتة فى الابهام والفصول قد اهملها الواضع فتضطر فى الكناية عنها الى عوارض مختصة تقصد مبادیها، فهى دائرة بين رسوم صريحة وحدود كنائية[2]، ولكن العارض انما يشرح جهة دون جهة فبمعرفة كثرتها لاسيما الاولية منها تتم معرفتها وربما لا يعرف الا جهة او سلب، وللمحسوسات[3] سات بالعرض صورتان مجملة تبتدئ[4] من الحس، ومفصلة تنشأ من العقل يجب طباقهما امنًا من الغلط واحق[5] حدودها ما يعطى الاجزاء المطابقة والمتجاورة معًا قابلة لجملة اثارها.

وانما تباين ذلك بالذاتيات مع العلل الاربع القريبة فان تباينت الاجزاء متشاركة او قليلة يرجى حدها، والا فغايتها الرسم فيما دام الوجود مرأى والحمل تصويرًا فهى معرفات، والا فاحكام برهانية

---

(١) فى "ط" والغائبات ١٢

(٢) فى "ل" كناية ١٢

(٣) فى "ر" والسلب والمحسوسات بالعرض ١٢

(٤) وفى "ن" تبدأ ١٢

(٥) وفى "ن" وحق حدودها ١٢

Marfat.com

فاتحد مالهما فى تكمل المعقول ۔

(و) الفرق بين الحمل التصورى والتصديقى، ان الاول تشخيص صورة موضوع مجهول بمحمول، معلوم لتحصل صورة واحدة فى الذهن والثانى ضم صورة موضوع معلوم بمحمول معلوم لتحصل صورة تغايرهما فى الواقع

(ز) اجزاء الحد متغايرة الحقيقة، والوضع يؤدى تركيبها للا لمعى بخلع الالفاظ الى وحدة ترددها المعانى، وللعاطى كاشارة الى بيت او مثل فتحكى وحدة للمحدود بسيطة تحللها العقل الى اجزاء مطابقة[1] وتميز اجزاءه اما ذاتا فالجنس سنخ الشئ، اذا ضم اليه امر لم يحصل غيره بل يرتقى متحصلا حتى لا يبقى فيه الا ابهام الاشارة ۔

والفصل بسيط لا يندرج فى تلك المقولة للمخلف، ولا فى غيرها للتباين، واحد لا يقوم الا حصة من الجنس، فهما عرضيان اوليان عام وخاص، غير شامل، واما[2] وجودا فاما بوحدة صرفة كمقدار او سطح، او ذات جهات كالعاقل الحى المغتذى بكمال ونقص للانسان كمراتب التشكيك او بكثرة كالهيولى والصورتين للجسم، والنفس والبدن للحيوان فحين انقلاب الافراد لا يبقى حصة الجنس اصلا او يبقى ذهنا فقط، او عينا ايضا، ويتعمل[3] الذهن للحمل والاتحاد فى الاجزاء

---

(۱) فى "ن" متطابقة ۱۲

(۲) واما وجودا فاما بكمال ونقص كمراتب التشكيك او بوحدة صرفة كمقدار وسطح، او ذات جهات (وفى "ر" او بذات جهات) كالعاقل الحى المغتذى للانسان، او بكثرة كالهيولى والصورة للجسم، والنفس والبدن للحيوان ۱۲

(۳) فى "ن" ويتعمل ۱۲

Marfat.com

وامتيازالمصداق فى الاوّلين، ويبادر بهما فى الثانى، واجزاء الرسم اماذاتًا، فان اقيم العارض مقام الذاتى مالم يتبيّن[1] فهو[2] عنوان الماهية، والاقسمة الافراد فقط، واما وجودًا فماخوذ من انضمامى او انتزاعى، مقيسًا الى جزء، اوخارج معقولٍ، اوموجودًا، اوخاليًا عنهما كالاضافات والسلوب،

مقصد التّصديقات

القضية قول حاكٍ عن الواقع ايجابًا او سلبًا، وان هو لايسعهما فلاحكاية صدقًا وكذبًا الا بمعين جزمًا اوظنًا، فلاشبرق الشك[3]، نعم تختلف التراكيب ملفوظًا ومعقولًا، وهذا الكلام كاذب مرادًا نفسه مصرّحًا او مضمرًا بعد تسليم صورة له بطرح الالفاظ كاذب، وكذا الكذب كما لايستلزم الصدق بلاحكاية مثل هذا الجدار كاذب، فكذا بلا واقع كهذا القول. فما صحت بمفردين حملية من موضوع ومحمول وما لا شرطية من مقدم وتال يصلهما رابطة۔

(ا) بذكر الرابطة زمانية وغيرها ثلاثية، وبحذفها ثنائية۔

(ب) بتضمن طرفها سلبا المفرد معدولة والنسبة سالبته وبدونه محصلة

---

(١) فى "ر" يتعين ١٢

(٢) فى "ر" الاول مس وساد رسما فى الثانى اجزاء الرسم ١٢

(٣) فى "ر" شاك ١٢

Marfat.com

موجبة بسيطة سالبة[1]،

(ج) الحمل اتحاد المتغايرين ذهناً، ظرف من الواقع فحقيقة الموضوع حقيقة المحمول اولا، ولا يحفيه العنوان، وحقيقة فرده شخصي او طبعي، وعكسه محرف، وذرده شائع متعارف فعقد الوضع بالفعل، والحمل اتحاد، ومحمل الذاتيات ذاتي، والعرضيات عرضي وذا مواطاة بلا واسطة، ومنها تجوز وبواسطتها للملابس اشتقاق، وللمباين تركيب بذو، وله، وفيه -

(د) ذات الموضوع مصداق الايجاب، فاوجبوا وجوده، وطرف الحكم ولو لوجهٍ وتصوره شرطه ووجوده عندنا تبع المحمول كالانضمامي والمنتزع من العين، وعدم الملكة، وصدق السلب بسيطاً، و عدولياً، والامكان ولوازم الماهية لايستلزمه، ويختلف الذاتي طبيعياً، ومتعارفاً، فان استلزمه فحكم على محقق فقط، فخارجية او مقدر فحقيقية، والافعلى خصوص الوجود الذهني ذهنية محققة كالمعقولات الثانية، او مقدرة كالممتنعات والفرضيات، و لاعليه بنية كلوازم الماهية -

(ه) مشخص الموضوع شخصية، وكليه بنفسه فقط طبيعته، وبافراده مبنية الكل، والبعض محصورة، ومسورة كلية اوجزئية، والمبين

---

(١) بتضمن طرفها سلباً لمفرد معدولة النسبة سالبة البتة وبدونه محصلة موجبة بسيطة سالبة ١٢

(٢) طرف الحكم وتصوره او بوجه شرطه، ووجوده عندنا تبع المحمول الخ ١٢

Marfat.com

سور، نحوكل، ولاشئ، وبعض، وليس بعض، وغيرها مهملة المتاخرين
وتلازم الجزئية، ومطلقًا[1] مهملة القدماء،

(و) بذكر كيفية النسبة، موجهة، وهى مادة حكايتها جهة، وهى ضرورة وفعلية، وامكان. ومن كل دائم للذات ووصفى ووقتى ومنتشر ويعتبر الوصف فى الاولى شرطًا، وفى الاوليين مدة و فى الاخريين[2] حينا فتسمى ضرورية مطلقة، ومشروطة عامة، بمعنيين، ووقتية ومنتشرة ودائمة مطلقات، وعرفية عامة ومطلقة حينية، ووقتية وعامة وممكنة دائمة وحينية و وقتية وعامة، وهى بسائط، والاولى من كل صنف اخص مطلقًا من البواقى كالنظيرة[3] السابقة، والرابعة اعم كالاعم من الاعم،

---

(١) من غير تعيين نفسه وافراده ١٢ منه

(٢) فى "ل" الاخيرين ١٢

(٣) صنف

صنف الضرورة	دائم بالذات	وصفى	وقتى	انتشارى
صنف الفعلية	دائم بالذات	وصفى	وقتى	انتشارى
الامكان	دائم بالذات	وصفى	وقتى	انتشارى

ويعرف منه اى من هذا البيان بحسب الحساب فى هذه القضايا الاثنتى عشرة النسب المحتملة ستة وستون نسبة بحسب التركيبات الثنائية و ذلك ان الضرورية الدائمة تضم مع احدى عشر قضية والضرورية الوصفية مع عشر، والوقتية مع تسع، والانتشار مع ثمانية، والفعلية الدائمة مع سبع والوصفية مع ست، والوقتية مع خمس، والانتشار مع اربع، (باقى على ص ٥٨)

Marfat.com

(بقيه صفحة سابقة) والامكان الدائم مع ثلث، والوصفى مع اثنين، والوقتى مع واحدة، و جملة هذه الاعداد المتوالية ستة وستون بين اثنين واربعين منها عموم وخصوص مطلق، واربعة وعشرين منها عموم وخصوص من وجه۔

ويندرج منها فى قوله "والاولى من كل صنف اخص من البواقى" تسعة وهى الضرورة الدائمة مع الثلثة الباقية من صنفها، والفعلية الدائمة مع الثلثة الباقية من صنفها، والامكان الدائم مع الثلثة الباقية من صنفه، وفى قوله "كالنظيرة السابقة" "ثنتا عشرة نسبة" نسبة الضرورة الدائمة المسماة بالضرورة الذاتية، والمطلقة مع الدوام الذاتى، والامكان الدائم، ونسبة الدوام الذاتى مع الامكان الوصفى فهى ثلثة، ونسبة الضرورة الوصفية مع الفعلية الوصفية، والامكان الوصفى، ونسبة الفعلية الوصفية مع الامكان الوصفى فهى ثلثة" ونسبة الضرورة الوقتية مع الفعلية الوقتية والامكان الوقتى، ونسبة الفعلية الوقتية مع الامكان الوقتى فهى ثلثة، ونسبة الضرورة المنتشرة مع الفعلية المنتشرة والامكان المنتشر اى الامكان العام، ونسبة الفعلية المنتشرة اى المطلق العامة مع الامكان المنتشر، فهى ثلثة اخرى، وجملة هذه اثنتا عشرة، وفى قوله "والرابعة اعم" نسبة وهى الضرورة المنتشرة مع الضرورة الوصفية والوقتية والمنتشرة مع الفعلية الوصفية، والوقتية و الامكان المنتشر مع الامكان الوصفى والوقتى، فتلك ستة۔

وفى قوله "كالاعم من الاعم" خمسة عشرة، الامكان الانتشارى مع الفعلية الدائمة، والوصفية والوقتيه والامكان الانتشارى مع الضرورة الدائمة والوصفية والوقتية والفعلية الانتشارية مع الضرورة الدائمة، والوصفية والوقتية والامكان الوقتى مع الفعلية الدائمة والضرورة الدائمة (باقى على صفحة ٥٩)

Marfat.com

والنظائر الوسطان من وجه كالاخصّ[1] صنفًا ونظيرًا من واحدة[2] -
واعتبر تقييد الفعليات، سوى الدائمتين، والمطلقة الوقتية
بالادوام الذاتي، فسميت مشروطة، وعرفية خاصتين، ووقتية
ومنتشرة ووجودية لادائمة، والمطلقة، والممكنة العامتين باللّا
ضرورة الذاتية، فوجودية لاضرورية، وممكنة خاصة، فان
قيّدت بهما غيرها فستها لادوائم ولاضروريات، وهي مركبات

(بقية صفحه سابقة) والامكان الوصفي مع الفعلية الدائمة، والضرورة الدائمة والفعلية الوقتية، مع الضرورة الدائمة والفعلية الوصفية مع الضرورة الدائمة -

والتي فيها عموم وخصوص من وجه تندرج منها في قوله "والنظائر الوسطان" تسعة، الضرورة الوصفية مع الضرورة الوقتية والفعلية الوقتية والامكان الوقتي والفعلية الوصفية مع الضرورة الوقتية والفعلية الوقتية والامكان الوقتي والامكان الوصفي مع الضرورة الوقتية والفعلية الوقتية والامكان الوقتي.

وفي قوله "كالاخصين" خمسة عشرة، المنتشر مع الامكان الدائم، والامكان الوصفي والامكان الوقتي والضرورة الانتشارية، مع الامكان الدائم والوصفي والوقتي -

وايضًا الضرورة المنتشرة مع الفعلية الدائمة والوصفية والوقتية والفعلية الوقتية مع الامكان الدائم والضرورة الوقتية مع الامكان الدائم، ومع الفعلية الدائمة مع الضرورة الوصفية والامكان الدائم مع الفعلية الوصفية، والضرورة الوصفية، فتلك ستة وستون ١٢ منه (من "ل")

(١) في "ل" كالاخصين ١٢

(٢) اي من هذه القضايا المذكورة ١٢ منه

Marfat.com

لانهما مطلقة وممكنة عامتان بكم الاصل خلاف كيفه، وكل اخص من بسيطها ومباينة لمنافى قيدها، واعمها الممكنة الخاصة واخصها المشروطة الخاصة، والوقتية، وبينهما عموم من وجهٍ، ودائمة لاضرورية تباينهما۔

(ز) قد يكتفى من القضية باداة وطرف، وباخرى مغايرة الطرف لمثل حكمها اوضده، كقيد صار حكمًا والقصر ومن الرابطة بغير اداة، فعل او اسم ناقصين، فزمانه للمحمول[1]، ومتعدد اعراب وتركيب، ويكون المحمول جملة، ومرددا ومع العطف والوصف واحدًا، وبدون القيد ممتنعًا كالمغير وافراد الكلية نوعية، والكل مجموعيًا والبعض جزءً، وعنوان ذات الموضوع مختلفًا ذاتيًا و لازمًا ومفارقًا منتزعًا من عين اوصورة، اوعدميًا والضرورة اضطرارًا وهى والدوام ازليين والامكان احتمالًا وما لاجهة له فعلية ايجابًا دائمة سلبًا اوعرفية فيهما وجهات السلب للرفع والمواد الحكمية وجوب، وامتناع، وامكان، وهى ضرورة صدق وكذب، ولاضرورتهما بالذات، فى ان فردًا كذا موجود۔

---

(١) فى "ن" محمول ١٢

(٢) ازليتين ١٢

Marfat.com

الشرطيات

(ا) الحاكمة باستصحاب المقدم التالى متصلة، وتكون مركبة المقدم
اذا كانت الشمس طالعة والغيم محيطاً لايرى بالنهار ضوءها۔

وبمنافاتهما فى الذات او الوقت منفصلة فصدقاً مانعة الجمع
وكذباً مانعة الخلو ومعاً حقيقية، وتكون ذات اجزاء، ورفع كل
سالبتها۔

(ب) المتصلة بعلاقة موجبة لزومية تعم التقادير الغير المنافية للطرفين
ولزومهما واصولها، جزئية ومنتزعية ومعلولية موجبة، فان
اختص ثبت بالعكس والشركة والا فلازم اعم

والعلة ان التفت بين معلوليها ربطا افتقادياً تلازماً ذاتاً والا
وقوعاً۔ والمنفصلة لذاتى الجزئين عنادية، وغيرهما اتفاقية تخص
الاوضاع الواقعية لهما، فالمتصلة[1] خاصة، او للتالى[2] فقط فعامة
ومنها "لو لم يخف الله لم يعصه"۔

(ج) شخصيتها وكليتها وجزئيتها واهمالها بالاوضاع، والسور كلما و
دائما وليس البتة، وقد يكون، وقد لايكون، والاهمال بان واما۔

(د) طرفاها حمليتان او متصلتان او منفصلتان او مختلفتان تثنيتا[3]
فى المتصلة، ابطل الرابط وتمامهما۔

---

(١) فى "ل" فللمتصلة ١٢

(٢) فى "ل" اوالتالى ١٢

(٣) فى "ل" تثنيتا۔ اى قد تاتى المتصلة اثنتين ١٢ منه

Marfat.com

(ھ) تصدق المتصلة عن متفقتين وكاذب مع صادق، وتكذب عن الكل لعدم مصاحبةٍ، او علاقةٍ فى اللزومية، اوكونها فى الاتفاقية الخاصة، الا العامة عن تالٍ صادق، والحقيقية عن مختلفين ومانعة الجمع عن كاذب واٰخر، ومانعة الخلو عن صادق واٰخر، وتكذب عن البواقى، ومانعة الجمع عن كاذبين والخلو عن صادقين، والاتفاقيات عن الكل للعناد، والعناديات عنه لعدمه، والسوالب بالعكس۔

(و) هٰى[1] تستلزم الحملية بذكر ملزوم ومعاند، وتلزم موجبتها بتعليق عقد المحل[2] بعقد الوضع وسالبتها بالتوديد بينهما، وتعرف البواقى من نتائج الاستثنائى فان النتيجة تلزم الاستثناء، ونقيض اللازم لايجامع الملزوم، وفى نقيض ممنوع الجمع منع الخلو،

(ز) لاباس باخذ تقادير اللزوم واقعيةً او مقدرة ممكنة او فرضية غيرمنافية للطرفين ولزومهما ومبناه علائقه، ومجرد الاجتماع فى وضع واقعٍ او مفروضٍ لايستلزمه فلا لزوم جزئيًّا بين كل امرين وحقيقة المحال بطلان ما، وعنوانه المميز له امور حقة فى نفسها ركبت تركيبا صحيحًا فى نفسه لا فى خصوص تلك المادة فاحكامه فى اكثر المضافة حقة۔ فان فرض واقعًا وجب وفاقها للصوادق وبالخلف يتبين خطأه، والا فاى محال لزم لم يضر[3]، ففى المغالطة العامة نفى جميع الاشياء رفع للنقيضين، فان استلزم نقيضه،

---

(١) اى الشرطية ١٢

(٢) فى "ل" الحمل ١٢

(٣) اى فى صدق الشرطية ١٢ منه

Marfat.com

اوجمعهما فلاخلف، وفی اکثرالموصوفة یصدق مقیدًا بالاختراع فکلما کان الاثنان فردًا کان عددًا، ان اریدواقعیًا کذب، اذ لیس منها الاثنان الفرد، او مخترعًا صدق، فان بعض العدد المخترع الاثنان الفرد، فلا یختل بشئ۔

(۲) احکامهما

(ا) التناقض تمانع القضیتین بالذات صدقًا وکذبًا، فیجب اختلاف الکیف، وفی المحصورة، والموجهة مع الکم والجهة لصدق الجزئیتین والفعلیتین، والممکنتین، وکذب مقابلاتها، واتحاد النسبة بطرفیها وقیودهما، ونوعهما اولیًا، وخارجیًا، ولزومًا وعنادًا، وحقیقة واضدادها، فیناقض الضروریة، والدائمة المطلقتان، ممکنة ومطلقة عامتین والمشروطة والعرفیة العامتان، ممکنة ومطلقة حینیتین، والوقتیة والمنتشرة المطلقتان، وقتیة ودائمة ممکنتین، والمطلقة الوقتیة مثلها، والمرکبة منع الخلو[3] الموضوع واحدًا عن نقیضی جزئیها۔

(ب) اولا متنافیان بالذات، وبتمانعان محمولین للثالث بعینه بحمل واحد یجعل صدق النفی نفی الصدق، ورفع المقید بسیط یساوقه

---

(۱) فی "ل" فیها ۱۲

(۲) ای الحملیات والشرطیات ۱۲ منه

(۳) فی "ل" خلوّ ۱۲

Marfat.com

ترديد بين نقيضيهما۔

(ج) العكس المستوى أخص لازم لقلب طرفيها بحفظ الصدق والكيف للموجبة جزئية لتلاقيهما وجواز عموم المحكوم به، وللسالبة الكلية مثلها، وللدائمتين، والعامتين، والحينيتين المطلقة وللدائمة حينية مطلقة، للخاصتين حينية لادائمة، ولباقى الفعليات مطلقة عامة ايجابًا وللدائمتين دائمة، وللعامتين عرفية عامة، وللخاصتين عرفية لادائمة، فى البعض سلبًا كليًا لان نقيض العكس مع الاصل ينتج سلب الشئ عن نفسه، ولا تعاكس نقيض العكس الى منافى الاصل، اما فى الايجاب او السلب، وبافتراض موضوع الموجبة والمركبة، ما يحمل عليه طرفاها مقدمًا للمحمول ينتج من الثالث العكس المطلوب، لا للبواقى لكذب الممكنة العامة فى عكس الوقتية، ولا للممكنات، والسالبة الجزئية لجواز لا فعلية المحكوم به وعموم المحكوم عليه۔ الا الخاصتين عرفية خاصة جزئية لمصادقة۔ بج ب باللادوام، وتنافى زمانهما بالاصل، ولا للاتفاقية العامة لكذب التالى، ولا مفيدًا للاتفاقية الخاصة والمنفصلات، وهو للطبيعية محرفة، وللحمل الاولى، والخارجية والحقيقية واللزومية والعنادية مثلها۔

(د) الضرورية السالبة لا تنعكس كنفسها اذ زيد ناطق بالضرورة لا شئ من الناطق بانسان بالضرورة، ويركب اصلًا صدق بالضرورة لا شئ من مركوب زيد بحمار لا عكسه

(ا) اى العكس ١٢ منه

Marfat.com

لصدق نقيضه، قيل كل دائمة ضرورية اذ هي[1] هنا اعم مما بالذات وله[2] علة فهو ضروري بها فكل ممكنة فعلية، فتنعكس الضرورية بل الدائمة السالبتان ضرورية، والممكنة الموجبة ممكنة بل فعلية وهو حق نظرًا الى الواقع بجملته ولا يعرف الابعد الوقوع، واما بالنظر الى تعين النسبة بطرفيها عموما وخصوصًا كما عليه مدار الكسب فلا[3] فان طبيعة بعض افرادها ممتنعة بالغير، وبعض افرادها واجبة بالغير فلا يحكم عليها كليا بوجوب ولا امتناع بل بالامكان فقط، وان الضرورة هنا وان عمت ما بالذات فقد خصت بما بعلة واحدة موجبة فحيث تعدد علل وجوده وبقاءه او شروط، وسائط لتاثيرها او ارتفاعات موانعها التي بها ايجابها غير مستندة اليها، كان هو الدوام المجرد عنها كسلامة المركبات بتجدد رفع موانعها، وشروط حفظهما، وتختلف بها علتها[4] الموجبة فتستمر ولا تمتنع[5] زوالها بعدم استمرار موجب لها بعينه، فقد ذكرنا انفًا فافهم۔

(هـ) يجب فهم قيود الطرفين، فعكس زيد في الدار، وكان الشيخ شابًا، وصار الطين حجرًا، وما زيد الا قائم وعلم او جعل الثوب ابيض، وجاء زيد راكبًا، وبعض الكائن في الدار زيد، والكائن شابا شيخ، والصائر حجرًا

---

(١) اى الضرورية ١٢

(٢) اى الدوام ١٢

(٣) اى لا يصح ١٢

(٤) في "ل" علله ١٢

(٥) في "ل" يمتنعه ١٢

Marfat.com

طين، وبعض القائم لاغيره زيد، وبعض المعلوم والمجعول[1] ابيض ثوب او بعض الثوب ابيض فى العلم او بالجعل وبعض الراكب عند المجئ زيد، او بعض الجائى راكبًا زيد ونحو ذلك، فاحفظ -

(و) عكس النقيض للمقدماء ذاك[2] لنقيضى الطرفين، والايجاب فيه كالسلب فى المستوى وبالعكس، والنقيض[3]، والبيان، ما مر بالزام ج ليس ليس ج وللحقيقتين مثلها وان لم يفد، ولموجبة المانعتين الاخرى لا لسابقتيهما[4]

(ز) عكس نقيض المحدثين تقديم نقيض التالى على الاول صادقًا فى مخالف الكيف، موجباته كسوالب المستوى، ومن السوالب الفعليات المركبة جزئية مطلقة عامة ولخاصتها[6] لادائمة، وما دروا حال غيرها لعدم استلزام ليس[7] ج ج - ولجواز استلزام المحال للنقيضين، وعدم استلزام الممكن لشئ منهما، وقولنا[8] كلما لم يستلزم وجود الحادث رفع عدم واقعى لم يوجد

---

(١) فى "م" والمجهول ١٢

(٢) اى اخص لازم بعد القلب لنقيضى الطرفين بحفظ الصدق والكذب ١٢ منه

(٣) فى "ل" النقيض ١٢

(٤) فى "م" بسابقتهما ١٢

(٥) فى "م" الثانى ١٢

(٦) حينيتها ١٢

(٧) فى "م" ج ج ١٢

(٨) وفى "ل" ص١٥ س ١٢ وقولنا كلما لم يستلزم وجود الحادث رفع عدم واقعى لم يوجد الحادث عكس نقيض صادق كاصله، ولا ينافى قولنا كلما لا يستلزم وجوده رفع عدم واقعى فهو موجود دائما، فان الاول منصب كل شرطية تحكى تقديرًا (باقى على صفحة ٦٧)

Marfat.com

الحادث، عکس نقیض صادق کا صلہ، ولاینافی قولنا کلما لایستلزم وجودہ رفع عدم واقعی فھو موجود دائما۔

فان الاول تنصب کل شرطیۃ تحکی تقدیرًا باطلًا للحادثات

والثانی برفعہ حملیۃ تحکی حالًا واقعیًا للازلیات فتنافیھما ابعد من تنافی کلمتی التوحید

تنافی کلمتی التوحید: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

وَلَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔ فافھم

الحُجَّۃ

کاسبۃ التصدیق جزمًا اوظنًا، حقًّا او باطلًا۔

صورھا

(ا) القیاس قضایا یلزم من تالیفھا مسلمۃ، حکم، فما فیہ ترکیب النتیجۃ استثنائی، ومالا اقترانی حملی، عرفًا او شرطی، واطراف مقدماتہ حدود، وھو باوضاعھا شکل، وبالاسوار ضرب وقرینۃ، وبالجھۃ اختلاط وبالشرطیۃ اقتران، فموضوع المطلوب اصغر ومحمولہ اکبر، وما ھما فیہ صغری وکبری، والمکرر فیھما ولو مع سلب اوسط، و ینتج بحذفہ وضمھما۔

(بقیۃ صفحۃ سابقۃ) باطلًا للحادثات۔

والثانی برفعہ حملیۃ تحکی حالًا واقعیًا للازلیات فتنافیھما ابعد من تنافی کلمتی التوحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَلَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔ (فافھم)

(ا) وفی "ن" یستنتج ۱۲

Marfat.com

(ب) فان كان بينهما فالشكل الاول من الموجبتين مع الكليتين بشرط فعلية ايجاب الصغرى مع الكلية الكبرى او بعدهما، فالثانى من الموجبتين مع سالبة، والسالبتين مع موجبة كليتين لاختلاف الكيف معها وكون الامكان مع ضرورة، والفعلية مع دوام ذاتيين[1] فى الصغرى والوصفين فى الكبرى او قبلهما، فالثالث من موجبة كلية مع[2] الاربع وجزئية مع الكليتين بشرط[3] الاول مع كلية احداهما، او دخولهما فالرابع من موجبة كلية مع غير نقيضها وجزئية مع نقيضها، وسالبة كلية مع ضدها، ومن باقى المتناقضين اذا ما السالبة خاصة فقط لايجابهما مع كلية الصغرى او اختلافهما بالكيف مع كلية احداهما. وبانعكاسهما[4] تم بها المرجعة[5]، والا لاختلف فعمقت ولغات[6] الاندراج[7]، والثانى[8] والاجتماع[9] والارتجاع[10] لينتج الاول بداهة والبواقى بالخلف، والافتراض

---

(١) وفى "ن" ذاتيين اى الضرورة والدوام ١٢

(٢) فى "ن" من ١٢

(٣) اى فعلية ايجاب الصغرى ١٢ منه

(٤) وفى "ن" بانعكاسها ١٢

(٥) فى "ل" ثم بالمراجعة ١٢

(٦) لغات ١٢

(٧) فى الاول ١٢

(٨) فى الثانى ١٢

(٩) فى الثالث ١٢

(١٠) فى الرابع ١٢

Marfat.com

فى الجزئية الموجبة، او المركبة والرد الى الاجلى بعكس احداهما او كليتهما او الترتيب فالنتيجة[1] سالبة[2] معها موجبة بدونها جزئية معها ومع ثبوت حمل الاصغر كلية بدونهما. وفى الجهة الاولى[3] والثالث كالكبرى غير وصفية، والافلو ضم[4] الاصغر بحذف لادوامها[5] والضرورة المختصة بها[6]، و ضم لادوام الكبرى اليها[7]. والثانى دائمة معها والافكالصغرى بلاقيد وضرورة والرابع كالثالث من صغرى موجبة وكالثانى مع كبرى كلية مخالفة الكيف، وعرفية خاصة مع كبرى موجبة جزئية كذلك بعكس نتيجة عكس الترتيب.

(ج) الشرطى خمسة اقسام، وتنعقد الاشكال الاربعة فى كل، وللرابع خمسة اضرب والشركة ان كان فى جزء تام تكن الشروط فيهما[8]، والا ففى مقدمتى التاليف، وكذا[9] النتيجة، ومن كل مطبوع وغيره ضم[10] المتصلتين

---

(١) اى يجب فى عكس الترتيب عكس النتيجة ايضًا ١٢ منه

(٢) مفعول ينتج ١٢ منه

(٣) فى "ل" الاول ـ اى ينتج ١٢

(٤) اى ان كان وصفية ١٢

(٥) اى الصغرى ١٢

(٦) اى الصغرى ١٢

(٧) اى النتيجة ١٢

(٨) اى الصغرى والكبرى ١٢

(٩) اى ان كانت الشركة فى جزء تام تكون النتيجة مركبة من الاجزاء التامة وان كانت فى مقدمتى التاليف تكون مركبة من اجزاء مقدمتى التاليف ١٢ منه

Marfat.com

بالشركة بالتام منها ينتج كالحملى بشرائط، او غير التام، والمشاركان يقترنان، فالنتيجة بعد شروط التاليف متصلة مركبة المقدم او التالى من نتيجة التاليف والغير المشارك، ومن المنفصلتين بغير تام منهما فلتكونا موجبتى مانعة خلو واحدة كلية، ونتيجة التاليف بشروط الحملى احد ثلاثة اجزاء النتيجة مانعة الخلو. ومن المتصلة والمنفصلة ان كانت الشركة فى تام ردت المنفصلة متصلة لازمةً لها. او فى غير تام فليقرن المنفصلة المشارك فان تقدمت فالنتيجة مثلها تاليها متصلة من نتيجة التاليف، والغير المشارك او تاخرت فمتصلة تاليها منفصلة كذلك. ومن الحملية والمتصلة بالشركة فى تام من الاولى غير تام من الثانية، وهى تكون موجبة فاذا قرنت بالمشارك، فالنتيجة متصلة من نتيجة[1] التاليف، والغير المشارك. ومن الحملية والمنفصلة المانعة الخلو الموجبة ما يكون الحمليات كاجزاء الانفصال، فان اتحد محمول الحمليات فالنتيجة حملية وهو المقسم[2]، او اختلف فمنفصلة من نتائج التاليف.

(د) الاستثنائى شرطية موجبة لاتفاقية واستثنائية بلكن، واحداهما كلية ففى المتصلة ينتج وضع المقدم ورفع التالى والرفع بالعكس. وفى الحقيقة وضع كل رفع الآخر كمانعة الجمع وبالعكس كمانعة الخلو،

---

(١٠) اى والمطبوع من المتصلتين تركيب يكون الشركة فيه بالجزء التام من الصغرى والكبرى ١٢ منه

(١) اى مركبة من نتيجة ١٢

(٢) اى القياس المقسم ١٢

Marfat.com

وفی ذات الاجزاء لکنه واجب فلیس بممکن ولا ممتنع لکنه واجب اوممکن فلیس بممتنع لکنه لیس بواجب ولاممکن فهو ممتنع ۔

(ھ) یترکب موصول النتائج ومفصولها من الاقترانیات، والخلف وهو اثبات الشئ بابطال نقیضه لاستلزامه محالاً من اقترانی واستثنائی۔

(و) الاستقراء حکم کلی بتصفح الجزئیات فان تم فقیاس مقسم، والا فلاجزم۔

(ز) التمثیل، اثبات صفة جزئی لغیره باشتراك علتها[1] فان تمت فوضع مقدم اوانسداج ولااصل، والا فلا قطع۔

وعندة طرقه الدوران وجودًا وعدمًا فی مادة۔

والتردید، فالابطال، لیتعین لها الباقی، وفیها[2] شکوك، وله ولاعتراضاته، واجوبتها، ولاقسام الاحکام والعلل، فی الاصول[3] بسط۔

(۱) فی "ل" علتهما ۱۲

(۲) فی "ل" فیهما ۱۲

(۳) ای علم اصول الفقه ۱۲

Marfat.com

مواد ها

الصناعات الخمس القياسية

(ا) البرهان لاصابة الحق من اليقينيات، اصولها الضروريات فالاوليات يذعن لها بمجرد الالتفات، والفطريات بوسط لا يغيب يقينيته مطلقًا، والحدسيات لسنوح المبادى المرتبة دفعةً اذا انطبقت على ضابطة النظر والمشاهدات حسيا تها بالحس الظاهر ووجدانياتها بالباطن، والمجربات بتكررها مستمرًا، والمتواترات بخبر جمع لا يتواطئون تصنعهم، والعاديات باستمرار العادة بلا صارف، يقينية في الاكثر بشروطها وتلتبس كثيرًا، واليديهية[1] قد تختلف بذيل السبب، والعنوانات والتجريد[2]، والالف ومراتب الذكاء فطرة وكسبًا، ويستدل منها على ما[3] لا يختلف وفروعها مفاد النظر الصحيح والمحكم المتواتر عن الرسل عليهم الصلوة والسلام تبليغا، والاستدلال بالعلة وهي الواسطة في العروض او الثبوت مشهوريًا او غيره لمي وسواه انيّ -

ب) الجدل (اقسام الخصم) فهام القاصر من المشهورات باعتراف العامة بها لمصلحة او جبلة او عادة، والمسلمات بتسليم الخصم

---

(١) والبداهية ١٢

(٢) في "ن" والتجرد به ١٢

(٣) في "ل" ما يختلف ١٢

Marfat.com

اوقدرته، ويضم معه فى الالة تحميق واستهزاء۔

(ج) الخطابة للترغيب الى الخير، والترهيب عن الشر من المقبولات باخذها ممن له تاييد سماوى، او مزيد عقل ودين،

والمظنونات بالقرائن الاكثرية

وعمدة ابوابها المدح، والذم، والتنديم، والعذر والشكر و الشورى، والتحريض، والزجر، ويفيد فيها القصص، واثبات النصح ومزيد الفهم۔

(د) الشعر ليفعل فى النفوس بداعية الهوى خيرًا وشرًا من المخيلات تشبيهًا وتعليلًا وتحكمًا الموثرة فيها، وبروجه الوزن وحسن الصوت وحكاية المعنى فهو اعم من شعر الجمهور من وجه

(ه) المغالطة للاغواء، والتحفظ منه، والامتحان، وقد يرشد المالوف بها من المشبهات بتمويه الكذب والفاسدات باضاعة الشروط ولوخفية۔

(و) يسهل الحد والبرهان، والتقسيم بضم قيود متقابلة مترتبة بالاعم الاعرف وبحصر الاحتمالات وابطال ما امكن، والتحليل بترتيب مشتركاتٍ فى المتقابلات، وبادخال وسائط متلاحقة بين طرفى المطلوب۔

(ز) معرفة كثرة وجوه الغلط نافع فى العصمة جدًا۔ واصولها لفظية ومعنوية، مادية وصورية، وقد تتداخل۔

فمن الاول غلط فى التلفظ والكتابة او السمع والقراءة اذ فى

(ا) فى "ن" بادونه ١٢

Marfat.com

فهم المعنى من جوهرہ[1] او صيغته لاختلاف الوضعيات او المستعملات
ومنه[2] الفرس لصورته، او من تركيبه له، او لتعدد المرجع والمراد
من المقدر والمبهم عمومًا وخصوصًا، ومن المضاف معهودًا او
مطلقًا، والمعطوف، والوصف جمعًا او فرادىٰ، ونحوها۔

او في محله[3] اما تقريرًا او انكارًا او استفهامًا او تعجبًا، و اما
اعتقادًا او فرضًا، او نقلًا او ادعاءً، واما عناية بمصداقات متشاركة
العنوان متخالفة الاحكام، واما تطبيقًا لاصطلاحين، من غير
ثبت وامثالها۔

ومن[4] الثانية الاعتماد على غلط الحس او الوهم المالوف والحاق
الراسخات بالاوليات، والمشهورات بالمتواترات، والمكررات بالتجربيات
والمتبادرات بالحدسيات، وعدم العلم بالعدم، ومنه ليس عدد
اولىٰ من عدد، وعامة[5] الترجيحات بلا مرجح، والراجح بالانسبية
بالراجح بالحجة، والمقارن الاكثرى للعلة بها، وبعضها المعروف
بتمامها، والجزء العرفي بالحقيقي، والمستبعد بالمحال، والمحتمل الصحيح
بالواقع المقطوع، وما بالقوة بما بالفعل، وما بالعرض بما بالذات والحيثيات
المتاخرة بالمتقدمة، والغائب بالشاهد، والقياس مع الغفلة عن الفارق

---

(١) اى من جوهر اللفظ ١٢

(٢) اى من اختلاف المستعملات حقيقة ومجازًا ١٢ منه

(٣) فى "ل" محمله ١٢

(٤) اى من المعنوية المادية ١٢ منه

(٥) اى ومنه عامة ١٢

Marfat.com

واشباهها۔

ومن الثالثة[1] جلية كتقويت الشروط المبنية، وخفية تتدارج فيه[2] كوضع الطبيعية مسورة والمهملة كلية، والحقيقية مع الخارجية وأخذ عكس الكلية الموجبة كلية، والفرضية واقعية، واختلاف وجوه الحمل فى التناقض، والحصر فى النفى والاثبات للكل مع احتمال التوزيع۔

وفى الاساس حصرت فى ثلاثة عشر، فاللفظية:

(ا) فى جوهر المفرد لتعدد المعانى وضعًا وتجوزًا وتشكيكًا،

(ب) وفى صيغته حاضرًا وغائبًا ومؤنثًا ومذكرًا وفاعلًا ومفعولا و افرادًا وتركيبًا۔

(ج) وفى الخارج عنه كالتصحيف، والاعراب، والتقديم والتاخير فتسمى مغالطة باشتراك الاسم، واختلاف الشكل، وبالاعراب والاعجام و الترتيب۔

(د) وفى نفس التركيب كوجع الضمير والاشارة واختلاف النسب مثل فرس زيد مركوبًا ومبيعًا وملكًا وهو محار[3] آه۔

(ه) وفى صدق الحكم تحليلًا كما فى الخمسة زوج وفرد، لا تاليفًا فيوهم التاليف وهو بايهام[4] التاليف۔

---

(١) اى من الصورية ١٢

(٢) فى "ل" فيها ١٢

(٣) فى "م" مبارات ١٢

(٤) وفى "ل" وهو ايهام ١٢

Marfat.com

(و) وفى صدقة تاليفًا فيوهم التحليل كما فى "لو كان الخلاء موجودا تقدر" وتداخلت الابعاد وهو ايهام عدم التاليف.

والمعنوية :

(ا) مصادرة على المطلوب بتوقف الدليل على المطلوب.

(ب) ووضع ما ليس بعلة باستنتاج غير نتيجة[1] الشكل.

(ج) وسوء التبكيت بافساد شروط القياس.

(د) وسوء الحمل لعدم التميز بين محمول مقيد ومطلق، وبالذات وبالعرض وبالقوة والفعل ونحوها.

(هـ) وسوء ربط القضايا فيجعل غير العكس والنقيض عكسًا ونقيضًا.

(و) واخذ ما بالعرض مكان ما بالذات والتعبير عن الشخص بعنوان عام واخذ الاكثرى كليًا وقياس المساواة مكان القياس ونحوه.

(ز) والجمع بين موضوعات فى السوال عن محمول نفيًا او اثباتًا مع كذبها[2] وصدق التوزيع، والمرجع لجميعها اهمال شروط الصورة والمادة والمنشاء واشتباه شئ بغيره ولهذا البحث دخل عظيم فى الباب الرابع.

---

(١) فى "ن" نتيجة الشكل ١٢

(٢) وفى "ل" بهما ١٢

Marfat.com

خاتمة

اجتمعت انظار قد ونت علومًا اشاعة وادامة ـ

(ا) وجُزئت[1] على مسائل هى المقاصد ومباد تو قف هى عليها ومقدمة مبصرة فيها، فالمقدمة اهمها الاسم تميزًا وغاية التدوين تحريضًا والتحصيل هى اوكسب معيشة، اوجاه اوخوف عربى، اوارضاء حبيب، والموضوع بضبط الكثرة وحدة وضم مايستخرج اليه والرسم باحدهما

(ب) وهو ما يبحث فيه عن عوارضه الذاتية وهى محمولات خارجة عن الوجه الذى عرف به موضوعًا مساوية اولا تلحقه بلاواسطة عروض اوثبوت مشهورية اولية اومعللة بغير مشهورية اوبهما[2] مساوية له، صدقًا اوتحققًا، وما بالاخص ذاتى لمطلقه، ولقبوله، وغريب للمطلق ولاقتضاءه فبافراد علم له وبعدمه يراعى الوجهان، وكم يوجد[3] ما للاعم فيخص بتقدير قيد كما يعم[4] ما للاخص بالمفهوم المردد بين المتقابلات، ولواكتفى بالدخل فى الحيثية دون الذاتية والغرابة لكفى، اذلابد من حيثية مميزة هى قيد له، اوعلة لاثباتها فى نظر الباحث لجواز اشتراك علمين فى اصله ووجوب خروج

---

(١) اى الافكار المدونة ١٢

(٢) وفى "ل" اوبها ١٢

(٣) وفى "ل" وكم ما للاعم ١٢

(٤) وفى "ل" كما يعمم ١٢

Marfat.com

بعض العوارض عنه -

(ج) جاز موضوعات متناسبة لعلم، وموضوع مختلف الحيثيات لعلوم، والبحث عن اجزاءه الخارجة[1] عن عنوان الموضوعية واثبات وجوده فيما لا يتوقف صدق المسائل عليه اولم يكن فوقه علم، وكاد ان يكون الموضوع وحيثية[2] اجزاء ذهنية للعلوم، والمسائل اجزاء مقاصر جميلة لها -

(د) ولا بأس بوجه تسميته[3]، وغاية منافعه، وجنسه، من الشريعة، و الادبية لغوية، وخطية، وتواريخ، والحكمية، والكشفية، والغريبة، وصنفه علميًا، وعمليًا، وجامعًا، وقسمة ابوابه، ورتبة تحصيله، وشرفه بخواصه، ودرجته يقينيًا، وظنيًا، ووهميًا، وحكمه شرعًا وفضل واضعه وبما يعين فيه من غيره -

(ه) والمبادى تصورية كشرح مصطلحاته، واطراف مسائله و تصديقية، تبتنى عليها ادلتها فالبينة علوم متعارفة، والمبينة فى علم اوباب اخر اصول موضوعة، والمأخوذة بحسن الظن مصادرات يجزم بها[4] بعد، فمشتركة الابواب تلى المقدمة والمختصة فى مواضعها -

(و) والمسائل نظرية اوبديهية خفية، موضوعاتها موضوع العلم او

---

(١) وفى "ل" الخارجية ١٢

(٢) وفى "ل" حيثيته ١٢

(٣) اى العلم ١٢

(٤) فى "ل" يجزم بعدا ١٢

Marfat.com

جزءہ اونوعه اوعرض ذاتی له، اولنوعه، اونوع لهما، اوعرض ذاتی لهما، اومرکب ومحمولاتهما ماعدا الاوّلین[1]۔

(ز) ولیبوب علیٰ انواعه والافاعراضه، ویقدم موضعًا ما تقدم طبعًا ثم الاهم فالاهم، ثم ملائم المقدم، اوالاکثر بسطًا فان بقیت طرق استعمال اوکشف مبهمات، او فروع قلیلة، اووصایا نافعة غیر مختص بباب۔ جعلت خاتمة۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تعر

(۱) ای موضوع العلم وجزءہ ۱۲ منه

Marfat.com

Marfat.com

البَابُ الثَّانِي

فِي

التَّحْصِيلِ

Marfat.com

نقلنا هٰذا الباب اوّلًا من كتاب ابجد العلوم من ص۱۲۷ الیٰ ص۱۳۲ وكذا الباب الثالث والرابع۔ ثم قابلنا هٰذه الابواب بنسخة خطيةٍ لمولانا عبد التواب الملتانی رح وصححنا بقدر الامكان ثم بعد ذلك قابلنا بنسخة اخرى (خطية) للمجلس العلمی فی كراتشی۔ وهی نسخة جيدة مصححة من يد المحدث الشهير والعالم النحرير، مولانا حبيب الرحمٰن الاعظمی

(مباحث)

وفيه تعريف التحصيل وتدوينه، ومقاصده وموضوعه، وان نظر هٰذا الفن فی خمسة اشياء: المناظرة، والتدريس، والتلمذ، والتصنيف، والمطالعة۔ وتفصيل كل قسم۔ و بيان فن التحصيل۔

السوانی

Marfat.com

بعد حمد الله، وصلوة محمّد رسوله ۔

اقول بتدوين العلوم غلب فی تحصیل المجهولات، التعلم علی التفکر، ولم یکن له قانون ۔ فدوّن والدی العارف الواصل، والنحریر الکامل، الشیخ ولی الله بن (المحقق المقرب) الشیخ عبد الرحیم العمری الدهلوی قدس الله سرهما واشاع برهما۔ لمزاولة الکتب تعلیمًا ۔ ضوابط ۔ فاضفت الیه ما وفقنی الله سبحانه به ۔ وهی هٰذه :

فتح فن التحصیل ۔

موضوعه، العلوم المدونة من حیث تنتقاد وتقاد،

وغایته، الخوض فیها علی بصیرة ۔ والنجاة عن سوء الفهم لمقاصدها[1]، وتمییزلبابها عن ذبابها ۔ وکسب الاقتدار، والمهارة فیها ۔ وتفریق کامل الکتاب، والمعلم من ناقصهما، فلیرسم باحدها ۔

وتکمل الناس فی العلوم بدونه لاینفی فائدته کمجتهدی الامة، و اساطین الحکمة، ومدققی النحو، والاثربح من المنطق ۔

ونظره فی خمسة ۔ فان التعلم بالتقریر ممن ینکر علیه مناظرة ۔ وممن یذعن له تدرّئین[2] وتلمذ[3] ۔

---

(۱) فی "ن"۔ "م" لمقاصدها ۱۲

(۲) ای من العلم ۱۲

(۳) ای من المتعلم ۱۲

Marfat.com

وبالتحرير تصنيف[1]، ومطالعة[2]۔

بسط المناظرة[3]

توجه الخصمين فی مطلبه لإظهار الحق، والتعرض للبيان او المبين الحجة[4] او المعرف۔

فمن الاوّل :

(١) حل المصطلح والمغلق۔

(٢) تعيين المحذوف، والمرجع والمحتمل لاشتراك، وتجوز، وتخصيص وتعقيد۔

(٣) دفع الاخلال لتعقيد وتبادر خلاف۔

(٤) دفع الاستدراك[5]۔

(٥) سبب العدول عن ظاهر ومشهور۔

(٦) تنبيه عن[6] الاضراب بزيادة وتركها۔

(٧) وعلى تعارض الكلامين صريحًا او التزامًا۔

(٨) وعلى تداخل الشقوق والاقسام۔

---

(١) اى من المعلم ١٢

(٢) من الناظر المتعلم ١٢

(٣) الى مقاصد ١٢

(٤) للحجة ١٢

(٥) ليس فى الخطبة ولا فى "م" لفظ دفع ١٢

(٦) فى "م" على ١٢

Marfat.com

(٩) طلب حكم مسكوت عنه منها۔

(١٠) خلوّ المدعى عن الفائدة۔

(١١) استثبات الدعوىٰ خفيةً۔

(١٢) وظاهرًا۔

ويجاب

(١) بالبيان۔

(٢) وافهام القرينة۔

(٣) وفائدة اللفظ۔

(٤) والترجيح۔

(٥) ودفع المضرّ[1]۔

(٦) والتوفيق۔

(٧) والتمييز ولو فى الجملة او بالحقائق دون المصداق۔

(٨) والدرج۔

(٩) ووجه النفع۔

(١٠) والاطلاع۔

(١١ و ١٢) او يصلح فى الكل۔ ثم الاستدلال۔ او النقل۔

ومن الثانى

(١) تحقيق المذاهب۔

(٢) تصحيح النقل۔

(٣) عدم الاعتداد به۔

---

(١) فى الخطية دفع الضرر ١٢

Marfat.com

(٤) تغيير[1] معناه

(٥) منع المقدمات كلًا او بعضًا كالصغرىٰ والكبرىٰ - والملازمة، والتنافي، والوضع، والرفع،

(٦) السند - ان ادعى البداهة - فالمساوي يفيدهما نفيًا واثباتًا - والاخص المعترض اثباتًا - والاعم المستدل نفيًا -

(٧) فساد التاليف لفقد[2] شرطه[3] وعدم تكرر وسط ونفي حصر، ويرد ان على الشقين كثيرًا -

(٨) مناسبة الاوسط لضد الاكبر - والمقدم لضد التالي -

(٩) النقض بالتخلف عن المدعىٰ -

١٠ او باستلزامه محالًا -

١١ المصادرة على المطلوب جزئيةً -

١٢ توقفًا[4] ولو باختلاف اللفظ -

١٣ القول بالموجب لعمومه[5] عن الدعوىٰ -

١٤ لقصور عنها لخصوصه -

١٥ لمعارضة عليها -

١٦ وعلىٰ مقدماتها -

---

(١) في الخطية تغير ١٢

(٢) في "م" بفقد ١٢

(٣) في الخطية شروط ١٢

(٤) في الخطية توقفًا ١٢

(٥) اى الدليل ١٢

Marfat.com

(١٧) ابطال المبنى ۔ وهو غير القدح فى دليله ۔ وذلك فى المقدمات القريبة[1]، وانفع منه لهدمه اساسًا ولكن فى طرق المناظرة لئلا يشوش بالانتقال ۔

(١٨) تساوى الدليل والدعوى قبولًا ورَدًّا ۔ للاشتراك فى اصلٍ ۔

(١٩) استثبات التقاريع عليها بعد الاعتراف تقديرًا ۔

(٢٠) مخالفة النص او امام الفن ۔

ويجاب

(١) بالاعلام والعرض ۔

(٢) والتوثيق ۔

(٣) والترجيح بقرب وشهادة حاذق ۔

(٤) والاستدلال ۔

(٥ و ٦) التطبيق على القواعد ۔

(٧) ونفى المناسبة ۔

(٨) والفرق بين الصورتين ۔

(٩ و ١٠) المتقدمتين ۔

(١١) وابداء وسط يرفع التوقف ۔

(١٢) وتوجيه التقريب ۔

(١٣ و ١٤) تبديل المنصب ۔

(١٥ و ١٦) تائيد المعنى[2] بعد تحريره

---

(١) فى "ل" القرينة ١٢

(٢) فى الخطية المبنى ١٢

Marfat.com

(١٧) و قطع التفريع -

(١٨) و تصحيح الفروع برفع الاستبعاد او الانكار -

(١٩) والتاويل راجحًا، والجرح مرجوحًا. او مرجوعًا عنه لاعمال غيره -

(٢٠) وعند[1] العجز الانتقال - او الاذعان -

والثالث[2]

لايحتمل النقض والمعارضة -

ومنوع الاحكام الضمنية دعاوى يجب اثباتها -

كالدوس مصرحًا و مضمرًا - فمنها للحمل[2]، والتصور[3] للبداهة، والسوء[4] والجلاء مطلقًا - والمنع[5]، والجمع[6] وافيًا، والتناول[7]، والانتاج للاطباق - ووجه الشبه بالمبائن قاصرًا - والذاتية حدًا لفقد احكامها، وكله في الخفاء وبعد الظهور مجادلة لايساعد فيها - وقلمًا يلتزم اثبات شئ -

التدريس

تفهيم الكتاب باللسان - وطريقه للقاصر[3] الترجمة فقط فيتبلد الذهنان -

وللعالي ذكر ما امكن حفظًا و مراجعةً[4] - فيعسر اليسير بالتعجيل ويطول زمان التحصيل -

---

(١) في الخطبة، لاعمال غيره عند العجز (٢٠) والانتقال او الاذعان ١٢

(٢) اي المعروف ١٢

(٣) اي المدرس القاصر ١٢

(٤) اي الى الحواشي ١٢

Marfat.com

وللمستعجل الاكتفاء بصدور الكتب بالدقة. فيحوج الى شغل ثان للاستيفاء. او الاقتصار على العدد فى العلماء۔

وللحاذق من كل علم مبسوط۔

وفى البداية تعليم متن سهلٍ لمعرفة الاصطلاحات، واصول القواعد وشرح مستوف لفوائد القيود، والادلة والابحاث[1]، والاختلافات المشهورة وحاشية لملكة التدقيق جرحًا وتعديلًا۔ وترجيحًا[2]، والاعتياد بوصل الخارج، وجمع المنتشر۔ فان احتيج زيد۔ ومن المختصر ما يكفى۔

وضوابطه

(١) ضبط المشكل بنوع الحركة، والسكون، والادغام، والاهمال، والتقديم والتاخير۔

(٢) شرح الغريب لغةً واصطلاحًا۔

(٣) كشف المغلق صيغة وتركيبًا۔

(٤) تصوير المسئلة بتمثيل[3]، وتشكيل[4]۔

(٥) تقريب الادلة بتصوير المطويات والوصل بالاصل۔

(٦) تحقيق القواعد بفوائد القيود، وسد الانكسار بلا فضول ولا اغلاق۔

(٧) تنقيح التعريفات بهما، وبالاستنباط المشترك والمميز من التقسيمات۔

---

(١) فى الخطية فى الابحاث ١٢

(٢) فى الخطية توجيهًا ١٢

(٣) اى فى القواعد ١٢

(٤) فيما يتعلق بالشكل كالهندسة والهيئة وغيرهما ١٢ منه

Marfat.com

(۸) وجہ الحصر والترتیب فی الاقسام والابواب۔

(۹) تفریق الملتبسین من التوجیہات والتعلیلات، والاقوال۔

(۱۰) تطبیق المختلفین من کلامی[1] واحد، ومتحد مے مذہب۔

(۱۱) التنبیہ علی الاستثناءات والایرادات الظاہرۃ الورود ودفعہا۔

(۱۲) تنقیش الحوالۃ عن محلہا۔

(۱۳) بیان المبہم من وجوہ النظر، والاولیٰ، والصواب، والسوال المقدر۔

(۱۴) الترجیح بین التوجیہات وابداء الاسلم والاقرب منہا وما علی کل۔

(۱۵) سبب تغییر الاسلوب المعروف۔

(۱۶) تعیین السوال والجواب بنوعہ ومنشاءہ ومورد ہ۔

(۱۷) حسن التقریر بایضاح موجز۔

(۱۸) الترجمۃ بلغۃ الطالبین۔

(۱۹) اعمال فکرہ فی حل ما یمکن منہ۔

(۲۰) حفظ اللسان عن سوء الخلق۔

(۲۱) حفظ وضع المعترض والمجیب۔

(۲۲) تلخیص المتشتت۔

(۲۳) توزیع الفروع والعلل علیٰ ملفوف[3] او ملحوظ[4]

(۲۴) التیقظ عند ترتیب الاسئلۃ والاجوبۃ لاصل الاثبات والنفی۔

---

(۱) فی "ن" کلام واحد ۱۲

(۲) ای تفریق ۱۲

(۳) فی اللف والنشر ۱۲

(۴) ای مقدر فی الذہن غیر مذکور ۱۲

Marfat.com

(٢٥) الحذر عما يوجب سوء الفهم ويستوى فيه المنقول والمعقول البرهانى والخطابى۔

الا ان الاعتبار[1] فى الاول بتحقيق العبارات والربط اكثر، وفى الثانى بالوصل الى البديهيات ۔اصولاً والمسلمات فروعاً۔ وفى الثالث بالمناسبات الظنية ۔

فلايزال ينبه[2] عليها۔ بما يتحمل حتى يتخذه ملكة بفكره، ثم يعرض مطالعته على مطالعته[3]، وعلى الحواشى، ويفهمه الغلط والحذر عنه۔ ثم يمتحنه بتصنيف شرح او حاشية يؤدى فيه حقه ويستحق الوثوق برأيه۔

التلمّذ

فهم الكتاب بالاستماع، وبعد[4] الصحة والمعاش ولو بالقناعة[5] والشوق والجد، ولو بالتحريض، والفهم والحفظ ولو بالجهد والمداومة، وحسن الظن (مع الاستاذ) ولو فى الفن والكتاب الواضح الصحيح، والاستاذ الماهر الشفيق ولو بالطمع

حقه[6]

(١) صحة القرأة۔

---

(١) فى الخطية ان الاعتناء ١٢

(٢) فى "ن" يَنِبَّهُ ١٢

(٣) اى المدرس ١٢

(٤) ظرف متعلق بالمبتداء الذى ياتى وهو قوله حقه ١٢ منه

(٥) اى ولوكان المعاش قليلاً ١٢ (٦) اى التلمّذ ١٢

Marfat.com

(٢) وتمييز الجمل -

(٣) والاستماع بتفريغ القلب -

(٤) والتثبت فى الفهم -

(٥) واستكشاف ما خفى -

(٦) وعرض الشبهة بالادب -

(٧) وجمع سابق البحث ولاحقه فى الذهن -

(٨) وتقديم النظر ليكون اوقع على بصيرة، وهو فى البداية بحضور المعلم انفع -

(٩) والمعاودة ليستقر، وبالتقرير اجود -

(١٠) والتحفظ للاحضار حيث ينبغى ومع الكتابة احسن -

(١١) والامتثال لما يراه اصلح -

(١٢) والاجتناب عما ينقبض به الخاطر -

(١٣) وعن التعرض لبعيد المناسبة -

(١٤) وعن الضجر من الحوالة فيما تعسر جدًا. فانه -

ستبدى بك الايام ما كنت جاهلًا
ويأتيك بالاخبار من لم تزود

(١٥) وللطالب التحقيق سلخ الالفاظ المتخيلة عن صورة للشئ يطابقها جميع صفاته، ويلائم جميع فروعه المتفقة عليها -

---

(١) فى الخطية يلائمها ١٢

Marfat.com

التصنيف

تاليف الكلام لتحرير نثرًا ونظمًا۔ والمراد ما فی العلوم فما لم یتعلق بغیرہ صریحًا فمتن او تعلق متصلًا فشرح مدمج او مفصولًا بقال اقول، ونحوها۔ او علی الطفرۃ فتعلیق وحاشیۃ، ومن کل وجیز، ووسیط، وبسیط، ولہ اغراض۔ سیاتوہ بحسبہا۔

(۱) اختراع[۲] جدید۔

(۲) ضبط قدیم۔

(۳) ترویج خامل۔

(۴) جمع متفرق۔

(۵) تجرید عن زائدٍ او فاسدٍ لفظًا او معنًی۔

(۶) تتمیم بلاحق کاستثناءاتٍ وقیودٍ۔ وامثلۃٍ وادلۃٍ، ومسائل، ومآخذ۔

(۷) ابانتہ حق بدءٍ[۳] او نصرًا او ذبًا۔

(۸) ازاحۃ باطل بکشف شبہۃٍ[۴] او ضلالۃٍ۔

(۹) اشتراک فی تفرد۔

(۱۰) اصلاح ترتیب۔

(۱۱) تسہیل مغلق بحل او بسط۔

---

(۱) ای الکلام الذی فی العلوم ۱۲ منہ

(۲) ای الاول من الاغراض ۱۲

(۳) فی الخطیۃ بداءً ۱۲

(۴) فی "ن" رد ۱۲

Marfat.com

(۱۲) انتزاع اصل من منتشر۔

(۱۳) تفریع شعب لمجمل[1]۔

(۱۴) تحقیق مقام، اوکتاب، اوفن بجمع مالہ وعلیہ۔

(۱۵) تبدیل نثر بنظم۔

(۱۶) ولغۃ بلغۃ اخریٰ۔ ودوّن لہ والدی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ قوانین الترجمۃ۔

(۱۷) وتترکب[2] کثیرًا، فبعد اتقان اللغۃ والفن، وسلیقۃ الایجاز والاطناب یستعان فیہ بما مر۔ ففی الشروح والحواشی الحل بضوابط التدریس۔ وفی اعانۃ الحق بالمنطق، وفی الرد باسئلۃ المناظرۃ، وفی التوجیہ باجوبتہا مع النحو والبلاغۃ، والاصول، وفی بعض بسلیقۃ البیان۔ وفی طائفۃ بالتتبع، والتبحر وامثالہا، مع مزید التحفظ فی النقل والنقد وحسن التقریر ایجازًا، وبسطًا بحسب المحل، وحفظ الوضع من المذہب والمنصب فان من صنّف استہدف۔

ویکون لخصوص[3] الکتاب من المقدمات مثل ما فی مقدمۃ العلم مع الزمان والمکان والرموز۔ فلیجمعہا فی واحدۃ اولیقدم فی الدیباجۃ علی مقدمۃ العلم۔

---

(۱) فی "ن" بمحل ۱۲

(۲) ای الاغراض فی کثیر من الاوقات ۱۲

(۳) فی الخطیۃ مخصوص ۱۲

Marfat.com

المطالعة

النظر فی الکتاب بفهم المراد، والخلل، وبعد اقتناء اللغة والاصطلاح وملکة الترجمة تتمحر بانظار ثلاثة تداخلت او تعاقبت۔

الاوّل: للاحاطة بالمعانی الثانویة، وتمییز المذکور عن المترک، وبعض الجمل عن بعض، والطرفین عن القیود۔

والثانی: لمعرفة فوائدها والمعانی الاولیة، وجدید التصرف وربط الادلة والابحاث فیما بینهما استقامةً واعوجاجًا بما فی التدریس۔

والثالث: للنقد بالهدم والتشیید والنقض والترصیف۔

ویفهم[1] المعنی:

(۱) بعبارة الکلام من لفظة[2] بلاشبهةٍ قصدًا۔

(۲) واشارته کذلک ضمنًا۔

(۳) وعمومه لبیّن[3] الفردیة۔

(۴) والادراج فیه لمبدئها بعد خفاءٍ لکمالٍ او نقصٍ او ثبوتِ الرکن، و فقد اللوازم العرفیة ونحوها۔

(۵) وتقدیره لمحذوف یشهد له العرف بلارؤیته۔

(۶) وایمائه لترجیح[4] احد محتملیه بقاطعٍ او ظنّی کشهادة کلام ثان له،

---

(۱) وفی "ن" بفهم المعنی ۱۲

(۲) و"ن" لفظه ۱۲

(۳) فی "ن" یبین ۱۲

(۴) فی الخطیة الی ۱۲

Marfat.com

او عدم اجتماع الاوصاف فی غیرہ، وکونہ اھمّ المقاصد، او ادنی مصداق او فائدۃ لولاہ لبطل ولغیٰ، او قربہ معنی او مزید نفعہ، او نحوہ۔

(٧) واشعارہ من سیاقہ کالتقدیم والتاخیر والعدول، و جواب الوھم والانطباق والحذف حیث یذکر والاشارۃ[1] علی الوصف و التعقیب بان فی التنزیل شبھھا۔

(٨) ومقامہ کالتّیسیر والتشدید والفخامۃ والحقارۃ والتدقیق والمسامحۃ والاھتمام والتبعیّۃ۔

(٩) وتجوزہ لتعذر الحقیقۃ وقیام القرینۃ۔

(١٠) وکنایتہ لعدم وفاء الصریح بالغرض وان صلح۔

(١١) وتعارفہ من زیادۃ لفظ وبیانیۃ اضافۃ، والتکثیر بالواحد والاعتبار[2] لتکرار وحرمہ۔ وتعمیم خاص وعکسہ واخراج المتکلم من الکلام۔

(١٢) وبالتزامہ بالانتقال الی ما لاینفک وھنا لعلاقۃ ذاتیۃ کالملکۃ لعدم ما واحد المتضائفین للاخر او عادۃ طبعیۃ کالنور للکواکب والحرارۃ للنار۔ او عرفیۃ کالسخاوۃ لحاتم والشجاعۃ لرستم۔

(١٣) ومنافاتہ[3] لوجوب ارتفاع مقابلہ[4]۔

---

(١) فی الخطیۃ والاداۃ ١٢

(٢) فی الخطیۃ والاعتیاد ١٢

(٣) یعنی الکلام ١٢

(٤) فی الخطیۃ مقابلہ ١٢

Marfat.com

(١٤) واقتضائه لما يتوقف عليه صدقه عقلًا او شرعًا - او عادةً، وهما بيّنانِ بالمعنى الاعم -

(١٥) واستلزامه لما يترتب عليه، ولا يعرف الا بمماسةٍ وفكرٍ من غير البين -

(١٦) ومحواه فيما علية مناطه وحصوله فى الفرع بالعرف واللغة -

(١٧) والقياس عليه فى مثله بالنظر -

(١٨) واعتباره لاجتماعِ مبادٍ فى الذهن اورثت بسماعه ما لا يتقدر[1] به -

(١٩) ومفهومه[2] المخالف بشروطه حيث يتعين فائدة -

(٢٠) وتاليفه اقترانيًا من مقدمتين فى اثنائه مشتركتين فى جزء او استثنائيًا من شرطيةٍ، او فرع لاصل مع اعترافٍ، او انكارٍ لاحد طرفيها -

(٢١) والاقتصار عليه عن الابين والارفق فى معرض البيان -

ويخل به الجهل بالموضوع له، والوضع، وخواص التراكيب، والمرجع والصارف، والقرينة -

ثم توجّه المفاسد، والحذف، والخلط، والانتشار -

فبعد كسب السليقة بالتلمذ يستعان بالفحص[4] عن معادنها، والتمرس والحواشى، وكتب الفن، وامعان الفكر، واعظم نفعها فى الكتاب والسنة -

---

(١) اى الكلام ١٢

(٢) فى "ن" مفهوم ١٢

(٣) اى بفهم المعنى ١٢

(٤) فى "ن" التفحص ١٢

Marfat.com

هٰذا ما تیسر لی بفضل اللہ، وله المنة، ومن ارتقیٰ الی الکمال فلیزد فیه ما شاء، فان العلوم تتزاید تبلاحق الافکار۔

واللہ سبحانهٗ دائم الجود، مفیض الاسرار۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

Marfat.com

الباب الثالث

في

مباحث من الامور العامة التي يكثر استعمالها والاشتباه بها

Marfat.com

مباحث

هیں مبحث المفہوم والوجود، والماہیۃ۔
والکثرۃ والموقوف علیہ۔ والتقدم والتاخر۔
السوانح

Marfat.com

(١) فمنها ـــــــــــ المفهوم ان تحقق خارج الذهن اصالةً فموجود عينيٌّ، وسواه معدوم خارجي، فمابئه بالعرض حال من الجهيئات الثلثة[١]، والامور العامة، والاعداد، ولوازم الماهيات، والنسب المطلقة، كالحلول، والالزوم، والعناد، والخاصة كالفوقية والعظم۔

او فی الذهن، فموجود ظلی، فما من الاعيان معقول اوّلی، و مالامنها واقعيًا معقول ثانویٌّ، من المتأصلة فی خصوص الوجود الذهنی، والمنتزعات کالاحوال، والاعدام، وفرضيًا منفی، فما ابی الوجود لذاته ممتنع، ومالا فمخترع، وغيره ثابت، تميز فی نفس الامر باثر خاص۔

(٢) ومنها ـــــــــــ من الوجود حقيقی[٢] لايرتفع، وعارض يرتفع، منتزع[٣] اومنشأله، ورفعه عدم، والاعدام والمعدومات لاتتمايز فی ظرف الانتفاء،

ومنهما عظم[٤] ابطی[٥]،

---

(١) ای الاطلاقية والتقييدية، والتحليلية ١٢ منه

(٢) فی "ن" الحقيقی ١٢

(٣) "منتزع اومنشأله" هذه العبارة فی ابجد العلوم و"ع" موجودة، وليس فی الخطية ١٢ سواق

(٤) فی الخطية ومر "ومنها" ١٢ ـ ومنهما ای من الوجود والعدم ١٢ (٥) وله تقسيمات الاول منها غير

Marfat.com

(١) مفرد، و مركب، فمقابل المفرد مفرد، والمركب فی قوة مردد مانع الخلو۔

(٢) ومقيد بالجهة، ومطلق۔

(٣) وبسيط نسبی متطرف۔

وعطف نفسی،[1]

(١) صرف، او مقيد بظرفٍ أو مضاف الی شئ فقط[2] او سابقًا عف او لاحقًا او مطلقا فيصير قديمًا، وحادثًا، وفانيًا، أو صفة لشئ، عدولًا او عدم ملكةٍ۔

(٢) ضروری، واجب وممتنع بالذات وبالغير، ويتعاكسان بالتقابل ولاضروريهما[3] ممكن خاص بالذات فقط، يقابل نظيره[4] وينقسم الی قسميه[5]، ولايتعاكس، ولاضروری احدهما ممكن عام فمعيّنًا[6] يقابل احد الاولين[7]، ومطلقًا يشمل الكل۔

---

(١) وله تقسيمات ايضًا الاوّل منها ١٢ منه

(٢) اى مجردًا عن قيد الزمان ١٢

(٣) اى الوجود والعدام ١٢

(٤) اى الضرورى الذى واجب بالذات او ممتنع بالذات ١٢ منه

(٥) فى "ن" قسيمه ١٢

(٦) فلاضرورى احدهما حال كونه معيّنًا ١٢ منه

(٧) اى الواجب والممتنع بالذات، ممكن الوجود يقابل الممتنع وممكن العدام يقابل الواجب ١٢ منه

(٨) اى غير متعين بل مطلقًا عن الاضافة الى الوجود والعدام ١٢ منه

Marfat.com

(٣) وبالقوة او بالفعل فكلّ مستعد قريب للآخر۔
(٤) وعام وخاص يتقابلان تعاكسًا والوجود قبل الكثرة او معها او بعدها۔
(٥) ودفعي او تدريجيٌّ منطبقًا اولا۔
(٦) والمطلق من العدم يباين الوجود، ومطلقه يجامعه، واعتبار[٢] اه في الاغلب بحال الوجود[٣]، وقليلا بحال نفسه۔
(٧) واحد الوجودين يباين الآخر اويلابسه اويندرج فيه فيفارق الاحوال بان حملها اشتقاقي وحمله مواطاة۔
(٨) واصلي وظلي۔
(٩) ومحقق ومقدر۔
(١٠) ومنعوت بالطبع وناعت۔
(١١) ومجرد[٤] كاملًا اوناقصًا۔
(١٢) ومادي
(١٣) ومشلك بالخائه[٥]، وغيره۔

ومنها ——— الموجود بحسب الخارج إن نافى

---

(١) من الوجود والعدم ١٢ منه
(٢) اى اعتبار الشئ المطلق ومطلق الشئ للعدم ١٢ منه
(٣) فالعدم المطلق رفع الوجود المطلق، ومطلق العدم رفع مطلق الوجود ١٢ منه
(٤) فى الخطية ومادى ومجرد كاملًا اوناقصًا ١٢
(٥) اى التشكيك ١٢ منه

Marfat.com

العدم لذاته فواجبٌ، والافممكن، له ماهية، ولا تخلو عن ملابسٍ[1] مختصٍ۔

فالمتناعت حالٌّ يجتابه شخصه الى شخص الاخر(٢)، والممنوت محلٌّ۔

فما استغنىٰ عن طبيعة الحال موضوع للعرض، وما لا فمادة للصورة

والجوهر ماهية وجودها العينى لا فى موضوع، وظنّ فى الزمان والمكان۔

والجوهر الفرد والخط، والسطح المستقلين، والجسم والصورة جسميةً ونوعيةً، والهيولىٰ، والنفس والعقل۔

وحقق فى الخمسة الاخيرة۔

فما لا يقبل قسمةً واشارةً، ان فعل فى الجسم بالآلاتِ واستكمل به نفس، والا فعقل۔

والقابل لهما محلا هيولىٰ بفعليتها للاستعداد، وحالا منهما مثلاً فى الجميع ممتدًا لذاته صورة جسمية۔

ومختلفًا نوعية۔ ومركبا[3] جسم، آن زاحم فى الحيز دائمًا فشهادى والا فمثالى۔

والشهادى بنوعيته[4] بسيط، افلاك، وكواكب، وعناصر، ومركب عنصرى ناقص، بلا مزاج تامٍ به، فما يحفظ البنية فقط فمعدنى، وما

---

(١) فى الخطية "وهو" تلابس ١٢

(٢) فى الخطية قطعًا ١٢

(٣) اى من الحال والمحل ١٢ منه

(٤) اى بصورة النوعية ١٢ منه وفى الخطية "بنوعيه" ١٢

Marfat.com

ينمو ويولد فقط نبات ـ

ومايحس ويتحرك بالارادة حيوان ـ

ومايتفكر ويصنع بالآلات انسان ارضيًا وجن ناريًا ـ

والنفوس المشاعرة فلكية وحيوانية وناطقة، والعاطلة عنه نباتية ـ

والفاعل بلاشعور طبيعة ـ وربما يعمم

والملك عندنا جوهر شاعر ليس بذى نمو وشهوة وغضب، وان اراد انعامًا وانتقامًا، ويقال على روحانى، ومثالى وسماوى، وهوائى، ومن كل[1] مهيم[2] ما[3] ومدبر، ويتشكل فى مدركته، ومدركة غيره، باشكال مختلفة كالجنّ ـ

والاعراض انضمامية وجودها فى انفسها هو وجودها لمحالها ـ وانتزاعية وجودها خصوص نحو وجود محالها فى انفسها، او منتسبًا الى غيرها وتبقى زمانًا، وينبعث بعض لبعض، ويتبع الجوهر فى التحيز والنقلة وان اوهم تجدد الامثال فى الاشعة والاظلال والاصوات، والغفلة عن الجوهر فى الاصباغ خلافه ـ

ووجدوا منها نسبية[4] يدخل غير المحال فى قوامها ـ

وكمًا يقبل المساواة والزيادة والنقصان لذاته ـ

وكيفًا سواهما، فالنسبة الى الظرف مكانًا اين، وزمانًا متى،

---

(١) اى من الاقسام الاربعة المذكورة انفًا ١٢ منه

(٢) اى المستغرق فى عبادة الله تعالى ١٢

(٣) فى الخطية "ما" ليس بموجود ١٢ سواتى

(٤) فى الخطية نسبة ١٢

Marfat.com

والى الاثر بالتدريج ايقاعًا فعل، وقبولًا انفعال، والى داخل او خارج منتقلًا بانتقاله مشتملًا على كله او بعضه، مِلكٌ، وغيره وضع، والى نسبةٍ اضافة مشاكلة او مخالفة۔ والكمان اشترك مقسمه[1] فمتصل فالقار مجتمع الاجزاء، ذو بعدٍ خط، وذو بعدين سطح، وثلثةٍ جسم تعليمي، وغير القار زمان، والا فمنفصل عدد۔

والكيف محسوس سمعًا وبصرًا وشمًا وذوقًا ولمسًا ولو بشركة وهم كالاوتار والالحان والحسن والنجاسة والسعة واضدادها۔ ونفساني في البدن كالحياة والصحة، او في النفس كالعلم والارادة۔ والقارة الراسخة منهما[2]، انفعاليات[3]، وملكات[4]، وسريعة الزوال انفعالات[5]، وحالات[6]، واستعدادي بقوى قوة القبول وعدمه او الفعل، وظنّي ان الحركة منه، والا بصر عدم استقراره كالاصوات۔ فلكل ماهي فيه فرد غير قار ربما وصل نوعًا بنوعٍ تدريجًا۔

ومختص بالكميات كالشكل والزاوية والزوجية والفردية، ولعل النقطة منه۔

---

(١) بين القسمين ١٢

(٢) اى من المحسوسات والنفسانيات ١٢ منه

(٣) من المحسوسات ١٢

(٤) من النفسانيات ١٢

(٥) في المحسوسات ١٢

(٦) في النفسانيات ١٢

(٧) في الخطية "او" ١٢

Marfat.com

(٤) ومنها ـــــــــــــــ الماهية

من حيث هي ليست الا هي، وذاتياتها يسلب عنها جميع العوارض الوجودية والعدمية واللازمة والمفارقة۔

ومن حيث ما هي عليه معروضة المتقابلات فتوهم ارتفاع النقيضين واجتماعهما، وهي[1]:

(١) اما حقيقية تقومت بلا اعتبار وضع[2] من الناس، او اعتبارية صناعية۔

(٢) واما خارجية تقع في الاعيان، او ذهنية۔

(٣) واما بسيطة لا جزء لها بالفعل، او مركبة منتهية الى بسيط بالفعل۔ وتركيبا الطرفين وان تلازما بالحقيقة، فقد يختلفان بالحدود الاسمية او الاجزاء المحمولة والغير المحمولة۔

واجزاءها[3]:

(١) اما اركان لاصلها فتنتفي بانتفاء احدها، او عرضية[4] لكاملها فلا۔

(٢) واما اولية او ثانوية۔

(٣) واما تركيبية بالفعل في الواقع فقط، او في الحس ايضا او بالقوة۔

(٤) واما متداخلة تحمل ولا تحمل باعتبارين كما مر، فهي متخالفة الحقائق قطعا متحدة العين كاللون والبياض، ومتمايزة متطابقة

---

(١) اقسام التقسيم الاول منها ١٢

(٢) في الخطية وم "وضع"۔

(٣) اقسام التقسيم الاول منها ١٢

(٤) في "م" عرفية ١٢

Marfat.com

كالهيولى، والصورة، والنفس، والبدن -

وآذ عنوانى الحقيقيات للعموم والخصوص المطلق بينهما[1]، ففى المتحدة هى الجنس، والفصل بالحقيقة، والمادة والصورة بالعمل - وفى المتطابقة[2] بالعكس، اومتباينة متجاورة متماثلة، اومتخالفة بالنوع - اوبالجنس كالعدد والبلقة والخلقة والاجزاء المقدارية فى الجسم المركب تركيبية وتحليلية، وفى البسيط تحليلية فقط -

وجازان يكون للشئ اجزاء اولية متداخلة وثانوية متباينة - واجزاء الاعتباريات جواهر واعراض حقيقية واضافية سلبية و ثبوتية الى العلل الاربع فردًا اوجمعًا، اوالى المعلول اوالخارج اللاحق اوالمباين فقد يتخلف فيها اسم الكل عن جميع الاجزاء لفوات شرط الاطلاق، ولابد فى الكل من جهة وحدة وهى بالحاجة بلادور - اما فى التحصيل اوالحصول اوالبقاء اوترتب الغرض، وتكون فى الحقيقيات بالذات واللوازم وفى الاعتباريات بالمفارقات ايضًا وتتشخص الماهية بنحو تقررها، ويتقوم هذا النحو ابتداءً للمنحصرة فى فرد واحد بحقائقها وللنفوس بابدانها، ثم بالعكس[3]، ولما يحل بمحل مع الزمان وللمحل المنقسم بالوضع المصحح للاشارة معه واصل الجعل بسيط، ثم بجئ التركيب ففى بادى النظر من قال بتقدم الثبوت على الوجود اوبزيادته على الماهية فى الخارج قال

---

(١) فى "م" بينهما ١٢

(٢) اى فى المتطابقة جنس وفصل بالعمل ومادة وصورة بالحقيقة ١٢ منه

(٣) اى بابقاء فيتقوم هذا النحو ابتداء بابدان النفوس ١٢ منه

Marfat.com

بالمركب، ومن لا قال بالبسيط۔

وفی غامضه لا یتم الا باخراج الأبسِ من اللیس، ویتخلل المرکب بین اجزائها، لا بینها[1] وبین اجزائها لامتناع سلب الذات والذاتیات عن الشئ وتحصیل حاصل قبلُ۔

(٥) ومنها[2] ــــــــــ الکثرة جهة الانقسام وتفارق العدد باعتبار[3] خصوص المرتبة مبهمًا او معینًا فیه دونها، والوحدة جهة عدمه، وهی تقوم الکثرة وتعرضها وتقابلها بملاحظة الدلیلة فی محلها، وهو طبیعة المیز ولو بقید زمان او مکان، او نحوهما۔ وتساوق الوجود والانقسام، أما بتحلیل الذهن الی الحقائق المتطابقة واما للکل الی جزئیاته بضم قیود مختلفة الی مشترک محصلة اوعارضة لیتکثرا[4] اجناسًا او انواعًا او اصنافًا او اشخاصًا، وامالکل ای اجزائه بفک او بعرض حقیقی او نسبی او بفرض شئ دون شئ جزئیا بتعیین المقسم وهما او کلیًا بدونه عقلًا فی المتصلات، ویتمایز[5] الاشخاص والاطراف فی المنفصلات، وفرقوا بین الکل والجزء وبین الکلی والجزئی بامتناع حصول الاول فی جزء وحمله علیه وبارتفاعه و توقفه بارتفاعه[6] علی جمیعها وانحفاظ وحدته الشخصیة مع کثرتها،

---

(١) ای الماهیة ١٢

(٢) فی الخطبة ومر نکتته ١٢

(٣) فی الخطبة ومر وباعتبار ١٢

(٤) فی الخطبة لتکثیر ١٢

(٥) فی مر بتمایز ١٢

(٦) فی الخطبة وبارتفاعه وتوقفه علی جمیعها ١٢

Marfat.com

دون الثانى، وكمال الوحدة لمن لاماهية لفعليته ولاصفة انضمامية لذاته ولا تعدد حيثيات متقدمة لتمامه۔

ثم للمفارقات ثم للنفوس ثم لما لاينقسم من ذوات الاوضاع ثم لمتصل الذات ثم للمركبات الطبيعية، ثم للانواع والخواص، ثم للاجناس والاعراض العامة ثم للنسب المشتركة۔

والاتحاد جهة الوحدة فى كثرةٍ، ومنه الشركة فى الاشارة وفى الحركة والسكون، وفى المكان المعرفى والزمان والصفة ونسبة الولاد والملك ونحوها۔ وتختلف الجهتان قوة وضعفًا، فاقواها الاتحاد بالذات، والتغاير بالاعتبار، واضعفها بالعكس، ومن الكثير اثنان، فالوصفان ان اختلفا تشخصًا فقط فمتماثلان، اوبالماهية، فان جاز اجتماعهما فمتخالفان، والا فمتقابلان۔

فان قابل وجوديًا مثله فما تلازما تعقلا متضائفان حقيقيان وتيكا فان قوةً وفعلًا وعددًا ومحلًا هما مشهوريان، ومالا متضادان فمع[1] غاية الخلاف حقيقيان ويكونان نوعى جنس يتصوران لمحلٍ وبدونها مشهوريان، اوسلبه فالمطلق سلب وايجاب بسيط او عدولى، والمقيد لمحل قابل للوجودى فى وقته او شخصه اوصنفه اونوعه اوجنسه القريب اوالبعيد عدم ملكةٍ۔

ومن الكثير مالايتناهى، ويقين[2] جوازه فى مثل اللزوم مالا يقف عند حدٍ اذ[3] ليسا منه حقيقة، وامتناعه فى المدارك البشرية

---

(١) فى ن "فمع غايته" ١٢

(٢) فى الخطية وتعين ١٢

(٣) فى الخطية ومراد ليسا ١٢

Marfat.com

مفصلًا بالوجدان، وفی العلل والابعاد بالبرهان اذ الافتقار انما هو لخلو الذات فاذا افتقر کل خلی الکلی فلا اثر ولا تاثیر، وحرکة المتناهی المتوازی لقدیمه[1] الیه مع ثبات المبدء تبطل ضرورة الحصر بین التوازی والتقاطع علی تقدیر عدم التناهی عند قطع السمت ما بینهما فی کل حدٍ وتوجب قطع سموتٍ غیر متناهیة فی زمانٍ متناهٍ ولجرمٍ اخر، واما فی غیرها فاشترط الفارابی الوجود والترتب والاجتماع والمادیة، واسقطهم جمهورهم الاخیر، والمتکلمون الاخیرین، وبعض المحققین الاخیرة[3] زاعمًا امکان فرض التطبیق الاجمالی عن الترتب الواقعی[4] وعندی انه ان تم لزوم العدد للکثرة کما یظن انما هی اللامتناهی عن الواقع عینًا وعلمًا، والّا لا وهذا فوق المدارک العامة۔

(٦) ومنها ——— ما یتوقف علیه وجود الشیء، وهو ما لولاه لامتنع اما عدم امر فقط وهو المانع، او عدمه بعد الوجود وهو المعد، او وجوده فقط، فهو اما مرجح، او مصحح، والترجیح هو التاثیر[5] والاقتضاء، فالمقتضی للشیء المؤثر فی وجوده هو العلة۔ فما به فعلیة المعلول الصورة، وما به قبوله المادة، وتدخلان فی المرکب وفی البسیط الصورة هی المعلولة والمادة هی القابلة ان کانت

---

(١) فی "م" لعدیمه ١٢

(٢) الی المتناهی ١٢ منه

(٣) ای الثلثة الاخیرة ١٢ منه

(٤) فی "م" الواقع ١٢

(٥) فی "م" والترجیح هو الاقتضاء والتاثر ١٢

Marfat.com

ومامنه صدوره الفاعل[٣]، ومالاجله صنعته الغاية[٤]، وهى علة ذهناً ومعلولة خارجًا، وهما خارجان والحاجة الى الثلثة الاخيرة للتركب[١] و ضرورة القابل، وللامكان[٢] ولاختيار الفاعل قريبًا او بعيدًا، ومنه غايات الطبائع والمصحح شرطًا۔ امالتاثير الفاعل، ومنه آلات الطبيعة كالقوى والجوارح، والصناعة كادوات الحرف وهى الواسطة بين الفاعل و المنفعل فى ايصال الاثر او بقبول المادة، اولتمام الصورة او لترتب الغاية۔

وما وجب تقدمه ولم يجب زواله، معدا بالعرض محل اوشرط للمعد بالذات۔

ومن العلل[٣]:

(١) تامة لا يتوقف على ماوراءها فليست شيئًا واحدًا او ناقصة غيرها۔

(٢) وموجبة لا يتخلف المعلول عنها، وهى تامة، او جزء اخير منها، او فاعل مستجمع لشرائط التاثير وهى[٤] متلازمة وغيرها[٥]۔

(٣) ومستقلة هى جملة نوع منها بشروطه، ومنها كافية تكفى لتحصيل جملة مالابد منه۔

---

(١) وفى م للتركيب ١٢

(٢) فى م والامكان ١٢

(٣) اقسام۔ الاول منها ١٢

(٤) اى التامة والجزء الاخير والفاعل المستجمع ١٢ منه

(٥) فى الخطية متلازمة ومستقلة ١٢

Marfat.com

(٤) وقريبة لا يتوسط بينها وبين المعلول علة تامة وبعيدة ۔

(٥) وعلة لا تباين ذات المعلول كآثار الطبائع فى محالها ۔

(٦) وعلة مخلقة للاثر وغيرهما ،

وحقيقة التاثير مع حصول الاثر ۔ والتوليد ترتب فعل على فعل آخر لفاعل ، وقد يتعدد المحدث والمبقى لشخص فى اشكال الصلاب وجمع اجزاء المركبات ودعائم السقف وبدل ما يتحلل ، وبدن الجنين ويستند ثابت الشخصية الى متبدل شخصا او نوعا باعتبار القدر المشترك وبالعكس ، لاختلاف القوابل والشروط ، واللوازم الى علة الملزوم وعدم المعلول الى عدم شئ منها ۔ وجاز تواردعلتين مستقلتين معا وبدلا على الواحد النوعى لا الشخصى الا تسامحا فى الاستقلال والعلية ۔ وبطل دور التقدم من جهة واحدة لا المعية ۔ ووقوع الممكن بلا ايجاب العلة ، وتخلف عن التامة ، واستناد جهة التعدد الى جهة الوحدة وهى السبب والاتفاق منه غير متوقع الايصال ۔ وعند الاصوليين هو المقضى[1] فى الجملة فيتخلف عنه[2] السبب ، وهى[3] الموضوعة لتحصيل الحكم فلا يتخلف عنها ۔

(٧) ومنها ـــــــــ التقدم والتاخر بديهيان متضائفان واجتماع موصوفيهما بحيثيتهما ، إن امتنع فزمانى ، وهما لا بجزء الزمان بالذات ولما يقترن بها بواسطتها ، والا فامّا بحسب الحاجة

---

(١) فى "م" المقتضى ١٢

(٢) فى "م" عنها ١٢

(٣) اى العلة ١٢

Marfat.com

فذاتي، فإن جاز تخلف المتاخر فطبيعي وهو للعلة الغير الموجبة و الشروط والمعدات في الوجود، وإلا فعلي وهو للموجبة في الوجوب، وإما لا بد[1] فإن جاز الانقلاب بتغيير[2] المبدء فرتبي، وهو بالقرب من المبدء المفروض في مرتب حسا او عقلا، وإلا فبالشرف، وهو بالزيادة في الصفة المقصودة وما سمي بالماهية كتقدم الذاتيات على الذات والذات على العوارض فلا ينفك من[3] الذاتي إلا في بعض اللحاظات، والمعية[4] للمشتركين في تلك الوجوه حيث يسلبان عنه فما مع المتاخر متاخر في الكل وما مع المتقدم متقدم في غير العلي، وكثيرا ما يجتمع البعض توافقا وتعاكسا.

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تعم

---

(١) في م بها ١٢

(٢) في م بتغير ١٢

(٣) في الخطية وم عن، وفي "ن" في ١٢

(٤) في الخطية والمعينة ١٢

Marfat.com

الباب الرّابع

فی

(بیان) تطبیق الأسماء

Marfat.com

مباحث

فيه تمهيد لتدوين فن تطبيق الاسماء - وستة فصول

الفصل الاول في ماهية التطبيق

الفصل الثاني في موازين التحقيق

الفصل الثالث في اسباب الاختلاف

الفصل الرابع في ضوابط التطبيق

الفصل الخامس في الجرح والترجيح

الفصل السادس في امثلة التطبيق - توضيحًا للواهم،
وتبريئًا للفاهم

السيوطي

Marfat.com

بعد حمد الله و صلوة محمد رسوله (صلى الله عليه وسلم)

اقول تدوين المذاهب المختلفة بادلتها واعتراضاتها، اورث داءً عضالًا من الحيرة والشك فى القديم، ورفع الامان عن الجديد۔ فالعامة بين متعصبٍ للتقليد، لا يميز القريب عن البعيد، ومذبذبٍ حائرٍ فى الحق السديد۔

فدوّنت بتوفيق الله سبحانه، فى "الدراري والدرر" لدفعه[٢] موازين التحقيق، واسباب الاختلاف، وضوابط التطبيق۔

واردت ايرادها هنا رابيًا من الله سبحانه ان ينفع بها عباده فى فصول۔

---

(١) كتاب للمصنف ح مشتمل على مباحث شريفة ونوادر نجيبة وتحقيقات جليلة وتدقيقات غامضة۔ نقل منه تطبيق الاسماء هنها فى التكميل۔ وايضًا ذكره فى رسالة "جوابات سوالات اثنا عشر" وقال قد استوفينا مبحث رويه الباري تعالى فى كتابنا "الدر والدراري" ولا نعلم هل هذا الكتاب موجود فى مكتبة من المكاتب امر ضاعته حوادث الزمن۔ والله اعلم ١٢ سواتى۔

(٢) اى الاختلاف ١٢

Marfat.com

فصل

فی ماهیّت التطبیق وهلیّته

نکتة ـــــــــــــــ لیس المراد بالتطبیق نفی دعوی مخالفة احد الخصمین للآخر، ولا حمل کلام احدهما علی مراد الآخر، ولا دعوی مطابقة اصول مذهب کل وفروعه علی الواقع، بل هو عبارة عن معرفة قدر انطباق کل مذهب مع الواقع، وقدر انحرافه عنه، ومعرفة سبب الانحراف، بحیث یتفطن[۲] له من کلامه[۳]، واصوله، وفروعه حتی یطمئن القلب ویزول الریب۔

نکتة ـــــــــــــــ الادراکات والاعتقادات الحاصلة فی النفوس موجودات حادثة فلها بالضرورة اسباب فاعلة، وقابلة، وشروط ومعدات وجمیعها امور واقعیة، او منتهیة الیها، والامر الواقعی یمتنع ان یستلزم باطلاً محضاً، او ما یستلزمه، فبالجملة حالها کحال سائر الشرور الواقعة فی العالم، انما شریتها بحسب جهة دون جهة، ومنشأها اعدام جزئیة لازمة لطائفة من الموجودات۔

فکذلک بطلان بعض العقائد بحسب جهة دون جهة، ومنشأها اعدام لاحقة لبعض الصور الموجودة کحصول شیء بعنوان غیره عقیب

---

(۱) فی الخطیة وم مائیة ۱۲

(۲) فی م یفطن ۱۲

(۳) ای من کلام صاحب المذهب ۱۲

Marfat.com

طلبه، وتمثل شئ بصورة شئ اخر واجراء القاعدة مع الغفلة عن وجود المانع، والقياس مع الفارق، واخذ العلم عن غير اهله لحسن الظن به، و حمل الكلام على غير محمله لارتكاز مرجع فى القلب ونحو ذلك، فاذا امعن فيها من قبل مباديها الموجبة لها غيبية[1]، وشهادية، وعلوية وسفلية، واضطرارية، واختيارية، وداخلة فى المدركة، وخارجة عنها، لاح مستقر كل قول وارتباطه بالواقع كمًّا وكيفًا، فتوافقت المذاهب كلها، ولا ينبغى ان يرتاب فى هذا الاجمال، وان كان تفصيل زوال الاختلاف من رحمة الله الخاصة، والله يختص برحمته من يشآء۔

نكتة ——— كل من يحكم على شئ فانما يحكم عليه بما يناسب الصورة الحاصلة منه فى ذهنه فمسقط اشارته فى الحقيقة صاحب تلك الصورة، والفرق بين صاحب الصورة، وبين ماخذها، والمقصود بها واضح، والصورة لا تخالف صاحبها ابدًا فليس من هذه الجهة كذب اصلًا، وكل انما يحكى الحقيقة الحاضرة عنده المتجلية عليه ولكن يجب ان لا يقتصر على هذا حتى يفرق بين الحق والباطل ليظهر الهدى والضلال۔

نكتة ——— لا ريب ان الاشياء فى مناسبة بعضها لبعض ليست على السواء، وان الاحاطة منا بجميع الاشياء بل بالشئ الواحد من جميع الجهات ممتنع، فالانسان اذا اراد تحصيل امر فقد يتصوره على غير ما هو عليه، واذا عرفه فقد يطلبه من غير مباديه، او يأخذه من غير ماخذه، اما من المحاورات العرفية

[1] اى حال كون تلك المبادى غيبية ۱۲

Marfat.com

التى مَلأَتْ سمعه او المواضعات العادية التى اطمئن بها قلبه، فينتهى الى امرٍ يبدو له باد حسب مسيره ومسلكه، فيعتقده مطلوبًا فيمسكه فيضل، وليتذكر ههنا ما سلف فى المنطق من وجوه الغلط، تاييدًا لهذا المقام۔

نكتة ——— واذا صلح طلبا انتهى الى الامر الواقع بالوجه الذى يناسب مسلكه واقعًا فى نظام من النظامات، وموطن من المواطن، ومرتبة من المراتب، فيدعن له، وينكر على من سلك غير مسلكه فانتهى الى وجه اخر من ذلك النظام، او نظام اخر من ذلك الموطن، او موطن اخر من[1] تلك المرتبة او مرتبة اخرى من مراتب الواقع فيتسع بينهما حريم النزاع، والحق انه لا تدافع بين النظامات، والمواطن والمراتب، عند نقاد البصيرة اصلًا۔

نكتة ——— هذه الكثرة الموجودة تنتظمها[2] جهات وحدةٍ ذاتيةٍ وعرضيةٍ۔ مختلفة بالعموم والخصوص، فترتب افرادها حسًّا او عقلًا نسميه نظامًا۔

والنظامات المتوافقة فى المدرك موطن واحد، والمواطن التى يتعدّد بها وجودات الاشياء ولا يقع احدها عن الاخر فى جهة، فبينهما نسبة الغيب والشهادة، نسميه مراتب الواقع۔

فالشجرة ينظر فيها النجار من جهة كم يحصل فيها من الجذوع والالواح وغيرها من الآلات الخشبية، ولماذا يصلح خشبتها من الاغراض

---

(١) فى الخطية وم "فى" ١٢

(٢) فى م ينتظمها ١٢

Marfat.com

وابن السبيل من جهة ما لها الظل،

والفلاح[1] من حيث كم يسقى من الماء ومن اين مخضر ومن اين مصفر۔

والصيدلانی[2] من اجزائها من ليف، وخشب، وورق، وزهر، وثمر، ونواة۔

والطبيب من حيث افعالها فی بدن الانسان۔

والطبيعی[3] من حيث قواها من جاذبة، وماسكة، وهاضمة، ودافعة، ومن حيث تشريحها، فتلك جهاتها[4]۔

ثم انه قد يتعرض لها من حيث صنفها، وبذرها۔ وقد يتعرض لها من حيث هی فی دوحتها ما كان هناك فيها وما كان يكون بعدها۔

وقد يتعرض لها من حيث ملكها مالكها، من اى مال، وما يحصل له منها۔

فتلك نظامات تشتملها[5]، وما لها من الروائح والاذواق والالوان والكيفيات الملموسة مواطن، فاذا غفل صاحب قصد عن صفات اخر وانكرها انعقد النزاع۔

نكتة ليس فی التطبيق تجهيل الطرفين الامن جهة قصور كل عن غاية التوجيه لكلام خصمه، ومن المعلوم ان الاسباب

---

(۱) زراعت كننده ۱۲

(۲) فروشنده ادويه ۱۲

(۳) اى الباحث عن الحكمة الطبيعية ۱۲

(۴) اى الشجرة ۱۲

(۵) فی م تشتملها ۱۲

Marfat.com

المودية الى الخصومة لاتفرغ القلب لهذا الامر، وانما على طالب الحق استفراغ الجهد فى درك الواقع لافى خدمته كلام الناس۔

ثم من يضمن لاحد نفى القصور فى العلم، وقد قال الله تعالىٰ "وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا"۔

وقد سبقنا الىٰ تطبيق الآيات مفسر الامة عبد الله بن عباس رضى الله عنه والىٰ تطبيق الاحاديث صاحب المغيث من مختلف الحديث۔

وفى آراء المسلمين الشيخ علاء الدولة السمنانى رح

وفى الشريعة والفلسفة اخوان الصفا۔

وبين رأى الحكيمين ابو نصر الفارابى۔

وفى الاسلام والهندية داراشكوه۔

ومهد حجة الاسلام رح لتاويل مذاهب المبتدعة الوجوه الخمسة فى "فيصل التفرقة بين اهل البدع والزندقة"۔

وقال الشيخ ابن عربى رح ؎

عقد الخلائق فى الاله عقائدًا
وانا اعتقدت جميع ما عقدوه

وسعى فى التطبيق بين الشهودية، والوجودية، العارفان الجليلان الشيخ احمد السرهندى، والشيخ ولى الله الدهلوى قدس الله اسرارهما وان لم يمهدوا له ضوابط، وقد عرفناك فضل منفعته۔

فذلك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون۔

Marfat.com

فصل
(فی) موازین التحقیق

نکتة ——— طرق اقتناس العلم عقل ونقل وکشف والحس شرط للکل ووسیلة الیه، وکل منها اذا استجمع شروط صحته، کان مطابق الواقع، فامتنع ان تکون متناقضة بالحقیقة، لئلا یلزم اجتماع النقیضین، نعم قد تکون مخالفة[1] بحسب الظاهر[2]، للانحراف عن الجادة[3] القویمة، بنوع من الغلط والاکلام فیه، اولاختلاف فی مسالك الدلائل، او مواطن المدلول فکلتا الحکایتین عن امر من الامور الواقعة[4]، وان اختفی[5] موقع نظر واحد عن الآخر، فهذا یقینی، وبعض من تفطن لوجوب التطابق وغفل عن اختلاف المدلولات، یحمل کلام احد الجانبین علی غیر مرادة ویصلح بین الخصمین من دون تراضیهما، ویاتی فی ذلك بما یمجه الطبع السلیم ویطیب الانکار علیه۔

ومن العلوم العادیة ان المذاهب المختلفة المتقاربة فی الدلائل، وثاقةً ورکاکةً، التی یتبنی علیها النظام المحسوس ابتناءً صحیحًا، ویدفع

---

(١) فی الخطیة ومر مخالفة ١٢

(٢) فی الخطیة الظاهرات ١٢

(٣) فی م عن العادة القدیمة ١٢

(٤) فی م من الامور الواقعیة ١٢

(٥) فی م اخفی ١٢

Marfat.com

عنها النقوض الموردة دفعًا غير سميجٍ لبست بعيدة عن الواقع كل البُعد۔
ولا كاذبة على الاطلاق، ولا حَقَّةً بكل نقير وقطمير من فروعها واصولها۔
وان كان بعضها اكثر موافقة من بعض، فاذا تصفحنا عنها بالتعمق فی ماخذها
والتامل فی کیفیات اخذها ودرك اغراض مدوّنیها[1] ودرجات فهومهم
عرفنا منشأ الاختلاف، وموضع الالتباس، وموطن الحکایة والتمیز بین
المتیقن والمظنون، بتوفیق الله سبحانه وعنایته،

نکتة ——— العقل اصل طرق الاکتساب لاغنیة
للنقل، والکشف، والحس عنه بل هو الحاکم بها، والعامل فیها، والمیز
بین اقسامها ومراتبها، وحکمه عام من حیث الادراك والقبول، وان
کان قد یقصر عن بعضها من حیث التحصیل والوصول، وقولهم طور
وراء طور العقل یعنون به القواعد التی مهدها الملقبون باصحاب العقل،
او انفراد بلا انضمام ومعاونة من غیره، واصحابه متفاوتون فیما بینهم
بالحدس والتجربة۔

فمنهم من یکون استحضاره للمبادی اکثر، وانتقاله الی اللوازم ابعد،
وتعمقه فی روابط الانتقال اجد، ویکون وقائعه اوفر، وشغله امد،
وحسه اجود، وتفطنه للامور المشترکة من العلل والاحکام واختلاف
ماخذه اشدّ، ونظره الی الواقع اوصل، ومخالفة المالوف علیه
اسهل۔

ومنهم دون ذٰلك۔

والنقل اذا ثبت عن الانبیاء علیهم السلام فهو اقوی، واصحابه

---

(۱) فی م تدوینها ۱۲

Marfat.com

متفاوتون فيما بينهم روايةً ودرايةً۔

فمنهم من يكون اصح سندًا، وانقىٰ اساتذةً، واحذق تعليمًا واصدق مخبرًا، وانقىٰ بدعًا، واكثر متنًا، واوضح لفظا، واضبط سماعًا، واكمل حفظًا، وازيد شيوخًا، وامدّ رحلةً، وافقه فهمًا، ولترجيح الاسانيد واسباب الجرح عندهم وجوه مختلفة۔

ومنهم دون ذٰلك۔

والكشف اذا تم فهو اوسعها، واصحابه يتفاوتون[1] بينهم جدًا في التطلع على العوالم الحاضرة لديهم، والفناء في الرقوم المستحفة فيهم۔

فمنهم من يتمثل له لطائف الجسمانيات كالملائكة السفلية، و الشياطين، والجن، او الحقائق المثالية على طبقاتها تارة للهداية وتارة للاضلال، او الحقائق الروحانية على درجاتها من البشرية، والفلكية، والعلوية، او يتجلى له الاسماء والصفات الالٰهيّة، او يتجلى له الذات مرة في مرايا ادراكية بالتاثير في قواه، او في قوالب مثالية بالتشبح بها، ومرة انكشافا صراحًا،

ومنهم من يفنى في خلاصة اهواء، وعادات راسخة فيه، او في لطائفه الكامنة في جوهره، فيظهر بعض الحقائق بنحو غير ما يظهر في لطيفة اخرىٰ، او يفنى في وجوداته المختلفة التي قضىٰ بها في التنزلات الماضية، او الترقيات الآتية، او يفنى في الحقائق السارية فيه بعضها خلقية كحقائق الصور الجسمانية العنصرية، او الفلكية، او هيولى الجسم المطلق، او العماء[2]، وبعضها حقية من الاسماء الجزئية والكلية على منازلها

---

(١) في م متفاوتون ١٢

(٢) العماء هو المادة الامكانية، منها خلق عالم الارواح والاجسام جميعًا (باقي على ص ١٢٦)

Marfat.com

والشيون الذاتية باصنافها، وفى كل ذلك يتوفر عليهم علوم تلك المقامات واحوالها، ويتمثل لهم مقتضياتها۔

نكتة ــــــــــــــــ المعتبر من العقليات ما ينتهى الى اليقينيات بالطرق الميزانية انتهاء قريبًا، اوجليًا۔

ومن النقليات ما صححه الحفاظ، اوحسنوه، وما تواتر من معناه القرون المشهودة لها بالخير، وتعاضدت عليه الاثار من غير صرف عن الظاهر المتعارف فى مثله حقيقةً ومجازًا، وصريحًا وكنايةً۔

ومن الكشفيات ما كان عن ذى فناءٍ تامٍ، اوبعد الفراغ الكلى والتوجه الى الله سبحانه متواترًا، مستمرًا محفوظ الصورة بعينها۔

واورث حالًا من الاحوال الالٰهية اوالملكية، وعرف مقام صاحبه وسيرته۔

نكتة ــــــــــــــــ فصلوا فى المنطق شروط الحدس، و التجربة، والاوليات، والمشاهدات، وفى اصول الفقه، والحديث شروط الصحة، ووجوه الجرح والترجيح، وفى ما لا يعول عليه للشيخ ابن عربى شروط الكشف؛ فليراجع اليها، طالب التفصيل، واكتفينا على الاجمال لقصد الايجاز۔

نكتة ــــــــــــــــ المشاؤن متجردون للعقل والمحدثون للنقل، ومتاخرون الصوفية للكشف، واما المتكلمون فكلامهم

(بقيه صفحه ١٢٥) وهو اول مخلوق كما ورد فى الحديث، "سال ابورزين رسول الله صلى الله عليه وسلم، اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه، قال كان فى عماء ما فوقه هواء وما تحته هواء ١٢ منه رح (ا) فى مربقصد ١٢

Marfat.com

خلط بين نقل، وعقل، والاشراقية بين عقل وكشف، والجامعون بينهما على اعتدال ندر

نكتة ــــــــــــــ من العلوم علوم محسوسة، ومنها معقولة منتظمة تطابق المحسوس، ومنها معقولة صرفة لانظير لها فى الحس، وللعقل فى الجزم بها سبيل، ومنها علوم استقرائية لاسبيل الى الجزم فيها قصوى امرها الظن أو الوهم، ومنها ما لاسبيل فيها للعقل انما تنال سماعًا من حس او وحى او كشف.

فمنها ما للجزم بها سبيل، ومنها ما لا، وجميعها يختلف فى الجلاء والخفاء، وفى الملائمة لبعض[1] النفوس، والمنافرة لها، وفى المصيرة والمنفعة لسعادات[2] النفوس، وفى المأخذ والمسالك، وفى الحاجة الى ممارسة العمل وعدمها، وفى كثرة الرغبة فيها والتنفر عنها، وقلتها، وفى انقلابها بمرور الزمان، وثباتها وفى تقدم بعضها على بعض، والتاخر عنه، وفى كونها مقصودةً اووسيلةً، وفى تكميل القوى المختلفة، وفى دخلها فى قضاء الحوائج المعاشية او الاقترائية[3]، ومعروف تمايزها بالموضوعات، والغايات المترتبة عليها، فى الدنيا والاخرة. ويختلف بذلك شرفها ودرجات العاملين بها.

نكتة ــــــــــــــ الباحثون عن الحقائق على درجات،

---

(١) وفى ن ببعض ١٢

(٢) وفى م بسعادات ١٢

(٣) وفى الخطية الاقترابية، وفى م الاقترانية، ولعل الصواب الاقترابية. والله اعلم ١٢ سواتى

Marfat.com

صنف هم المستخرجون للمسائل والواضعون للعلوم، والنقادون لها، ونظرهم الى الواقع مطلق، فبعض ارائهم تعتمد على اصول صحيحة، ولكن فى تفريعها حق وباطل،-

وبعضها على اصول فاسدة يأصّلونها حفظًا لمذهبهم فى الفروع المعلومة حقيتها، حيث لم يستطيعوا تفريعها على غير تلك الاصول- أو خاضوا[1] لزوم فروع مسلمة البطلان على اضدادها، واذعانًا بها لالف او ملائمة طبع، او تحصيل غرض-

أو اطلاعًا على دليل عجزوا عن دفعه، والمحقق انما يعتنى بكلامهم-

وصنف هم الشارحون لكلام اولئك، والمفرعون على قواعدهم، و الذابون عنهم، ونظرهم الى الواقع مقيد، والخطأ منهم متضاعف، ومع ذلك يوجد فى كلامهم فوائد مغتنمة-

وصنف يضربون بعض الكلام ببعض سوالًا وجوابًا، وتوجيهًا على قدر ما احاطوا به من الكتب، وكلامهم اقل جدوى، والماهر فى كلام الائمة وعاداتهم نابٍ عن فتنة شغبهم، الا انهم قد يمرّون مقاربين للحق فى هيماتهم، وتسقط من افواههم ضالة الحكيم-

وصنف قصوى همهم توجيه العبارات، والمناقشات اللفظية وترجيح المحتملات بكل وجه، قريب او بعيد، لا يرفعون الى الواقع راسًا، ينقطع[2] اساسهم بعناية وملاحظة قيد، وابداء احتمال، وليس للمحقق اعتناء بهم اصلًا، وهذا جارٍ فى اكثر الفنون فعليك بتمييزهم[3]-

---

(١) فى الخطية وم، خاتوا ١٢ وهو الصواب ١٢ سواتى

(٢) فى الخطية وم ينقلع ١٢

(٣) فى م بتميزهم ١٢

Marfat.com

فصل فی اسباب الاختلاف

نکتة ——— کما ان الموت امر طبیعی لجبلة البشر باعتبار الطبیعة الخاصة والعامة معًا، فالخاصة تقتضیه لقیامها بالحرارة والرطوبة[1]، والعامة لایفاء العنایة الازلیة مقتضی الطبائع الکلیة من العناصر والافلاك۔ والبسائط تقتضی انحلال المرکبات، والاوضاع السماویة تنتهی الی القواطع فکذلك الاختلاف طبیعی لعقول البشر باعتبار الطبیعة الخاصة والعامة معًا، والیه الاشارة فی قوله تعالیٰ:

"وَلَا یَزَالُونَ مُخْتَلِفِینَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ، وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ"

اما الخاصة فلوجود القوة الحاکمة منهم، ومخالفة ما احاط مدرکة احدهم لمدرکة الاخر لاسباب سنبینها،

واما العامة فلانّ صانع العالم جل مجده لما اراد انتظام النشأتین وتعمیر الدارین بابداً آثار الجمال والجلال فیهما، وناط بحسب تلك العنایة المساعی والدرجات بالاعتقادات، وجب اختلافها فما التطبیق الا بحسب العلم والفهم، لا بازالة الخصوصات[3] من بین الناس۔

نکتة ——— لاختلاف الاعتقادات اسباب عامة شاملة لها ولغیرها۔

منها اختلاف الاوضاع السماویة بحسب الادوار والقرانات الکلیة،

---

(۱) فی الخطیة العزیزیتین وبقاء الحراسة بافناء الرطوبة ۱۲

(۲) فی الخطیة اختلافهما ۱۲

(۳) فی م الخصوصیات ۱۲

Marfat.com

والجزئية، وطوالع المواليد والميائل[1]، وجرّب في الهنود ان من كانت الشمس والمشتري في سابعه، انكشف له حقيقة الاسلام وخرج من دينه اليه، ويذكران وقوع الدراري على الطالع في العاشر ينور العقل، واتصال سهم الغيب بالسعود يصوّب الآراء في ابوابها.

ومنها اختلاف الطبائع الارضية في الاقاليم، والبلاد، وسهلها، وحزنها[2]، وبدوها، وحضرها. ومن الكيفيات المزاجية، وعادات القوم والهنود يقع في مداركهم طول الازمان، والعرب بالعكس.

ومنها اختلاف الاستعدادات بحسب الصور الشخصية، والصنفية الفائضة على المواد القابلة لها بمقتضى العناية الازلية.

ومنها اختلاف الوان خطيرة القدس بحسب عنايات الملأ الاعلى وصعود الهيئات المثالية من بني آدم المعدة لظهور فيض متجدد من هناك.

ومنها تبدل دولة الاسماء الالهية المدبرة للقرون المقتضية لظهور انواع الكمالات والصناعات شيئًا فشيئًا، وتفصيل هذه المبادي مذكورة في فنونها والغرض تنبيه عليها وتذكيرها.

نكتة ——— لانعقاد الاديان والمذاهب تقريبات هي من جملة اسباب الاختلاف.

منها توجه العناية الالهية بارسال رسل مبشرين ومنذرين، ولم[3]

---

(١) في الخطية المسائل ١٢

(٢) في الخطية وجبلها ١٢

(٣) متعلق بما بعده وهو قوله شارحين ١٢ منه

Marfat.com

انحصر فيه صلاحهم شارحين[1] فى اقطار او قرون متباعدة بشرائع متنوعة، قال الله تعالىٰ: "كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ" الاٰية

ومنها تجارب الاذكياء، ورصد الحكماء، والمأثور من الاولياء، والمتبرك من سنة الصلحاء، والمروج الملوك والامراء، فى كل طائفة طائفة، على حسب ما بلغت عقولهم فى انتظام مصالحهم حسب طبائعهم وعاداتهم۔

ومنها انتشار الكذابين المتنبيين، والدجاجلة المضلين، و المحرفين من المختلسين، والمخترعين من اصحاب[2] البخت والقوة، ويتصل بذلك دواعى القبول من الناس لمناسبات جلية، او تصديق[3] هواتف، ومنامات، او مصاحبة كرامات، او استدراجات، او انتظام مصلحة دولة وجاه، وتوقع دواعى حرص وشبهها، او غضب وحمية، او مخافة سيف وذل او تجربة ناقصة لمجازاة دنيوية، او وضوح حجة، او تسويل شبهة، او موافقة جمهور، او تسخير سحر، او قلة تدبر من الطبقة الاولىٰ الى غير ذلك۔

ولا يزال ذلك مستديمًا بتاييد الله سبحانه ببعث المجددين والناصرين لها ونصب الاٰيات الباهرة علىٰ حقيقتها من الخوارق والشواهد السابقة، ومن لحوق المصائب والشوم فى تركها، او خشية

---

(١) وفى م شارعين ١٢

(٢) فى الخطية من اصحاب البحث والقوة ١٢

(٣) فى الخطية او تصديق هو الفساد منامات ١٢ ولعل هو تصحيف النساخ، والله اعلم ١٢ سواتى

Marfat.com

طعن الأَسِنَّةِ والأَلْسِنَةِ فی عصیان الرسم او الالفة بسنة الأباء، و تقلید ذوی العقول الناقصة، اوحُبّ(١) الریاسة والجاه فی دین اومذهب، اومحاسدة العلماء، اوتعنتهم، اوتقاعد العقلاء عن ذالك الحق، ورفع الخلاف لقصور الفهم، ومثل هٰذا من التقریبات، وحدوث الخلق علی طبائع السلف، یحرك رغبتهم إلیٰ عقائدهم، والنصر لها، ثم یشعب ذلك اختلاف امزجة المتدینین والمتمذهبین فینجر الخلاف الیٰ ماشاء الله تعالیٰ۔

نکتة ——— یخلق الناس علی غرائز، وهمم، وعادات شتی، ثم یتیسر لهم مصاحبات، واغراض، واتفاقات فوضیٰ، ولاختلافها مدخل جلیل فی احداث الآراء، وتوجیه المختلفات۔

فمنهم الحدید یستطیع تخلیص الاطراف عن شوب المالوفات فی العبارات، والبلید یعجز عنه، والمنحصر فی المحسوس لایری المعقول الا من مکان بعید، والمتجرد عنه، والمفرط فی قیاس الغائب علی الشاهد والمبالغ فی الفرار عنه، والعجول فی القبول والانکار من غیران یحیط خبرة والمتأنی فیه، والمسامح یکتفی بالظن، وبصورة من الصور المحتملة التی تفی بظاهر المقصود، والفحاص عنه۔ والمتیقظ بالمشارکات والمبائنات واللوازم، والمغفل عنه، والمغلوب فی ایدی الوهم یبنی الامر علی الاعتبارات المحضة، والغالب علیه، والناظر فی الشئ ببذل الجهد وصرف القصد والمتکاسل عنه بمرسرد او تطفل، ونیر العقل یتنبه لاشیاء بلا تعلیم وبادنی اشارة، ومظلمه یعجز عنه، والمتقید بالشرائع، والواهن فیها۔

---

(١) فی المخطیة اوجب ١٢

Marfat.com

والمألوف بالرسم، وغير المبالى به، ووأسع الفهم يحيط بالشقوق والقيود، والسابق واللاحق، والمبسوطات، وضيقه، والمشتهى للتفرد، والمتنفر عنه يجب التقليد، والمتفطن لفروع الشئ وعواقبه، والواكل عليه، والمحب لشخص ومذهب، والمبغض له فيرتكبون فى الاخراج والادراج فيه كل صعب وذلول، والمحقق، والمقلد، والمنصف، و المتعصف، والامّعة، والقادر على اداء ما فى الضمير، والقاصر عنه، و مستقيم الفهم، ومعوّجه، ونقى الباطن يورثه الباطل قلقًا كالذباب وكدره المطمئن بالاكاذيب، والمنقح للمقصود عن الوسائل و اللواحق، والخابط فيه، والجازم يقع فى قلبه الحكم بعد النظر فيه، و الحائر لا يحكم الى غير ذلك مما لا يعسر على الفطن عند الاستقراء معرفة اصنافه، وتعين اشخاصه۔

فهذه واشباهها امثال الزجاجات على البصائر تحجبها عن نيل الواقع على ما هو عليه من غير خلطٍ او تعينها عليه، ولا ينبغى لطالب الحق ان يغفل عنها، او يحتبس فى الورى منها بشوط ان يتجنب الافراط والتفريط، ويوفى كل ذى حق حقه۔

نكتة ——— من اسباب الاختلاف، اختلاف احوال الشئ فى نفسه، وقد مر حديث اختلاف الجهات والنظامات، والمواطن اجمالًا، فيوضح ههنا بامثلة،

قد يكون الشئ علة تامة لشئ ناقصة لشئ، مستقلة اولا، وقريبة اولا، وكافية اولا، او يكون له علل كذلك۔

وقد يكون الشئ واجب الاجتماع مع شئ على تقدير، وممتنع الاجتماع

Marfat.com

معه على تقدير اخر، وممكن الاجتماع راجحًا، او غيره على تقدير اخر۔

وربما يكون بين شيئين علاقة الغيرية من وجه، والعينية من وجه[1]

او وجوه اخر، ويكون الشئ بسيطًا تركيبًا مركبًا تحليلًا، او بالعكس، او يكون له جزء فى الحقيقة، لا فى الحس، او يكون فيهما داخلًا عرفًا خارجًا حقيقةً بسيطًا عينيًا، لا ذهنيًا، او بالعكس۔

وقد يكون الشئ واحدًا باعتبار كثيرًا باعتبار متناهٍ بالفعل، غير متناه بالقوة، ضروريًا مطلقًا، او بالنظر الى شرط اختياريًا معينًا، او بلا شرط موجودًا فى الزمان، او بالعموم، او بالعرض معدومًا فى الآن، او بالتشخص، او بالذات مستمرًا نوعًا متجددًا شخصيًا، بديهيًا بعنوان، نظريًا بعنوان اخر، معرض المتنافيات فى ضمن الافراد، او فى حدود الامتدادات، متحد الحكم بالقياس الى الطبيعة، او فى حد واحد من الحدود، ثابتًا على صفة فى وقت منتفيًا، او على غير تلك الصفة فى وقت اخر، فتلك امثلة الجهات۔

وكذلك اختلافات النظامات، حقًا وباطلًا، ضارًا او نافعًا، كمالًا وفسادًا بحسب نظامين كنظام الحس، والشرع، كنسب ولد الزنا والربا فى الآخرة والدنيا، والسم للآسِع والملسوع۔

ومن النظامات نظام الطبيعة الكلية، والطبائع الجزئية المترتبة من البسائط والمركبات المختلفة، ونظام الحكمة الواجب التعليل، و نظام القدرة المانع منه، ونظام الاختيارات، ونظام المجازات، و

---

(١) فى الخطية من وجه اخر ١٢

(٢) فى م متناهيًا ١٢

Marfat.com

نظام الاوضاع السماوية، ونظام العادات البشرية، الىٰ غير ذٰلك۔
وعلىٰ سنن ذٰلك اختلاف المواطن، يكون الشئ جوهرًا فى موطن عرضًا
فى موطن اٰخر، حيوانًا فى المثال جمادًا فى الشهادة، سعيدا فى وجود شقيًا
فى وجودٍ قديمًا فى ظرفٍ حادثًا فى ظرف، فى حين واحدٍ، اواحيان شتىٰ،
واحدًا بحسب ظرفٍ، وله اعيان وصور كثيرة فى ظرف اٰخر، ولا شك
ان احكام احد الوجهين(۱) تباين احكام الوجه الاٰخر۔ فمتى اعتنىٰ احد
الناظرين بوجهٍ، والاٰخر باٰخر لاجل مسلك سلكه، اولالتباس وقع له،
اختلفتِ الاخبار باختلاف الاحاطة، والاقتصار، وقام تنازع الحكومات
علىٰ ساقه، فعلى المستبصر ان يتنبه لها و يفتش عنها۔

نكتة ــــــــــــــــ من اسباب نسبة الاختلاف الى
المحققين اختلاف التعبيرات(۲)، فقد يحصل فى الذهن هيئة واحدة
اجمالية فيختلفون فى تسميتها بحسب اللغات، والاصطلاحات المتعارفة
عندهم، وفى شرحها بحسب المعانى۔ المهمة لهم، والخوض والاقتصار
منهم، وفى تصويرها بعبارات مختلفة قربًا وبعدًا، علىٰ قدر بلاغتهم۔

وقد يعبرون عن الشئ الواحد مرةً بصورة انطباعه فى المدركة
اونيل المدركة لامثاله، فيقال مثلًا صارت الشمس تحت السحاب، وهى
فوقها، ومرةً بما ناله من غير انحرافٍ وتفتيشٍ عن الحقيقة كما يعبر
عن الرؤيا قبل تاويلها، ومرةً بعد التجريد للحقيقة عن ملابسها وغواشيها
ومرةً من حيث تعيينه فى مرتبة، اوكونه اثر الفاعل، اوصورة فى

---

(۱) فى الخطية احد الناظرين بوجه والاٰخر باٰخر ۱۲

(۲) فى الخطية وم التغيرات ۱۲

Marfat.com

مادة، اومبدأً لغايةٍ على اختلاف فى الفاعل والمادة، والغاية، فيظن الاختلاف فيه وليس كذلك ـ

وقد ينظر الى الشئ بالاجمال، اوسطحيًا لعدم الاعتناء[1] به، اوعلى التفصيل، والغور بطنًا بعد بطنٍ على مراتب الاعتناء به، وقد يقع فى الكلام تخصيص عام للتصوير اوالاهتمام اوتعميم خاص للابهام، اوالتخمين اوالمبالغة، اويقع ادعاء حصر للتاكيد فقط، اوايراد مجاز متعارفٍ عند القائل، اوكنايةٍ، والمقصود غيرها، اوتلميحٍ، وتقع تمثيلات مختلفة وفيها تقريب من وجهٍ، وتبعيد من وجهٍ، وابهام[2] فى القدر الجامع. وذلك لكونها ابلغ فى سليقة القائل[3]، اولتفنن فى العبارة، ويقع صرف عن الظاهر لضيق العبارة كوضع الترتيب الزمانى موضع الرتبى والمصاحبة الزمانية موضع المصاحبة الواقعية ويكون الواقع عند الكل شيئًا واحدًا ـ

وبعد ذلك مقام لتفتيش المستعملات، والاصطلاحات، وبيان اشتراك معنيين فى لفظ، اوترادف لفظين على تمام المعنى اومع تفارق بملاحظة قيد جزءًا اوشرطًا، وهذا وان كان يسيرًا بعد الاحاطة بالمواطن والنظامات ـ ولكن الحق انه لا يستقيم ايضًا الا من المعنى المحقق منصف يجمع الوصفين كثرة التتبع والعبور على كلمات الائمة المحققين، و قوة التدقيق والبحث فى فنى الجدل والتوجيه مع تاييد، وهداية من الله ولى التوفيق ـ

---

(١) وفى م الاعتبار به ١٢

(٢) وفى م وابهامٍ فى القدر جامع ١٢

(٣) وفى م القابل ١٢

Marfat.com

نكتة ـــــــــــــــــــ من اعظم اسباب الاختلاف تنوع فهم الاحقين لكلام السابقين، وهذا هو الذى أثار فتنة الشغب بين الشراح والمحشين، واورث افتراء المذاهب على اهلها۔

ويكون منشاء سوء الفهم تارة لكمال الحماية او العداوة[1]، وتارة للغفلة عن مرمى قصده، ومطرح نظره[2] ؎

طربنا لتعريض العذول بذكركم
فنحن بوادٍ والعذول بوادى

وتارة للقصور عن استيفاء المقدمات فى الموجز وحفظ القيود الضمنية فى المطنب۔

وتارة الخطاء فى المحمل للاشتراك والتجوز او ارجاع الضمير۔

وتارة المبادرة، ثم الاصرار على ما استقر فى النفس قبل من غير ايفاء النظر حقه۔

وتارة الجحود[3] على المسموع لحسن ظن كاذب فى قائله۔

وتارة للبلادة عن نيل المعنى الدقيق والاغتراء برأيه ؎

فالمرء لا يدرى عدوًا نما جهل

وامثال ذلك مما يفهمه المحقق من الكلام وسياقه، فهم الطبيب داء السقيم من عوارضه، ومن التدابير المقدم۔

---

(١) فى الخطية لاحدا ١٢

(٢) فى الخطية مطرح نظره ١٢

(٣) فى الخطية الجمود ١٢

Marfat.com

فَصْل فی ضَوابط التطبیق

نکتة ـــــــــــــ محاول التوفیق ینبغی ان یاخذ الواقع قلیمًا وسعیًا، ویقطع لصاحب کل مذهب منها قُطرًا من اقطار العلویات والسفلیات من آفاق الغیوب والشهادة، وناحیةً من نواحی العلم و العین، بل یاخذ کل شخص بلدًا عامرًا فیه من الاوصاف اللازمة، و المفارقة، والنعوت الظاهرة والباطنة، والذاتیة والغریبة والانضمامیة والاعتباریة، والحقیقیة والاضافیة الثبوتیة والسلبیة مالا یحصی۔

انما مجال الباحثین منها میدانٌ دون میدانٍ، ویقید عموم اثبات کلٍّ ونفیه فی مقامه ومشهداه، فان لکل مقامٍ علومًا ومعارف لاتکون فی غیره کما ورد "لِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ"۔ وصاحبه کثیرًا ما یغفل عما عداه فلا یری عنها الا ما احاط به، وان لا یذعن لنفی واحد قول الآخر ولا تاویله ایاه الا اذا کان من صاحب الوحی الالهی نصًا محکمًا۔

وان لا یسرع فی انکار مستغرب، وان یبالغ فی تصحیح عقد الوضع بتشخیص ذاته من اقلیم الوجود ابن هو وکیف هو باستقراء اوصافه التی وقعت عنوان بحثه وهو تمام نظره، فربما یعنون عن ذاتٍ متغایرة بعنوان واحد یصدق علی جمیعها معًا او تعاقبًا او بدلًا، وبالعکس، ویتفحص عقد الحمل بتمیز اطلاق مفهومه عن خصوص نحو ثبوته للموضوع، وتحققه فیه، ولا یعتمد فی فنٍ الا علی کلام دستوره ومخرجیه، ولا یغفل عن فهم اصحابه کلامه، ونقدهم رأیه، ویزن اصولهم بموازین الدلائل القرآنیة وتصفح المواد حتی یتبین سقوط ادلتهم، ونهوضها وقوتها وضعفها

Marfat.com

وخصوصها عن العادى وعمومها، ثم يعود فينظر فى الفروع من طرق الامارات الخصيصة بها، نظرةً ابتدائيةً۔ فقد وقع فى التفريعات ذهولات وغفلات، وان يفحص عن بدءِ امر المخرجين والناصبين للمذاهب، وتقلبات احوالهم الى ما انتهىٰ اليه شانهم، اذ به يعرف اغراضهم ورجوعهم فى الاقوال واسبابه، وانتقالهم من درجة اعلىٰ وادنىٰ، ومطمح نظرهم فى مساعيهم من نيل الحق، اوطلب السعادة، اوالمال والجاه، و افساد دين اوطريقه، وأن يتنبه لتواردهم واختلافهم فى ذكر وترك و اجمال وتفصيل، ويعلم ان من الامراء ما يكون منتهى السعى ابانة عذر صاحبه فى جهله بعمدة اسباب، وبالجملة فاذا حافظ علىٰ هذا و امثاله بسليقةٍ موهوبةٍ، اوفطانةٍ مكتسبةٍ، هان عليه التوفيق باذن الله والله يهدى من يشاء الىٰ صراطٍ مستقيم۔

نكتة ــــــــــــــ الواقع هو ما عليه الشئ بنفسه فى ظرفه مع قطع النظر عن ادراك المدركين، وتعبير المعبرين، والوصول اليه بالعيان، اوالبرهان فسره قوم بما هو مقتضى الضرورة، والبرهان، ولما اختلفت الظنون فى اعتقاد المقدمات برهاناً اوشبهةً، وفى اخذ الظروف متسعةً، اومتضيقةً، اختلفت معنون الواقع فاختلفت الحكايات عنه، ومن لم يتنبه لهذا الاختلاف لم يتنبه للتطابق۔

فمنهم من يزعم الواقع ظرف الثبوت فوق الوجود۔

ومنهم من يحصره فى الوجود، ولوازمه، ويجعل الوجود اصيلاً فقط، اواصيلاً وظليًا، اواياهما ولحاظيًا۔

ومنهم من يحصر الدائرة الامكانية فيما له حيزٌ وجهةٌ۔

Marfat.com

ومنهم من يحصرها فى المبصرات والمعانى التى فيها۔
ومنهم من يحصرها على الاشخاص دون كلياتها۔
ومنهم من يحصرها علىٰ مجتمعة الاجزاء۔
ومنهم من يحصرها علىٰ ماله مادة سابقة دون مستانف الوجود فيجب التقاط مرامهم عن فحاوىٰ فروعهم واصولهم۔

نكتة ــــــــــــــ اثبات عالم المثال اصل عظيم من اصول التطبيق من جهة ان فيها صور الحقائق المجردة، والمادية، فيقع علىٰ ما فيه سير الناظرين فيخبرون عما وجدوا وان لم يعبروا انه من عالم المثال، وذلك فى النقليات، والكشفيات اكثر منه فى العقليات، ومن جهة ان فيه روحانيات تسمىٰ داعية اليهودية، و النصرانية وغير ذلك من الاديان والمذاهب، وانها تلقى صور المعتقدات لهم فى المدارك، وتروج تلك العقائد بالمنامات و الهواتف فتطمئن النفوس اليها، وتنفر عن اضدادها، ومن جهة ان فيه خزانة الكواذب كما فصلته فى تفصيل[1] "رسالة المحبة" وينقدح بالاتصال بها اراءة شتىٰ، وتستمر الاراءة برسوخ ملكته، ومن جهة ان تلك الصور المثالية تقع عنوانات ومرايا للامور الغائبة والموهومة

---

(١) فى رسالة المحبة ثلاثة اجزاء، تحصيل وتذييل وتفصيل، وهذا مذكور فى الجزء الثالث منه۔ طبع رسالة "اسرار المحبة" اول مرة علىٰ ورق ابيض عال بخط نستعليق جلى تحت اشراف ادارة النشر والاشاعة لمدرسة نصرة العلوم ببلدة خوجرانواله، بتصحيح وتقدمة من يد عبد الحميد السواتى وبالحاق خمس قصائد، ثلاثة للشاه رفيع الدين، وقصيدة الشيخ الرئيس، وقصيدة لاحمد شوقى شاعر مصر۔ والحمد لله علىٰ ذلك ١٢ سواتى

Marfat.com

فیظن التخالف فیها، وھٰذا کثیر فی العقلیات، وفی ھٰذا العالم[1] الوان، وابعاد واشکال، ولایزاحم الاجسام المادیۃ، ویختلف المثالیات لطافۃً وکثافۃً، ورسوخًا، واختفاءً، والعوام لاتظنھا غیر الاجسام، وتسمیھا اجسامًا غیبیۃً وشھادیۃً، فیجری علیٰ ذٰلک من یخاطبھم و یفھمھم، وانما انکارھا وحصر الاجسام فی الشھادیۃ، وضبط احکامھا من تدقیقات الفلاسفۃ والمتکلمین۔

نکتۃ ــــــــــــــــ من اصول التطبیق التجلی وھو ثابت عقلًا ونقلًا وکشفًا، وھو من احکام جھۃ الکثرۃ لاینکرہ منکر وحدۃ الوجود، ولایستغنی عنہ قائلھا تمییزًا بین الاحکام الحقیۃ والخلقیۃ، وبینت مادتہ وصورتہ فی "رسالۃ المحبۃ" وغیرھا، ولہ جنسان باثبات الواسطۃ وبرفعھا، فالذی باثبات الواسطۃ مادتہ حالۃ اختصاص بالاضمحلال والحکایۃ معًا، وصورتہ ارادۃ التعریف، وینقسم الی وجودی ینتظم بہ امر العالم، وکمالیٍّ ھو فی نفسہ امر خارجی وشھودی حاصل فی المرایا الادراکیۃ، ومن ھٰذا القسم صوری، ومعنوی، وذوقی، والذی برفع[2] الواسطۃ امّا ان یکون الحجاب من جھۃ المتجلی لہ من وصف او ملابس، او بین المتجلی والمتجلی لہ، او من جھۃ المتجلی، وھٰذا انما یتصوّر بالانتقال من شان الی شان، ومن موطن الیٰ موطن، ورفع ما فی البین اما بافنائہ، او برفع جبلولتہ بترقی للمتجلی لہ، او تدلی للمتجلی۔

والمحقق القونوی[3] عممہ فی کل ما لاتحویہ الجھات، وھو حق۔

---

(۱) ای عالم المثال ۱۲ (۲) فی مر یرفع ۱۲

(۳) شیخ صدر الدین القونوی تلمیذ الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی ح ۱۲

Marfat.com

والفرق بين تعلق النفس بالبدن، والمتمثل بالتمثل، والمتجلى بالتجلى - حصول الانحصار والانفعال معًا فى الاول، والثانى فقط فى الثانى، وانتفاءهما معًا فى الثالث، ولا بد فى التجلى من مماثلة عالم المثال لتضمن جهة الحكاية فان الشهاديات لا تحتمل الحكاية طبعًا، وان احتملتها وضعًا، وكثير من اختلافات العقليات والسمعيات والكشفيات ينحل به[1] -

نكتة ——— قد يستغرق المتفكر والمكاشف فى السانح[2] فيختفى عليه ما عداه فينطق بالكلية وما[3] مصداقها الا الجزئية، وقد يعتنى بمعنى دقيق فيتبعه النظر فيحكم به على ما فيه شائبة منه، وادنى مناسبة معه ولا[4] يلتفت اليه غيره - وقد يشتبه الظل بالاصل، والمقيد بالمطلق، فيذعن لاصالة الظل واطلاق المقيد ولا يتنبه له الا بعد الترقى عنه، والعارف بالاصل والمطلق يفضح قوله، ثم اذا ترقى عنه فقد يعبر عنه بالرجوع وتخطية الاول وقد يعترف بالخوض فيه - وانكشاف سره وبطنه فيصحب الحكم السابق فيظن الاختلاف باقيًا وقد انمحى فاحفظ عليه -

نكتة ——— الاصابة والاخطاء يطلق فى العمليات تارة على ترتب الغاية على الصنعة وعدمه، وتارة على الجريان على وفق القاعدة، وفى التشريعيات مرةً على الوصول الى مراد الشارع، مرةً على الحكم بمقتضى الدليل فيختلف بحسب الاختلاف بالماخذ، فيكون معنى الحكم

---

(۱) اى بالتجلى ۱۲

(۲) مايرد على القلب ۱۲

(۳) حالية ۱۲

(۴) حالية ۱۲

Marfat.com

بشئ ان مقتضیٰ ھٰذا القدر من المبادی کذا، وبھٰذا المعنی یرتفع التنازع فی الشرعیات، وبعد ذٰلک فالنسخ ایضًا من اقسام التطبیق اذ فیہ اعمال کل دلیل فی وقتہ، وکذا التخصیص اذ فیہ اعمال فی محل ما، وبعد ذٰلک فمن باب التطبیق فیما صح سندہ ودلالتہ، ولو فی الجملۃ الحمل علی العزیمۃ والرخصۃ او علی الاباحۃ والکراھۃ او علی التشدید والتسھیل، او التنزیہ والتحریم بناء علی ضابطۃ اسقاط الانکار، وعامۃ الرواۃ ممن لایخوض فی دقائق الاحکام اذا روی بالمعنی امکن ان یزید وینقص فی الطلب والکف، واما الذکر والترک او التعین والابھام فلا یعدہ من باب التعارض الامن قل خوضہ فی المعانی وقریب منھا تقدیم وتاخیر فی الکلام۔

نکتۃ ——— ذکر حجۃ الاسلام فی فیصل التفرقۃ بین اھل البدع والزندقۃ ان الشئ یکون لہ وجود فی نفسہ خارج الحس والعقل وھو الوجود الذاتی، ووجود فی الحس کالشمس رغیفًا والقطرۃ خطًا وقوس من محیط الدائرۃ الکبیرۃ مستقیمًا، ووجود فی الخیال اما علی صورۃ المشاھدۃ کطیف النائم والمبرسم، واما علی صورۃ الذکر، ووجود فی العقل بتجرید الذات او الوصف المختص ولوعرضًا عن غواشیھما کالصنعۃ من الید والحفظ من العین، ووجود تشبیھی وھو استعارۃ اسم المباین لشئ لاشتراکھما فی معنی معروف ویجب الحمل فی النصوص علی ما ھو الاقوی فی الترتیب المذکور الاان یلوح للناظر ما یدل علی نفی شئ من السوابق فیحمل علی اللاحق مذعنًا بانہ مراد الشارع، فھٰذا وجہ من التطبیق فی الاخبار وراصابۃ(۱) للحق کاملًا

(۱) فی مراصابۃ الحق ۱۲

Marfat.com

اونا قصًا۔

فصل فی الجرح والترجیح

نکتہ ــــــــــ محاول التطبیق لا یستغنی عنہما ما سبق ان القاطعین لا یتعارضان فمعارض القاطع مظنونًا کان او مجزومًا بہ، مجروح وشبہتہ حجاب علی الحق وبکشفہا یرتفع، والمظنونات والمجزومات دونہ تتعارض فیجب تمییز توہینۃ تطابق الواقع، او تقاربہ عما یلتبس بہا من امارات قاصرۃ ونکات شعریۃ وتمویہات سفسطیۃ تصیر غینًا علی عین العقل، فہذا المحاول والمجادل یشترکان فی الجرم اشتراک المعالج المصلح للبنیۃ والمعاند المفسد لہا فیہ، والفارق ان نظر الاول بالانصاف وہمہ فی انتخاب السالم من المقدوح، وماخذہ کلام صاحب المذہب من الاشارات والتفریعات، ونظر الثانی بالاعتساف وہمہ فی الزام المشناعۃ لتحرک الحمیۃ للمخالفۃ، وماخذہ ما فرط من قلم او لسان بصیر قد الی مستبعد ومخالفۃ عامۃ مما یوجب التبکیت والتحقیق۔

نکتہ ــــــــــ الجرح اما فی اطراف الحکم من حمل علی غیر المحمل، او فی نفسہ نفیًا واثباتًا، او فی سورہ من عموم وخصوص، او فی جہتہ کلا وبعضا، واما فی قوتہ من وہمیۃ او ظنیۃ ضعیفۃ او قویۃ او متوسطۃ، او جزمیۃ مطابقۃ اولا۔ فمی بالحقیقۃ ترجع الی الاربعۃ الاول وقد فصلت اکثر من ہذا فی المناظرۃ۔

نکتہ ــــــــــ وجوہ الترجیح کنت اشرت الی کثیر

---

(۱) فی الخطیۃ کمحرک ۱۲

Marfat.com

منها فى تفاوت مراتب اصحاب الطرق الثلثة، العقل، والنقل، والكشف، فاذا تعارضت وجوه الترجيح فالقرائن القوية القليلة تقدم على الكثيرة الضعيفة، وهى اذا كانت للوقوع ترجح على مجرّد صحة الاحتمال وحكم الشئ بخصوصه على حكمه فى ضمن العموم، والمعلوم وقته على مجهوله، ومؤخر الوقت على مقدمه۔

والجملة ان الاحسن ان يُحَكَّمَ فى ذٰلك القلب السليم، والوجدان المستقيم، فما اطمئن اليه القلب يقدم على غيره، وتعيّن[1] وجه واحد للترجيح كثيرًا ما يختلف وينتهض تارةً وينتقض اخرىٰ۔ ولا ضرورة فى التزام موارد النقوض والتكلف لدفعها۔

والعقل اذا صح مقدم على النقل، اذ النقل يثبت بالعقل ففى تركه ابطال الاصل بالفرع، وايضًا يسلم النقل بالتاويل ولا مساغ له فى العقل، وهما يتقدمان على الكشف لتزيد الاشتباهات، ومداخلة التعبيرات والتاويلات فيه۔

وقولهم هذا اطور وراء طور العقل يريدون به القواعد التى اسّستها الفلاسفة وسموها المعقول، وما هى الا ثمرات العقل القاصر اذ هو وراء طور العقل فى ابتداء الوصول، وان كان يتلقاها من جهة الاصلاح والقبول۔

وبالجملة لا ريب فى ان العقل العامى كثيرا ما يقصر عن حقيقة المكشوف المنقول فعليهم بتوجه الرد والانكار۔

واما العقل المقدس المنور فليس شئ من الحق يخالفه ولذلك

(١) فى الخطية تعيين ١٢

Marfat.com

اتفقوا ان لا یعتقدوا ظواهر النصوص الا بعد اثبات الامکان، وهذا هو العذر لعامة المذاهب کما قال العارف ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند!

نکتة ——— فی نفس التطبیق مدارج، ارجحها ان یثبت بالبرهان ما یتشبث[1] حکایات اهل المذاهب بحواشیه، ودونه ان یثبت الحق فی واحد ویبین اعذار القاصرین والمنحرفین عنه بقرائنها. ثم ان یبدی احتمالات للتطبیق فیقع الجزم بالقدر المشترک بینها ان النزاع لیس حتماً، ثم ان یطبق عمدة الباب ویلغی التفریعات[2] الغریبة عن الاعتبار.

نکتة ——— یلغ فی مختصر الاصول صاحبه فی ضوابط الجرح والترجیح، ویوضع کل الاول، وجل الثانی فی القیاس الفقهی، لا یهمنا الاطالة فیه، وینظر فی توجیح عامة النقلیات وهو یقارب مقصدنا والتقطت ما استحسنت منها بشریطة الایجاز لمزید النفع واحلت الباقی علی المراجعة الیه، واستنظر بترجیح الحدود بالوضوح[3] والتعارف والذاتیة علی غیرها. ویقرب الاصطلاح من اللغة او الشرع، وبرجحان طریق کسبه، ونحو ذلک، واختلفوا فی العموم والخصوص لکثرة النفع وحصول الاتفاق، وتعرض کتراکب[4] الترجیحات مثنی وثلث وما زاد. و

---

(۱) فی الخطیة یتثبت وفی م یثبت ۱۲

(۲) فی الخطیة وم التعریفات ۱۲

(۳) فی الخطیة وم بالوضع ۱۲

(۴) فی الخطیة وم لترکب ۱۲

Marfat.com

تُرك تعارضها وهواهم لكثرة الوقوع والحاجة، وتعرض لبعضها صاحب التنقيح -

نكتة ـــــــــــــــ يرجح المنقولات بالسند، والمتن والخارج،

فمن الاول[1] فرط الوثاقة، وهو فى الحفظ - فمن[2] وافق المكتوب بلا اعتماد عليه فهو احسن، وفى الفهم، ومنه المهارة فى اللغة وغوص الفكر وتنبه القرائن، وعدم التلقن، وفى الفرع والصدق، وفى التلقى عن السماع والقرب وتوجه القلب والمباشرة، ومنه الاتصال، فالمسند على المرسل، والمرسل من لا يروى الا عن عدل على غيره، وقلة الوسائط وصراحة الرفع والسماع على مجرد اللقاء، ومنه العدد فالمتواتر على المشهور وهو على الاحاد، وكثرة الرواة على قلتها -

ومن[3] الثانى الترتيب بين المحكم والمفسر الى الاخر، والعبارة على الاشارة الى الاخر، والمحرم على المبيح، والاثبات على النفى، والمجاز على الاشتراك، والتاسيس على التاكيد، والمفيد على الحشو، والاطلاق على التقييد والعموم على التخصيص، والابقاء على النسخ، والمفصل على المجمل، ومعلوم التاريخ على غيره، والاجماع الصريح على السكوتى ونحوها -

ومن[4] الثالث التوابع والشواهد ومعاضدة دليل اخر، وتفسير راوٍ فاهم القرائن عارف للمقاصد وموافقة عمل الراوى، وكثرة المزكين، وجودتهم وصيغها[5] ونحو ذلك

---

(١) اى السند ١٢ (٢) فى م فما ١٢

(٣) اى المتن ١٢ (٤) اى الخارج ١٢

(٥) اى التزكية ١٢

Marfat.com

نکتہ ــــــــــــــــ یقدم القیاس علی مثلہ بالاصل عطف لکونہ[1] قطعیًا، او اقوٰی ظنًا ثابت الحکم۔ متفقًا علیہ، وبالعلۃ عطف لذٰلک لکونہ ثبوتیۃً حقیقیۃً ظاہرۃ المناسبۃ، والتاثیر منضبطۃ مطردۃ منعکسۃ ضروریۃً لا تحسینیۃً او تکمیلیۃً فقط وعامۃ للمکلفین، وبالفرع للمشارکۃ فی عین الحکم والعلۃ، مع الاصل وبقطعیۃ وجود العلۃ فیہ وشمولہا لہ ولزومہا لہ۔

وعلی المنقول ان کان اضعف منہ لضعف السند او بعد المعنی و نحوہ وبعض ہٰذہ الوجوہ، مختلف فیہا۔

واللہ اعلم بالصواب

فصل فی امثلۃ التطبیق[2]

توضیحًا للواہم وتمرینًا للفاہم

نکتہ ــــــــــــــــ فی اثبات الجزء ونفیہ، عرفوہ بانہ جوہر ذو وضع لا یقبل القسمۃ فکًّا، ولا وہمًا، ولا عقلًا، واتفقوا علی انتہاء الاولیین عند غایۃ الصغر واختلفوا فی الثالثۃ، فالحکماء حیث جعلوا العقل ظرفًا واقعیًّا کان وجوب مطابقۃ تجزیۃ الصغیر والکبیر فی المحاذیات[3] والسریع والبطیء فی الحرکات قسمۃً واقعیۃً لا تقف عند حدٍ،

والمتکلمون لما انکروہ کان معنی القسمۃ العقلیۃ عندہم ان

---

(۱) ای اٰخر ۱۲

(۲) فی الخطیۃ وم فی المحاذیات ۱۲

Marfat.com

یحکم العقل بوقوعها فی الخارج حیث ذکروا فی الاستدلال علیه ان الله تعالیٰ قادر علیٰ جمیع الممکنات والتقسیمات حیث لم یشترط منها لاحق بسابق ممکنة معًا، فاذا اوجد الله تعالیٰ کل قسمة ممکنة فاد تلك القسمة ان انقسمت لزم الخلف والالزم الجزء، والحکماء لم یدعوا امکان وقوع جمیعها فی الخارج بلا نهایة، وانما اثبتوا حکمًا اجمالیًا بتمایز الاطراف، فالمتکلمون اعترفوا بقیام ست مما سات به فما منعوا تمایز الاطراف۔

والفرق بینه وبین الاجسام الدیمقراطیسیة ان المانع فی الجزء الصغر فقط، فیها ذلك مع الصلابة فلا نزاع فی محل واحد۔

والمتکلمون بعد امکان الجزء لم یثبتوا ابتداء ترکب الاجسام منها والقول بامکانه لا یستلزمه کما ذهب الیه محمد بن الکریم الشهرستانی، ولکن قالوا به قصرا للمسافة فان نظرهم لتصحیح اصول الشرائع فقط۔ والحکماء حیث ارادو تحقیق الحقائق مهدوا الکلام علی امعانات، فخصم المشائیة الدیمقراطیس فی ابطال مذهبه۔

ثم افلاطون فی اثبات الهیولیٰ، ثم فرعوا علیها تفریعات مقدوحة عند المتکلمین مخالفة علیٰ حسب تقریرهم لاصول الشرائع، فطرح المتکلمون مؤنتها، فهذا منهم کقول بطلیموس لا نثبت فی الفلکیات فصلًا، ولم یثبت بالبرهان ان الصانع جل مجده هل صنع فیها ما یزید علی ضرورة ضبط الحرکات امر لا ببرهان۔ فافهم۔

نکتة ——— اختلفوا فی المکان سطح او بعد، و اتفقوا علیٰ انه الامر الذی یشار بحسبه هٰهنا وهناك، فاذا اشیر الیٰ مکانٍ ثم الیٰ اخر کان بینهما بعد قطعًا، فتنبهت له الاشراقیة، ونبهوا

Marfat.com

على وجوده ان فى القلة فضاء يتواردہ الاجسام مطابقة له باحجامها۔

قالت المشائية هو امر موهوم، وما ذلك البعد الا للاجسام فيتوهم المتواردة المتساوية متحدًا باقيًا فاعترفوا ان ههنا بعدًا موهوما يتوارد المتحيزات وتنفذ فيه ابعادها، وهو مذهب المتكلمين، وهذا الوهم سواء اسند الى الظرف او المظروف فان مداره هو الظرف اذ به تعرف مساوات المظروفات المتعاقبة، و المتكلمون لا ينكرون سواء سطح جسم بجسم فقى غير ما فرض محدودًا يتلازمان فلم يبق نزاع الا ان الاحق بالتسمية هذا[1] او ذاك[2]، والظرفية العرفية شاملة لهما۔

وقيل حصول الجسم فيه كلاهما متوهم، وبعده البعد موهوم، والسطح موجود، فرجحوه به[3]، وقولهم الحيز ما به تمايز الاجسام فى الاشارة وضعًا كان او مكانًا، ففيه انه لا يقال الجسم فى الوضع كما يقال هو فى الحيز، والاشارة لهنا وهناك الى المكان دون الوضع فان الوضع وان تبعه فلا بد فيه من ملاحظة الامر المباين ولا يحتاج الى مباين فى هنا وهناك۔

وفهم الاشراقية انه كما ان مدار التقدم والتاخر بالذات هو الزمان، ومدار الصغر والكبر المقدار، ومدار القلة والكثرة العدد۔ كذلك يجب ان يكون مدار ما يشار اليه لهنا وهناك بالذات ما يمتنع الحركة عليه، وعلى اجزائه المفروضة لذاته۔ فان المكان يتحدد قبل

---

(١) اى سطح ١٢ منه

(٢) اى بعد موهوم ١٢

(٣) اى بالوجود ١٢

Marfat.com

النقلة فيمتنع عليه التخلخل والتكاثف والفصل ووقوع الحدود بالفعل و كل امور زائدة على نفس البعد والمقدارية ولوكان سطحا كان قابلا لها لتبعية محله وان لم يكن ذلك لم يكن لما يشار اليه فى ثخن الجسم نقلة من هنا الى هناك سواء كان وجوده بالفعل او بالقوة القريبة منه و لزم ان يكون تصور انتقاله محوجًا الى تصور امور خارجة عنه فلو فرض تحرك العالم بحركة واحدة وضعا لم يثبت للاجزاء حركة انتقالية اصلًا لانحفاظ الاوضاع -

والاشراقية لما اعتادوا مطالعة لطائف الانوار والامور المثالية هان عليهم تصوره، وخفى على المشائية فتوجهوا الى ابطاله تارة بان الابعاد متماثلة يصح على كل منها ما يصح على الآخر[1] فاذا احتاج البعد لذاته فى الاجسام الى مادة احتاج اليها جميع الابعاد فصارت اجسامًا -

وقد عرفت[2] انتفاء المماثلة من بيان احكامه، وتارة بان استحالة التداخل للبعدية فلو كان[3] بعدًا مجردًا امتنع انتقال الجسم فيه من حيز الى حيز آخر، ومن البين ان التداخل فى الجواهر الفردة عندهم ممتنع فالتحيز على الاستقلال علة قطعًا فان فرض فى المقادير ما يودى اليه كان ممتنعًا بتلك العلة فلا حاجة الى علة اخرى ولا يجب[4] تداخلا ممتنعًا لا يؤدى اليه حتى يثبت علة ثانية مع ان المذكور فى تعريف التداخل بالاتفاق هو دخول متحيزين فى حيز واحد ولم يقل احد بان دخول

---

(١) فى م المنقولة من نسخة "ل" الاخرة ١٢

(٢) هذا جواب لدليل المشائية ١٢

(٣) اى الامكان ١٢

(٤) فى الخطية وم يجد ١٢

Marfat.com

متحيز فى حيز ثان منه ـ

والصوفية تشاهدوا فى كل موطن من الغيب والشهادة زماناً و مكاناً غير ما فى موطن آخر، فصله "عين القضاة" فى رسالة الزمانية و المكانية، وسكت عنه اذ الغرض مجرد التمثيل لا القصد الى تحقيق امره، فالمتكلمون يلازمون المشائية فى اول الامر ويرجعون الى الاشراقية فى آخر الامر، وليسموه موهوماً لضابطة تستفاد من كلامهم، وهى انهم عرفوه بفراغ موهوم يشغله شاغل، ففسره اتباعهم بانه لاشئ محض، وبنائيه قولهم لو كان الواجب متحيزا لزم اما قدم الحيز او كونه تعالى محلاً للحوادث، وقولهم بوجود الوضع وهو الكون فى الحيز الذى قسموه الى اتصال وانفصال وحركة وسكون اذ لا معنى لوجود الكون فى اللاشئ المحض فلا يكون تسمية[1] المكان المشار اليه والزمان المؤرخ المقسوم المقدار المسموح والحد والمفروض والمقسوم موهوماً[2] كتسمية[3] غلاف حلس على قوص الشمس وغربال فى الكوز موهوماً بل يفهم من موارد استعمالاتهم وان لم يتفوهوا به ان الاعيان والمعانى المحسوسة للعامة او الخاصة ـ وما يتوقف هى عليه موجودة عندهم وغيرها مما يلحقها كهذه الامور، والحقوق والعقود والاحكام الخمسة عندهم موهومة، ولها فى الخارج آثار وليست من قبيل الموجودات الذهنية التى انكروا وجودها لمشاركة الممتنعات فيه فمذهبهم اذاً يقرب من الاشراقية، وليحفظ هذا المعنى فانه نافع فى هذا الباب[4] جداً ـ

---

(١) اسم يكون ١٢ (٢) مفعول ثانٍ للتسمية ١٢

(٣) خبر يكون ١٢ (٤) اى باب التطبيق ١٢ منه

Marfat.com

نكتة

فى الزمان، اتفقوا على ان الزمان هو الامر المقسوم الى الايام، والشهور، والاعوام، وهو غير ظلمة الليل وضوء النهار اللذين هما مدركان بالبصر[1]، وغير الشمس والقمر اللذان اثر عليهما امر الايام والشهور والسنين، وهو امر غير قار، فقالت الحكماء اولًا ان الامر الذى به التقدم والتاخر الذان لا يجامع فيهما القبل والبعد بالذات ثم ازدادوا فكرا فقالوا هو كم متصل غير قار ثم امعنوا فقالوا هو مقدار الحركة، ثم امعنوا فقالوا هو مقدار حركة وضعية دورية للفلك المحيط بالكل اسرع من جميع الحركات۔

والمتكلمون قالوا هو تقدير متجدد موهوم بمتجدد معلوم، ولم يريدوا بالتقدير فعلنا فان الزمان ليس من فعلنا، ولا نفس الامور المتجددة فانها تكون جواهر او اعراضًا قارة وليس شئ منها زمانا بل ارادوا امرا موهومًا بحسبه يتقدر متجدد بمتجدد، وهو عند الحكماء كذلك فان اهل العقول المتوسطة من الحكماء والمتكلمين توافقوا ان الحركة القطعية التى ينطبق عليها الزمان امر متسم فى الخيال من الحركة التوسطية، وان اتصال المعدوم بالمعدوم محال، وايضًا اتفقوا على ان الحركة هى المتجددة المنصرمة[2] لذاتها فكانهم قالوا هو امر بحسبه وبالنظر اليه يتقدر توالى اكوان الحركة سابقية ولاحقية، والمتكلمون لم يوافقوهم فى امعاناتهم لمعان وتقريرات غير مسلمة عندهم والاكتفاء بعنوان واحد من بين وجوه متعددة لا ينبغى ان يجد نزاعًا حقيقيًا، والاشراقية وافقت محققى المشائية فى وجود الدهر،

---

(١) فى "م" بالذات ١٢

(٢) اى المنقطعة ١٢

Marfat.com

وانه متصل الذات مقدار الحركة، ولكنهم كما زعموا البعد القار الجسمانی
مقدارًا جوهريًا زعموا البعد الغير القار ايضًا مقدارًا جوهريًا حيث
لم يجدوه طبيعة ناعتية الذات، ولا وجدوا فيه معنى الحلول، فلا يقال
الزمان فی الحركة كما يقال السرعة فی الحركة، واللون والبعد والحركة
فی الجسم ولا وجدوا الخصوص الحركة الوضعية فی تقويمه مداخلا لافتقار
الحركة النفسانية الكيفية المتقدمة بالذات على الوضعية اليه، ولا وجدوه
يتعدد بتعدد الحركات مع تقدرها جميعًا به وامتناع تقدر الشئ بالذات
بما يقوم بغيره ووجدوه ابعد فی قبول العدم من محله وحامل محله، ومقوم
حامله لاستلزامه الوجود على تقدير العدم بنفسه دونها[1] مع ان وجود
العرض فی نفسه هو وجوده لمحله فينعدم بعدمه حتى ان الوجود اذا قام
بشئ انعدم بعدمه وهو اشد معاندة للعدم منه - والمشائية لما سلكت
فی اثباته تقدر الحركات به، وما كان المقدار عندهم الا كمًّا جزموا بعرضيته
حملوا قرائن الجوهرية على استبعادات عرضية ووهمية، ثم بالغوا فی ان
اية حركة مقومة له، والمتاخرون من محققی الكلام لما اذعنوا الحدوث
العالم باسره جعلوا الزمان قسمين موجودًا هو معيار التجددات والحركات
وموهومًا لاعتياد المدارك به جعلوه مناط القدم الزمانی للواجب وظرفًا
لعدم الزمان اذ ليس العدم شيئًا محققًا متجددًا حتى يحتاج الى زمان موجود
قاسوه على البعد القار المتحقق من المركز الى المحدد، والمتوهم منه الى ما لا
يتناهى وهما، فهؤلاء قد سلكوا شيئًا من مسالك التطبيق، فافهم هذا
واعلم ان التطبيق بين كلامی هؤلاء الماهرين فی التحريرات والتميزات

---

(۱) فی مردونهم ۱۲

Marfat.com

عسیر بالنسبة الیٰ غیرھم، واللہ اعلم۔

نکتہ ——— اختلفوا(۱) فی سنیۃ رفع الیدین فی الصلوٰۃ بعد التحریمۃ مع اتفاقھم علیٰ انہ لم یصح فیہ امر باستحباب ولا بیان فضیلۃ ولا نھی الصحابۃ عنہ قط۔

---

(۱) حاصلہ ان فی المسئلۃ اختلاف، بعضھم استحب الرفع وبعضھم لم یستحبہ، قال النووی وقال ابو حنیفۃ رح واصحابہ وجماعۃ من اھل الکوفۃ لا یستحب (الرفع) فی غیر تکبیرۃ الاحرام وھو اشھر الروایات عن مالک رح، واجمعوا علیٰ انہ لا یجب الشیٔ من الرفع اھ (شرح مسلم ج ۱۔ ص ۱۶۸)

وقال الحافظ ابن حزم الظاھری رح فلما صح انہ علیہ السلام کان یرفع فی خفض ورفع بعد تکبیرۃ الاحرام ولا یرفع کان کل ذٰلک مباحًا لا فرضًا وکان لنا ان نصلی کذٰلک فان رفعنا صلینا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وان لم نرفع فقد صلینا کما کان علیہ السلام یصلی اھ (محلی ج ۳ ص ۲۳۵)

وقال الحافظ ابن القیم رح وھذا من الاختلاف المباح الذی لا یعنف من فعلہ ولا من ترکہ (زاد المعاد ج ۱، ص ۷۰)

وقال المحدث الکبیر والامام الجلیل حکیم الامۃ الشاہ ولی اللہ رح وھو (ای رفع الیدین) من الھیأت فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ، وترکہ مرۃ، والکل سنۃ واخذ بکل واحد الجماعۃ من الصحابۃ رض والتابعین رح ومن بعدھم، وھٰذا احد المواضع التی اختلف فیھا الفریقان اھل المدینۃ والکوفۃ ولکل واحد اصل اصیل، والحق عندی فی مثل ذٰلک ان الکل سنتہ ونظیرہ الوتر برکعۃ واحدۃ او ثلاث، والذی یرفع احب الی ممن لا یرفع فان احادیث الرفع اکثر واثبت، غیر انہ لا ینبغی لانسان فی مثل ھذہ الصور ان یثیر علی نفسہ فتنۃ عوام بلدہ اھ (حجۃ اللہ البالغۃ ج ۲۔ ص ۔)۔

Marfat.com

وعلى انه ثبت عنه صلى الله عليه وسلم فعله مدة، الا انه زاد ابن مسعود رضى الله عنه فقال الا اصلى بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يرفع يديه الا فى اول مرة، وظاهر انه لم يرد تركه ابدًا و انما اراد تركه اخرًا كما يشعر به بعض ما ينقل عنه ان اخر الامرين ترك الرفع، ولا يدرى مدة الترك فيحتمل انه تركه فى ايام المرض والضعف، فظن قوم ان سنيته كانت بمجرد الفعل فبطلت بالترك، وقوم ان الترك بعذر وبغير عذر كمى لا ينفى السنية كترك القيام الفرض بالعذر فهى اذا باقية، فلا مناقشة للمجتهدين فى اصل سنيته فى الجملة، ولا فى بقاء جوازه، وان منعه بعض المتعصبة، اذ ليس مما يخالف افعال الصلوة لبقائه فى التحريمة، والقنوت، والعيدين، فلا نكير على فاعله لاحد

وقال المجاهد الكبير والعالم النبيل مولانا الشاه محمد اسمٰعيل الشهيد رح فيد الامام ولى الله رح الحق ان رفع اليدين عند الافتتاح والركوع والقيام منه والقيام الى الثالثة سنة غير موكدة من سنن الهدى فيثاب فاعله بقدر ما فعل ان دائما فبحسبه و ان مرة فبمثله، ولا يلام تاركه وان تركه مدة عمره (تنوير العينين ص٩)

فثبت بهذه العبارات ان دلائل رفع اليدين عند الركوع والرفع منه وكذلك عدم الرفع قوية، ولكل واحد اصل اصيل عمل عليه الصحابة رض والتابعين رح ومن بعدهم، وان الرفع ليس بفرض وسنة مؤكدة بل من سنن الزوائد من فعله فقد اتبع رسول الله صلى الله عليه وسلم. ومن تركه ولو مدة عمره لا يلام على تركه، وقد افرط بعض الناس فقال لا تؤدى الصلوة على طريقة السنة الا بالرفع، و ادعى بعضهم النسخ من كل الوجه، واعتذر بعضهم، وبين وجه التطبيق كما فعله الشاه رفيع الدين رح ولكل وجهة هو موليها. والله تعالى اعلم ١٢- السواتى

Marfat.com

بل فی بقاء سنیته بناء علی الظنین۔

فلانزاع الا فی المواظبة والرجحان، وحیث واظب علیه جمع بلغوا حد الاستفاضة فوق الشهرة ولم یتعرض صلی الله علیه وسلم لفعلهم کما تعرض لرفع الیدین فی السلام[2] حیث قال ما بال ایدیکم کانها اذناب خیل شمس وهو صلی الله علیه وسلم کان یری خلفه کما یری امامه فثبت بقاء سنیته، وترکه صلی الله علیه وسلم احیانا کما رواه ابن مسعودؓ والبراء بن عازبؓ وعدم التعرض لتارکه یقتضی بسقوط تاکیده۔

ولم یبلغ ابا حنیفة رحمه الله خبر هذا الجمع، انما روی له الاوزاعی عن ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر رضی الله عنهما۔ فرجح علیه ابو حنیفةؒ حمادا عن ابراهیم عن علقمة عن ابن مسعودؓ بکثرة الفقه لا بکثرة الحفظ، فکانه ظن انه تفطن ابن مسعودؓ للنسخ دون ابن عمرؓ حیث لم یرفع الا فی التحریمة بناء علی ان السکوت فی معرض البیان یفید الحصر، وما یذکر عن الشافعیؒ من عدم الرفع عند قبره مشعر لعدم التاکید۔

نکتة ——— اختلفوا فی نسک النبی صلی الله علیه وسلم انه کان مفردًا للحج او قارنًا او متمتعًا سائق الهدی ووجه التطبیق ان النبی صلی الله علیه وسلم حین جمع الناس وخرج من المدینة المنورة الی مکة المعظمة کان لا ینوی الا الحج، فلما بات بذی الحلیفة فی العقیق امر بالقران، فقال "لبیک بحجة وعمرة"۔ فلما دخل مکة وتذکر جهالة العرب ان "العمرة فی اشهر الحج من افجر الفجور" وعرف انه فی آخر عمره

---

(۱) فی م لکن ۱۲

(۲) ای آخر الصلوٰة ۱۲

Marfat.com

ولا یعیش الی قابل اراد ردھذا الوھم بابلغ وجہٍ، فامر الناس بفسخ احرامھم الحج وجعلہ عمرۃ، وقال "لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی، واحللت مع الناس کما حلوا"۔ فکان مفردًا بحسب ابتداء النیۃ والشھرۃ، وقارنًا بحسب تلبیۃ من العقیق حیث اُھِرَ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الوادی المبارک، "وقل عمرۃ فی حجۃ"۔ وکان متمتعًا سائق الھدی بحسب الھم والرغبۃ، ولم ینقل تجدید الاحرام للحج یوم التروية، نعم عرف تجدید التلبیۃ عند انشاء السفر الی عرفۃ من منیٰ فکان قارنًا حقیقۃً مفردًا فی اول العمر متمتعًا فی اٰخرہ۔

نکتۃ ــــــــــــــــ ورد فی الحدیث "لا عدوی" وورد فی اٰخر "فرّ من المجذوم کما تفر من الاسد"۔ واختلفوا فی وجہ التطبیق فقیل لا عدوی سببًا مستقلًا، وفرّ من المجذوم لانہ من الاسباب العادیۃ۔ لا یجاد اللہ تعالیٰ المرض عقیب مخالطتہ کسائر اضافۃ الاجتماعات وارتکاب خلاف المزاج، وانما نفی عنھا دون سائرھا لانہ لما لم یتبین وجہ تاثیرہ ظن روحانیًا قاھرًا بل مستقلًا، وقیل لا عدوی فی نفس الامر، وفرّ من المجذوم تحرزًا عن مواضع التھم والتوھم، وقیل لا عدوی فی حکم الشرع، فلا یلزم علی المعدی ضمان جنایتہ ولا الانتقام منہ، و فرّ من المجذوم صونًا لجسدک من العلۃ الخبیثۃ حسیرۃ البرء۔

نکتۃ ــــــــــــــــ طائفۃ من الصوفیۃ قالوا بوحدۃ الوجود بمعنی "ان لیس فی الخارج الا ذات الحق وحدہ"۔ وکل ما یسمیٰ غیرًا وسوی فھو من تطورات ظھوراتہ، وتقیدات شیونہ، وطائفۃ قالوا "لا نسبۃ بین الحق والخلق الا نسبۃ الایجاد فلا عینیۃ ولا وحدۃ اصلا بینھما"۔

Marfat.com

فمن الموحدة من قال ان ذلك فى المعانية والوجدان دون الواقع، فلا مخاصمة معه لامكان اجتماع هذه العينية الوجدانية مع الغيرية المحضة الواقعية، كاختفاء الكواكب عن البصر عند طلوع الشمس واشتداد النهار، او كروية الحمرة على العالم عند وضع زجاجة حمراء على العين. ومن اعتقد انه فى الواقع كذلك فالتطبيق على معتقده ان فى العالم نظرين، نظرًا الى جهة امتياز الحقائق، وما هى الا جهة عدمية، وانّى للعدم ان يتحد بالوجود، فبالغ فى امتياز الحقائق وسقوطها فى ظل الاوهام ونزاهة وجه الحق عن غبار الاكوان والافهام، وقال "هو وراء الوراء" ثم وثم، فحكم بانقطاع النسبة سوى ظلية الصفات، وايجادها ايا الذوات فيطابق حينئذٍ مسلك الشهودية، ولا يدعى احدا اتحاد الممكنات بمرتبة الاحدية المجردة وصرافة الذات.

والنظر الثانى فى العالم من حيث اكتنافه بقيّومية الحق ووجوده بسريان فيضه من حيث انه اقرب اليهم من حبل الوريد، وهى بالنسبة الى الحق كالصور المتزائية فى مرآته، او امواج واشكال متوهمة فى شموله واتساعه، فلم يثبت للعالم عينًا غير عين الحق، وقال هو عين كل شئ فى الظهور، ما هو عين الاشياء فى ذواتها بل هو هو، والاشياء اشياء،

فالشهودى لا ينكر انّ وجود العالم بقيومية الحق قيّومة[1] موجود لموهوم لا يقاس بها قيومية النفس للبدن، والجوهر للعرض، بل اشد من ذلك، واقوى من غير مداخلة ومدازجة وانحصار فيعبر عن ذلك بالايجاد والخلق لا كخلق البانى للبناء، او اقتضاء الصور النوعية للاعراض

(١) فى الخطية قيومية ١٢

Marfat.com

واما التعبير بهو هو او هو ليس هو، فهو لا يفيد ربطاً واقعياً انما هو طرق التعبير للمعنى الدقيق، اليس بين الثلثة والفرد ربط واحد مصحح ان يقال تارة الثلثة فرد، وتارة الثلثة مفهوم والفردية عارضة لها، وقد بينا في "وهم الباطل" هذا المعنى بما لا مزيد عليه فمن اشتاق فليرجع اليه -

واما بعض الشهودية الذين قالوا ان العالم موجود خارجي حقيقي مستقل غير الواجب من آثار صنعه، وبعض الوجودية الذين قالوا ليس الواجب غير هذا الهيكل المخصوص المسمى بالعالم فهو من كثرة اجزائه عالم، ومن حيث وحدة اجتماعه حق، فهما على طرفي مضادة يجمعهما هذا السوء المذكور من قبل، ويفرق بينهما قصور نظر كل من الفريقين -

نكتة ——— اساس النزاع بين الفريقين على ما فصله امام الشهودية[1] هو عينية الظل او غيريته للاصل بالحقيقة و الانطباق ان يتامل ان ظل العلم علم لا غيره، وكذا سائر الصفات، وهو بنفسه مصرح ايضاً بان قاعدة العقلاء ان ماهية الشئ هو هو، غير مسلم في الماهية الظلية، بل الظل هو باصله لا بنفسه، فاصله اقرب اليه من نفسه فحينئذ لا مرية بينه وبين قول الوجودية الظل ظهور الشئ في المرتبة الثانية وما بعدها فرق يعتد به الا بالتعبير، فان كلا منهما[2] عند الشهودية اخذ بشرط المرتبة مع الحقيقة فتبايناً، وعند الوجودية لا بشرطها فاتحدا ومنشأ ذلك هو زيد اعتناء واحد بجهة الامتياز، واخر بجهة الاشتراك والغفلة عن الاخرى فثبتت[3] العينية من وجه والغيرية من وجه -

---

(١) المراد منه الامام المجدد الشيخ احمد السرهندي رح ١٢

(٢) في ن منها ١٢ (٣) في الخطية فيثبت ١٢

Marfat.com

نكتة

اتفق العلماء والصوفية الشهودية على ان النبوة افضل من الولاية، ولذا كان النبى معصوماً عن المعاصى، مامون الخاتمة، علمه قطعى، وقبوله واجب وانكاره كفر، دون الولى، وقال سبحانه و تعالىٰ "وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ". ولم يذكر معهم الاولياء۔

وقالت الوجودية الولاية افضل من النبوة، ولما كان التفوه به ثقيلاً منكراً فسّر بان المراد جهتا شخص واحد من الانبياء والولاية توجهه الى الحق بالتمام، والنبوة توجهه الى الخلق بالامر بلا واسطة، وجهة الحق اشرف من جهة الخلق، فاختلس منه ان النبوة افضل والولاية اشرف۔

وخاصمهم الشهودية بان النبوة ليست نفس التبليغ والتربية بل هى قبول الوحى منه سبحانه لامر التبليغ فهى جهة الحق دون الخلق، وبان النبوة غاية الولاية وانتهاء كمالها فهى افضل منها، وبان التوجه الى الخلق بنيابة الحق وجارحيته بجعل نفسه فى ضمن الحق وجهته، بخلاف التوجه الى الحق فانه بجعله خارج الحق فى مسامتته۔

وتفطن الشيخ المجدد ان غرضهم انه بمعرفة التوحيد الوجودى يحصل من زوال الاثنينية وتمام الفناء وكمال الوصل كما هو عند الاولياء مالا يحصل فى احكام جهة العابدية والمعبودية بحفظ الادب وكمال الاطاعة كما هو دعوة الانبياء عليهم السلام وطريقتهم المتوارثة عند العلماء فأزاحه بان طريقة الولاية وكمالاتها ظلية، وهما النبوة اصلية۔

وشرحه على ما فهمت ان طريقة النبوة فى البداية والنهاية تفضل

---

(١) فى الخطية ولم يجعله ١٢

Marfat.com

طريقة الولاية فيهما وتوجه الانبياء الى الهوية الخارجية الواجبة بلا توسطه[1] برزخ، ومرآة من[2] الانفس والافاق، وانتهاؤهم الى التجليات الوجودية الى حصول ربط القبول والنيابة والحماية على يد من بايديه نظام القضاء والقدر فيترتب عليهم آثاره فى الخارج -

وتوجه الاولياء اليه سبحانه بتوسط البرازخ ومرايا الانفس و الآفاق، فمن جاوزهذا منهم فقد دخل فى وراثة النبوة بالعرض، و انتهاؤهم بالبقاء الوجدانى بالحق، ولايترتب عليهم آثار الالوهية والوجوب مطلقًا، الا فى ادراكهم، ووجدانهم -

والى القيام بكمال المتابعة للانبياء بحسب مراتبها السبعة، وان اشتركوا فى نيل تجلياته تعالى فى المرايا الادراكية والتلقى منه سبحانه بلا واسطة -

فالحق ان فضل الولاية بطول البقاء وسعة الدائرة، ودخل السعى والاكتساب فيها، وفضل النبوة بحصول نوع من الاستقلال ومزيد الاختصاص والجاه واستحكام الرابطة معه -

وان الولى اذا خاض فى انانيته[3] دخل فى مراتب الاطلاق وداخل فى حقائق الاشياء وانكشف عليه شان من الذات ربما يخفى على النبى والنبى يجب تعرفه بواسطة الالقاء والجمع بين رؤيته وكلامه، وليس ذلك للولى، ولكن الحق الصريح ان التابع دون المتبوع - ع

وللناس فيما يعشقون مذاهب

---

(١) فى الخطية بلا توسط ١٢

(٢) فى ل فى ١٢

(٣) فى الخطية داخل ١٢

Marfat.com

ومما يوجب الاشتباه[1] ان الأخر حصولاً لا يغير[2] عند صاحبه۔

ثم ان هذا فى محض النبوة والولاية الخاصة فمن فازمع ذلك بنوع اخر من الكمال، او بالجمع بين صنوف من الكمال ينبغى ان ينظر فى فضله وفضل اجتماعها[3] فيه ولا يقتصر على ما ذكر

نكتة ــــــــــــــــ ادعى الحكماء امتناع الخرق والالتيام على الافلاك وخالفهم ارباب الشرائع فى ذلك، والحق ان الحكماء لم ياتوا فيه ببرهان، فالادلة المذكورة فيه على تقدير تمامها انما تدل على امتناعهما فى محدد الامكنة والازمنة، ولا دخل لباقى الافلاك فى ذلك، وانما حكموا بذلك لدخولها فى اسم الفلك، ولموافقتها له فى الحركة الدورية مظنونا فيها الدوام، ولم يعلموا ان دوام ميل نفسانى مستدير للكل لا بنا فى ميلاً مستقيماً لاجزائه سيما للمنفصلة منها، وقد صرح صدر الشيرازى بان هذا الحكم منهم بنوع من الحدس، وما هذا الحدس الا من قبيل تبادر الذهن، لا من مقدمات البرهان، واهل الشرع جزموا بحدوث الافلاك من مواد تشارك العناصر فى اصلها۔

نكتة ــــــــــــــــ ذكر الحكماء لكائنات الجو اسبابا من تغيرات الهواء والماء بالاستحالات والانقلابات والاختلاطات[4]، وارجعه اصحاب الشرائع الى ملائكة يتصرفون باذن الله، فتبين[5] المنافاة

---

(١) اى فى تفضيل احدهما على الأخر ١٢ (٤) فى م الاختلافات ١٢

(٢) فى الخطية يعز عند صاحبه ١٢ (٥) فى الخطية وم، فيظن ١٢

(٣) فى م اجتماعهما ١٢

Marfat.com

بينهما، ولاثنا في فان للاشياء اسبابًا اربعة - والحكماء اعتنوا بالمادية، واصحاب الشرائع بالفاعلية، كيف والحكماء لا يستغنون عن اسباب سماوية غيبية، يسميها عامتهم بالاوضاع المخصوصة، وخواصهم بالقوى الروحانية، وانما يتصرف الفاعل بجمع المواد واصلاحها كما ترى في افاعيلنا[1]، فلا ينبغي الانكار كيف ويعرف من التوراة ان البخار يرتفع من وجه الارض فيسقى نواحيها، ولما ثبت نزول هذا القوى من السماء صح ان الماء ينزل من السماء وجاز ان يراد من السماء طبقة الزمهرير والبرد العاقد فيها هو جبال البرد" يصيب به من يشاء ويصرفه عمن يشاء"-

نكتة ——— اهل الشرائع يفهمون من مثل قوله تعالى "وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا" و"دَحَاهَا" و"سُطِحَتْ" انها سطح مستوٍ، والحكماء يثبتون كرويتها بالادلة الصحيحة، فيتوهم الخلاف، ويدفع بان القدر المحسوس منها في كل بقعة سطح مستوٍ، فان الدائرة كلما عظمت قل انحناء اجزائها فاستواؤها باعتبار محسوسية اجزائها وكرويتها باعتبار معقولية جملتها-

نكتة ——— ورد في الحديث "ان الشمس اذا غربت تذهب حتى تسجد تحت العرش" واثبت الحكماء انها لا تنفك عن موضعها من الفلك اذ هي تحت الارض، فان فهم العرش محيطًا فهي دائما تحت العرش، وان فهم الى الفوق فقط فهي لم تذهب اليه - ومحل الخلاف ان الحكماء اثبتوا اختلاف احوالها بالنسبة الى السفليات في الاوتاد الاربعة[2]

---

(١) في الخطبة وهو افاعيلها ١٢

(٢) هي الطالع والغارب، والعاشر، والرابع ١٢

Marfat.com

فاصحاب النفوس المطهرة، والقلوب المنورة، ينطبع فی بواطنهم حال القاعد عند الطلوع، وحال القائم عند الاستواء وحال الراکع عند الغروب وحال الساجد عند غاية الانحطاط، وهی فی جميع ذٰلك تحت العرش لانه فوقها دائماً ومحيط بها۔

نکتة ——— ورد فی المصحف المجيد "وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ"۔ "وَجَعَلْنَا الْجِبَالَ اَوْتَادًا"۔ وفی الحديث الشريف "کانت الارض خلقت تميد علی الماء فامسکتها الملائکة فما سکنت، فخلق الله سبحانه الجبال فسکنت بها"۔

واثبت الحکماء ان انجذاب الاثقال الی مرکز العالم الذی هو مرکز الارض والماء، فالماء فوق الارض معتمر من کل جهة عليها علی سمت مرکزها فکيف تميد عليها، والجبال فی الارض فان مالت، مالت معها، و کيف تمنعها عن الحرکة۔

والمطابقة ان من المحسوس المتيقن عند اهل الهند ان البئر اذا حُفِرَ يحصل الی الثری فيرشح[1] فيه الماء من الجوانب کالعرق من المسام بطيئاً او سريعاً فاذا امعن فيه[2] انتهی الی طبقة صلبة لا يدا خلها الماء اصلاً ثم اذا بولغ فيه بکسرها نبع الماء العذب القراح بقوة وشدة کانه کان منضغطاً فارتفع، فان اخرج منه الف الف ذنوب لا ينتقص ولم يجدوا لهذا الماء الی اربع مائة او خمس مائة ذراع نهاية، والله يعلم کم يوجد الماء وراءها، ولا شك ان تحتها طبقة ارضية اُخری فکان تميد

---

(١) فی ن فيترشح ١٢

(٢) ای فی الحفر ١٢

Marfat.com

الارض بهذا الماء لا بالماء المنبسط فوقها ونصب اصول الجبال فى الطبقة الثانية من الارض لا فى هذه الارض فقط - فافهم -

نكتة ــــــــــــــــ وقع فى الكلام المجيد "اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ" - اى مثل السموات السبع، وجاء فى الحديث انها طبقات متفاصلة، ودلائل الهيئة دلت على ان الارض قطرها الفان وخمس مائة وخمسة واربعون فرسخًا (١)، وهذا الايسع سبع ارضين فى جوفه قريب من هذا الارض، فما ظنك اذا كانت السافلة اعظم من العالية كما يروى - ولا يوجد ارض اُخرىٰ بين السماء والارض وهذا وان لم يخالف الاٰية قطعًا (٢) لافراد الارض من التبعيضية، فيفهم ان تلك السبع قطع ارض واحدة وهى كذلك فان المعمور منها سبع بلاد مختلفة بالاديان والرسوم والطبائع والنباتات وبعض الحيوانات احداها للسودان من البربر والزنج والحبشة، واُخرى للبيض من الافرنج والطنجة والسقالبة (٣) ثم للعرب، ثم للفارس، ثم للهند، ثم للترك ثم للصين

او يتصرف فى الارض ان المراد عالم العناصر وهو سبع طبقات -

واما الحمل على الاقاليم فبعيد، ولكنه يخالف الحديث الصريح -

ويدفع هذا الخيال بان ستة ارضين فى طبقات عالم المثال كانها ستة تماثيل لهذه الارض، والعامة واصحاب الشرائع لا يفرقون بين اجسام الشهادة والمثالية الا بالصفات كاللطافة والكثافة

---

(١) فى ل لسبع ١٢

(٢) فى ن قطعيًا ١٢

(٣) فى الخطية والصقالبة ١٢

Marfat.com

والنورانية والظلمانية، ويؤيده ماروى عن ابن عباس رضى الله عنهما ان فيها ابن عباس كابن عباسكم، وقد يظن ان تلك الارضين هى المنتقشة المنطبعة منها فى النفوس الفلكية۔

وفيه انها اذا تِسْعٌ[1] فالارضون عشرة الا ان يتكلف انه كما ليس للارض قدر محسوس بالنسبة الى الافلاك العلى ليس لها صورة فيما فوق الفلك المشترى، ولا يخفى بعده

---

(١) فى المخطية إذا تِسْعَ ١٢

له وقال النواب صديق حسن خان رح "هذا اخر ما نقلته من كتاب التكميل"۔

(ابجد العلوم)

له وهذا حين الاتمام فى هذا المقام والحمد لله على التوفيق والانعام، والصلوٰة على شفيعنا وهادينا محمد مع السلام۔ وصالح الثناء والدعاء لاساتذتنا الكرام، وسوال الفتح والبركة من الله لمن انتفع بهذا الكلام۔ خاتمه قد تم تاليف الرسالة فى رابع الربيع الاول سنة الف ومائتين وثلاثين من الهجرة المحمدية على صاحبها الف الاف سلام وتحية" (من الخطبة)

قد وقع الفراغ من كتابة هذه الرسالة الشريفة النافعة فى جميع العلوم فى عاشر الربيع الآخر سنة الف ومائتين واحدى وخمسين[1251] من هجرة النبوية صلى الله عليه وآله واصحابه اجمعين۔

وفى اللكنوية بلغ إتمام هذا الكتاب الجليل المسمّٰى "بالتكميل" على يد العبد المسكين حسن البخارى القنوجى رح (هو والد النواب صديق حسن خان) يوم الاربعاء التاسع والعشرين من شهر ربيع الاول سنة الف ومائتين و

له سقطت هذه العبارة بتمامها من اللكنوية ١٢ (من نسخة المجلس العلمى بكراتشى)

Marfat.com

تسعة واربعين من هجرة خاتم المرسلين عليه افضل الصلوٰة والتسليم"۔

(من نسخة مجلس العلمی یکرانتشی)

"الحمد للملك المنان، قد تم الكتاب المسمّٰی "بتكميل الاذهان" لمولانا القاموس القمقام والبحر الطمطام للعلوم العقلية والنقلية جلها بل كلها العلامة الفهامة الشاه رفيع الدين، اللهم اجعل مسكنه بحبوحة الجنان، وارزقه الحسنیٰ والرضوان، واغفر لی ولوالدی واحسن اليهما والیّ، عام سبع وثلاث مائة بعد الالف من هجرة النبی عليه الصلوٰة والسّلام، عاشر جمادی الاولیٰ يوم الخميس من الايّام، وانا الفقير الی الله الغنی عبد التواب الملتانی، اللهم كن له ولوالديه واستاذيه رحيما، وارزقهم فی جناتك نعيما مقيما، والحمد لله ربّ العالمين، والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله محمد واله واصحابه اجمعين"۔

(من الخطية)

Marfat.com

○

رِسَالة

فی

مقدّمة العلم

للشيخ المحقق المتقن المحدّث الحكيم الصوفی

الشاه رفيع الدّين الدهلوی رح

Marfat.com

هذه رسالة بديعة وعجالة نافعة المسماة

بمقدمة العلم

للشاه رفيع الدين رح اوردها واثبتها النواب صديق حسن خان رح
في كتابه الشهير "ابجد العلوم"۔

ولم يتسير لنا نسخة اخرى لنراجع اليها۔ فاغتنمنا
ونقلناها من "ابجد العلوم" من ص ۱۲۴ الى ص ۱۲۷ المطبوعة
في مطبعة صديقية في بهوپال في سنة ۱۲۹۵ھ
وهي بحمد الله رسالة غراء مفيدة لارباب الفضل
في العلوم والفنون ومعينة للطلاب العلوم العقلية مثل
فنون الأدبية۔ والله الميسر۔

السوائی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المقدّمة تطلق على أُمور

١ جزء من اجزاء الكتب عنون بهذا اللفظ.

٢ وجزء كذلك يعنون مثله به، وان لم يعنون بذلك اللفظ.

٣ وما يستحق ان يقدم سواءٌ قدم وعنون بها اولا. وهذا يُسمّى بمقدمة العلم، والاوّل، بل الاولان بمقدمة الكتاب.

فيفسر مقدمة الكتاب بما يفسر به الكتاب من الالفاظ، والمعانى، والنقوش، وان كان الثالث مجازيًا فى مثل اشتريت الكتاب، وهذا كتاب فلانٍ.

ولا يلتفت اليه فى مثل صنّفتُ الكتاب وقرأته وهذا كتاب جيّد متين ومتن وشرح وحاشية.

وتفسر مقدمة العلم بما يفسر به العلم من الادراك والمدرَك، فيتحقق بينهما نِسَبٌ مختلفة كالمتباينين صدقًا، او الكلية والجزئية، او العموم والخصوص المطلق، كما اذا اشتمل مقدمة الكتاب على غير مقدمة العلم ايضًا، والعموم من وجه اذا لم يقدم مقدمة العلم، وقدم شئ من غيرها، هذا هو الكلام على العرف المشهور.

والذى يقتضيه النظر الصحيح ان يسمى بمقدمة الكتاب، ما له دخل فى خصوص الكتاب، وبمقدمة العلم ما له دخل فى العلم مطلقًا. ويجتمعان اذا لم يكن مدخل فى خصوص الكتاب إلا لِمَا لَهُ دخل فى العلم.

Marfat.com

وتحقيقهما باعتبار هذا النظران يقال قد تبين فى العلم الاعلىٰ ان العلم التام بالاشياء ذوات الاسباب انما يحصل بمعرفة علمها التامة -

وهى مجموع العلة الفاعلية، والغائية، والصورية، وسائر ما يتوقف عليه حصول الشئ من الشروط، والآلات، والمعدات القريبة، ونحو ذلك فيما يوجد فيه جميعها، وبعضها فيما يوجد بعضها -

ثم نقول ان المتقدمين لما افرزوا من نتائج افكارهم الاحكام المتعلقة لشئ واحد وحدة ما من جهة واحدة علوماً متفرزة، وشحنوا بها كتبهم، واراد وا بقاءها على مر الاعصار، وعلموها تلامذتهم قرناً بعد قرنٍ حتى وصلت الينا، فاستحسنوا تقديم بعض مباديها عليها، ليكون تسهيلاً لطالبيها، وتبصرةً لشارعيها. وقد علمت وجه الضبط، فاعلم ان ههنا امرين -

احدهما، العلم بما هو هو. وذلك عبارة عن مسائل مخصوصةٍ ومطالب معينةٍ -

وثانيهما، الكتاب. وهو عبارة عن الفاظٍ مقررة، ومعانٍ مرتبةٍ -

وربما كان كتاب واحد فى علوم متعددةٍ، او كتب متعددة فى علم واحد، وربّ علم لم يدون فى كتاب، وكتابٍ لم يشتمل على علم بل على مسائل متفرقةٍ واحاديث ماهيةٍ من نظم او نثر -

وايضاً هما يختلفان فى امور كثيرة كالمنفعة والمضرة والجودة والرداءة والضعف والقوة وغيرها -

ونسبة الكتاب بمعانيه الى العلم كنسبة العلم الى الواقع بالمطابقة واللا مطابقة فلكل منهما مبادٍ متغايرةٌ - فالاحق ان يجعل لكل منهما مقدمة مغايرة لمقدمة الآخر - ويجعل مقدمة العلم من مقاصد الكتاب، ولكن

Marfat.com

من الناس من يجمعها. ومنهم من يكتفى باحدهما، ومنهم من يذكر مقدمة الكتاب فى الديباجة. ومقدمة العلم فى جزءٍ من الكتاب يصدر بالمقدمة ويذكر فى كل مايهمه ويتفق له.

ولكن مقدمة العلم ومقدمة الكتاب فى الاغلب داخلتان فى الكتاب وذلك لعدم افرازهما بعناية النظر، ونحن نذكر مبادى كليهما مع نوع ضبطٍ

فنقول. مَن المبادى الفاعل، اما فاعل العلم حقيقة، فاول من اخرجه من القوة الى الفعل ودوّنه وفصّله كارسطاطاليس لحكمة المشائين والمنطق، ويَنوب منابه المهرة الذين هم اهل استنباط وتحقيق لقواعده

واما فاعل الكتاب حقيقة فمصنفه، وينوب منابه من عليه الاعتماد فى روايته وتوجيهه واصلاحه.

ومنها. الغاية. وهى بيان الحاجة الماسة الى تدوينه وتصنيفه.

اما العلوم فلها غاية عامة. هى تكميل النفس فى القوة العلمية بمعرفتها وغاية خاصة تذكر فى كل فنٍ فنٍ.

واما الكتب فلها ايضا غاية عامة، وهى تسكين وهم القلب بايراد مايختلج فيه، وارادة الترويج والابقاء كما قيل. ع

كل علم ليس فى القرطاس ضاع

وغاية خاصة من توضيح مجمل، او تلخيص مطول، او تعميم انتفاع او كتم عن رعاع، او اياية حق، او ازالة شك، او ارضاء عظيم، او تبكيت لئيم الى غير ذلك.

ثم ان الغاية فى الافعال الاختيارية تتم بامرين.

معرفة المطلوب حذرًا عن طلب المجهول المطلق.

Marfat.com

ومعرفة فائدته فوزاً عن العبث -

فوضعوا للاول معرفة الاسم - ووجه التسمية للكتاب، والرسم ايضًا للعلم -

وللثانی بیان الفائدة، والمضرة ترغیبًا فی تحصیله ومعالجة عن اضداده -

ومنها - المادة والصورة - وعلمهما بالحقیقة انما یکون بعد اتمام تحصیل العلم والکتاب، لان الصورة جزء اخر للمعلول، والمادة مقارنة لها، بل حصولها هو عین حصول المعلول، وذلك منافٍ لغرض المقدمة فاقاموا مقامهما شیئین اخرین -

اما مقام المادة - فللعلم بیان موضوعه الذی تنتهی الیه موضوعات مسائله کانها شعب وتفصیلات، ولواحق عارضة له -

وبیان حیثیة البحث الذی تنتهی الیه محمولات المسائل کذلك -

والکتاب - بیان لغات الفاظه انها عربیة او فارسیة - وهی کثیرًا ماتکون قلیل الجدوی -

وبیان العلم الذی هو فیه - فان التحریر والتقریر انما یقع فیه علی صورتی ووجوه مختلفة -

واما مقام الصورة - فللعلم بیان ابوابه - والاشارة الی کلیات اصوله وفروعه -

وللکتاب بیان ترتیبه وتفصیل اجزائه من المقالات، والابواب والفصول وغیرها، وفهرستها -

ومنها - الشروط - فبعضها عامة لکل علم فی المعلم والمتعلم، و

Marfat.com

زمان التعليم والتصنيف. وقد حرر فيه رسائل تسمى آداب المتعلمين وآداب المصنفين.

وبعضها خاصة فلكل طائفة من العلوم معلومات ما لم تعلم، لم يعلم ولم يصح الجزم به ما لم يستصل ويسمى بالحدود، والعلوم المتعارفة والمصادرات، والاصول الموضوعة.

ولبعض الكتب رموز واصطلاحات ما لم تعلم اشكل فهم الكتاب.

ومنها الآلات. فان الفاعل القريب لاكتساب العلوم هي الافكار ولها طرق ووجوه، يسهل التحصيل بها. يسمى الانحاء التعليمية، وهي التقسيم، والتحليل، والتحديد، والبرهان.

وللكتب شروح وحواش يسهل فهمها باعمالها.

ومنها. المعدات القريبة يتبين مرتبة العلم لتاخر عما يجب و تقدم على ما يجب.

وكذلك مرتبة الكتاب، وبيان الكتب التي منها ماخذ الكتاب، والعلوم التي يحصل منها استعداد العلم المطلوب.

فهذا وجه لضبطها وسائر المصنفين يكتفون على بعضها لما مر. ولان منها ما يكفي مؤونة غيرها. ولكن توسعة للامر قد يبحث على استيفاءها. والعلم عند الله تعالى.

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

دانشمندی

از تصانیف

حکیم الامۃ حضرت مولانا الشاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

Marfat.com

رسالہ دانشمندی

رسالة مشتملة على مبانى فن التحصيل وقواعده التى دونها وسرتبها
حكيم الامة الامام ولى الله الدهلوى ؒ ولما كانت هذه الرسالة الشريفة بذرة صالحة
لتوضيحات الشاه رفيع الدين ؒ وتحقيقاته المنيفة وتدقيقاته الانيقة - ومنها
انشعبت فروع التحصيل وضوابطه المفيدة، واضاف الشاه رفيع الدين ؒ اليها
اشياء نافعة وقال "العلوم تتكامل بتلاحق الافكار"۔ والحق انها نظرية حقة صائبة
مطردة فى العلوم والفنون۔ وكما نظرنا الى الباب الثانى من كتاب "تكميل الاذهان"
شاهدنا ان البذرة التى القاها الامام ولى الله ؒ انبتها الله نباتا حسنا فنضجت
واثمرت واعطت علوما مفيدة وانظارا احقة، وهذه افكار واصول وقواعد تنغش
اذهان العلماء الى مراتب عالية ودرجات راقية فى الكمال، والى تحقيق العلوم والفنون
والحق انه فن لطيف ومعلومات دقيقة وضوابط نافعة لتسهيل المشكلات و
قلع الشبهات، وحل الاغلاقات، اذارعاها ارباب العلم واصحاب التحقيق، و
يستوى فيه المعقول والمنقول بانهما يحتاجان اليه كما قال الامام ولى الله ؒ
فى اخر هذه الرسالة ان المنقول يحتاج اليه فى ضبط الالفاظ والحركات، والمعقول
فى تحقيق المسائل۔ فمن هذا الوجه زينا الحاق هذه الرسالة المنيفة الى
"تكميل الاذهان" حسنا لتكون اساسا لفن التحصيل، ومفيدا لاصحاب الفضل
والكمال۔

والله الموفق والميسر، وهو نعم المولى ونعم النصير۔

السواتى

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ملہم الحکم، ومجزل النعم، والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل من اوتی الکتاب وافضل الخطاب، وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین بلغوا شرائع الدین، وبینوا لنا ما یحصل الیقین۔

اما بعد می گوید فقیر ولی اللہ بن عبدالرحیم ؒ، این بندہ فن دانشمندی از والد خود کسب نمودہ، وایشان از میر محمد زاہد بن قاضی اسلم ہروی ؒ، وایشاں از ملا محمد فاضل ؒ، وایشاں از ملا یوسف قراباغی ؒ، وایشاں از میر زاجان ؒ، وایشان از ملا محمود شیرازی ؒ، وایشاں از ملا جلال الدین دوانی ؒ، وایشاں از والد خود ملا اسعد بن عبدالرحیم ؒ واز ملا مظہر الدین گازرونی ؒ وایشاں ہر دو از ملا سعد الدین تفتازانی ؒ واز سید شریف جرجانی ؒ وایشان از قطب الدین رازی ؒ وایشاں وملا سعد الدین تفتازانی ؒ ہر دو از قاضی عضد ؒ وایشاں از ملا زین الدین ؒ وایشاں از قاضی بیضاوی ؒ۔ وایشاں را سند لیست تا شیخ ابوالحسن اشعری ؒ در کتب تاریخ مشہور ومعروف۔

بالجملہ فقیر بایں سند اخذ کرد فن دانشمندی وعلم کلام واصول ہمہ مخلوط باہم۔ ورجال ایں سند ہمہ مصنفین محققین مشغول بہ تصنیف ودرس بودند، الا والد فقیر کہ بہ سبب اشتغال قلبی بہ شغل تصنیف واکثار درس نپرداختند۔

بخاطر فاطر گذشت کہ فن دانشمندی را قاعدہ بنہد، وبر اہل عصر آں قاعدہ را جلوہ دہد۔

تعریف ——— اگر گوئی از دانشمندی چہ چیز ارادہ می کنی؟

گویم کتاب دانی ارادہ می کنم، وآں بر سہ مرتبہ می باشد:

یکے آنکہ ——— مطالعہ کند کتاب را، وحقیقت آں را بوجہ تحقیق دریابد۔

دوم آنکہ ——— درس گوید وحقیقت آں را بشاگرداں بفہماند۔

سوم آنکہ ——— شرح یا حاشیہ براں بنویسد، ودر کشف حقیقت آں مبالغہ نماید۔

Marfat.com

فائدہ ـــــــ اگر گوئی فائدہ ضبط قاعدہ کہ آن را بیان می کنی، وحفظ آن، وتحقیق آن چیست ؟

گویم دو فائدہ دارد:

یکے آنکہ ـــ طریق مطالعہ کتاب بداند، واین مطالعہ اکثر احوال صائب باشد۔

تفصیل این اجمال آنکہ چون این طالب بعض مقدمات فن دانشمندی، مانند صرف، ونحو، ولغت وغیر آن یاد گرفتہ باشد، بعد ازاں مطالعۂ کتابے پیش گیرد، وشرح آن کتاب را پیش نظر دارد، واستاد مشفق او را بر این قواعد کلیہ گواہی بخشد، وبعد ازاں در ہر موضع بر نکتۂ کلام شارح مطلع سازد، بسبب قرین، سلیقہ فہم کتاب پیدا شود۔

وشک نیست کہ احاطہ بجزئیات وانشاء مثل آنہا بعد احکام کلیات سہل تر می باشد، مانند معرفت عروض بہ نسبت کسیکہ ممارست دواوین شعراء می کند، وانشاء شعر می کند۔

دوم آنکہ ـــ عزیزان نام بردہ ہا کہ عمدہ در دانشمندی ایشان وامثال ایشان اند، فنون دانشمندی را مخلوط با علم کلام واصول وغیر آں ساختہ اند بساست کہ طالب تمیز فنون دانشمندی از این علوم نکند، وآن ہمہ ہیئۃ اجتماعیہ را علم انگارد، چنانکہ حال اکثر خام طبعان اہل زمان ست، پس نہ علم را نیک احاطہ کند بسبب انتشار اطراف در نظر او، ونہ دانشمندی نیک ورزد بسبب عدم انتقال ذہن باین۔

تتمہ ـــــــ فنون دانشمندی جدا ومتمیز از علم اند، پس چون این قاعدہ را یاد گیرد در ذہن او از فنون دانشمندی امرے جامع محدود ومتمیز پیدا شود، وبا دنی عنایت در ہر موضع صرف نماید، مسائل علم جدا ادراک کند، واز ہر جانب بآنہا محیط شود، وَمَا أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ۔

باید دانست کہ ـــــــ مرد عالم چون خواہد کہ شاگردان خود را از کتابے از کتب علوم درس گوید، بطریق درایت وتحقیق، لابد ست او را از رعایت پانزدہ چیز

Marfat.com

وہمچنیں اگر شخصے خواہد کہ شرح کتابے بکند، لابد ست او را محافظت براین امور:

اوّل ——— ضبط مشکل یعنی اسما و افعال کہ در عبارت واقع شدہ است۔ اگر محل اشتباہ باشد حرکات و سکنات، او را بیان نماید۔

تتمہ ——— ہمچنیں اعجام و اہمال حروف بیان کند، تا از تصحیف محفوظ ماند، چہ خطی و چہ تصحیف لفظی۔

دوم ——— شرح غریب، یعنی اگر لفظے قلیل الاستعمال کہ معنی آن نزد استعمال شاگردان مفہوم نیست، واقع شود، بیان او بحسب لغت و اصطلاح نماید۔

سوم ——— کشف مغلق در عبارت، یعنی اگر ترکیبے عویص یا صیغہ عویص کہ بر ذہن شاگردان صعب باشد، واقع شود، موافق علم نحو و صرف حل آن نماید۔

چہارم ——— تصویر مسئلہ، یعنی اگر قاعدہ کہ در کتاب مذکور می شود بذہن شاگردان در نمی آید، بیان بعبارت واضح بکند، و بعض امثلۂ آن بیان نماید تا آنکہ بذہن شاگردان در آید۔

پنجم ——— تقریب دلائل، یعنی اگر کتاب دلیلے بر مسئلہ اقامت کردہ است، مقدمات مطویہ آن را بوجے مسوق گرداند، کہ بلزوم بعض مقدمات مر بعض را، یا اندراج در بعض منتج بہ مدعا باشد، و رجوع کند بمقدمات بدیہیہ کہ شک را در ان مدخل نبود بطریق بدیہی کہ شبہ دران نیفتد۔

ششم ——— تحقیق تعریفات بہ بیان فوائد قیود۔

تتمہ ——— و بسط قسمت و طریق انتزاع حد جامع مانع غیر مستدرک از میان آنہا۔

ہفتم ——— تبیین قواعد کلیہ بہ بیان فوائد قیود، و بسط قسمت و مثال و وجہ انتزاع آن قاعدہ میان آن بوجے کہ غیر مستدرک و جامع و مانع باشد۔

Marfat.com

هشتم ——— کشف وجہ حصر در تقسیمات، یعنی بحسب استقراء یا بدلیلے عقلی بیان کند، کہ مطلوب در اقسام مذکورہ محصور است، و ہمچنیں وجہ تقدیم و تاخیر در فصول وقواعد بیان نماید۔

نہم ——— تفریق مُلتبسین، یعنی دو قسم باہم در بادی نظر مشتبہ می شود، یا دو مذہب مخالف در نظر مشتبہ می شود، بوجہ روشن در میان آنہا تقریر کند۔

دہم ——— تطبیق مختلفین، اگر در عبارت مصنف در دو جا اختلاف وارد شود، حل آن اختلاف نماید، خواہ اختلاف در ہر دو بدلالت مطابقی باشد، یا یکے مطابقی، و دیگر تضمنی، و یا التزامی۔

یازدہم ——— دفع شبہات ظاہر الورود، مثلاً آنچہ در تعریفات ممنوع است مثل استدراک، و تعریف الشئ بالاخفی، و عدم جمع و منع۔ یا آنچہ در دلائل منع است مانند جزئیۃ کبریٰ، یا مخالف مصنف کلام آورد در بادی رائے شاگردان بنظر می آید۔ یا مناظرۂ او بر قاعدہ مناظرہ نشست نمی خورد۔ عنایت نمودہ دفع آں نماید۔

دوازدہم ——— بیان حوالہ جانبے کہ حوالہ کردہ باشد، و بیان وجہ نظر جائیکہ گفتہ است، وفیہ نظر، و بیان مقدر جائیکہ بآں اشارہ نمودہ باشد۔

سیزدہم ——— ترجمۂ عبارت کتاب بلغت شاگردان اگر لغت ایشان مخالف کتاب باشد۔

چہاردہم ——— تنقیح توجیہات و تعیین اصوب آنہا۔ یعنی اگر درین امور دوگانہ رائے مدرسین و شراح مختلف شود، جمعے بوجہے شرح غریب کنند، و جمعے بوجے دیگر، و نزاعے در میان توجیہات بہم آید، تنقیح آں توجیہات و تعیین بہترین آنہا نماید، و ہم دریں قیاس باید ضبط مشکل و حل مشکل و غیر آں را۔

Marfat.com

پانزدہم ـــــــ سہولت تقریر، یعنی این صناع دوازدہ گانہ ادا نماید بعبارت واضحہ موجزہ، قریبہ بذہن، سہل التناول۔

واز انجملہ است مزج، یعنی عبارت مصنف را با عبارت خود بوجے مخلوط سازد کہ مجموع متسق باشد۔

چون این پانزدہ صنعت را احقاق نماید کامل شد در تدریس و در شرح کتب واستاد مشفق را باید کہ شاگردانِ خود را:

اوّلاً ـــــــ بریں بطریقِ اجمال مطلع سازد۔

وثانیاً ـــــــ آنکہ چون در شروح بریں امور گذرد متنبہ سازد کہ آنجا غرض شارح فلاں است، وایں جا فلاں امر۔

وثالثاً ـــــــ بفرماید کہ در مطالعۂ کتاب این امور پیش نظر خود سازد، و در ہمیں میدانہا فکر خود را جولان دہد۔

رابعاً ـــــــ مطالعۂ شاگرد را بر مطالعۂ خود عرض کند، آنچہ غلط است بر آن متنبہ سازد بوجے کہ آن غلط ذہن او را روشن شود، و بطریق احتیاط از مثل۔ این غلط نیز متنبہ گرداند۔

خامساً ـــــــ بہ تحریر شرح و حاشیۂ کتابے فرماید و علمیت او را امتحان نماید، تا حق تربیت را بکمال رسانیدہ باشد۔

باید دانست ـــــــ کہ این دانشمندی در کتب معقول و منقول، و علوم برہانیہ و خطابیہ، ہم جاری است، و در کتب منقول احتیاج بتحقیق عبارت بیشتر می افتد۔ و در کتب معقول احتیاج بتحقیق مسئلہ، و در علوم برہانیہ احتیاج بارجاع مقدمات بدیہیہ بواسطہ یا بوسائط کثیرہ، و بطریق برہان می باید کرد، و در علوم خطابیہ بطریق ظن می باید نمود۔

این است تقریر فن دانشمندی از اساتذۂ خود بسند مذکور کسب نمودہ ام۔

تمّت

Marfat.com

Marfat.com

طائفۂ منصورہ

(جس میں)

ٹھوس حوالجات کے ساتھ اس جماعت کے خدوخال اور حدود اربعہ بیان کئے گئے ہیں جو بفحوائے حدیث قیامت تک حق پر ڈٹی رہے گی اور اس کو مخالفین کی کوئی کوشش ہراساں نہیں کر سکے گی اور بیان کیا گیا ہے کہ دیگر مقلّدین حضرات عموماً اور احناف خصوصاً اس کا مصداقِ اوّلین ہیں۔ اور محدّثین احناف و موالک، شوافع اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی چیدہ چیدہ شخصیتوں کے مختصر سے تراجم بھی بیان کئے گئے ہیں اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ اکابر باوجود مقلّد ہونے کے اہل الحدیث، اصحاب الحدیث اور محدّثین تھے اور اس باطل نظریہ کی پرزور تردید کی گئی ہے کہ اہل حدیث کسی کے مقلّد نہیں ہوتے اور شخصی رائے سے آزاد ہوتے ہیں اور نیز زمانۂ حال کے نام نہاد اہل حدیث کا غلو اور تعصب بھی طشت از بام کیا گیا ہے اور ان کے آغاز کی کہانی بھی آشکارا کی گئی ہے۔ اور متعدد دیگر گوشے بھی واضح کئے گئے ہیں جن کا قدر کتاب کے مطالعہ کے بعد ہوتا ہے

سائز ۲۰×۲۶½ صفحات ۱۵۰ کاغذ عمدہ کتابت بہترین اور چھپائی نہایت صاف ہے

قیمت... دو روپے پچاس پیسے

(ملنے کا پتہ)

ناظم ادارہ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نمبر

(مغربی پاکستان)

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ رفیع الدینؒ کی بہترین تصانیف

جو پہلی دفعہ طبع ہو کر اہل علم کیلئے نورِ بصیرت کے ازدیاد کا موجب ہوئی ہیں ؎

۱۔ مجموعہ رسائل فارسی،	۲/۰۰ روپے
۲۔ تفسیر آیۃ النور مع مقدمہ (عربی)	۱/۲۵ "
۳۔ اسرار المحبۃ مع قصائد شاہ رفیع الدینؒ (عربی)	۲/۵۰ "

امام ولی اللہ دہلویؒ کی

معرکۃ الآراء

کتاب

الطاف القدس فی معرفۃ لطائف النفس

(فارسی مع ترجمہ اردو)

علم سلوک و تصوف و حقائق و معارف کے جاننے کے لئے کلید کا حکم رکھتی ہے اور خاص طور پر فلسفہ ولی اللہی اور حکمت ربانی کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے عام اہل علم بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

قیمت ... پیسے ۵۵ ۔ ۳ روپے

ناشر ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

Marfat.com